

257
Acc: No
264

THE JAMMU & KASHMIR UNIVERSITY
LIBRARY.

DATE LOANED

Class No. _____ Book No. _____

Vol. _____ Copy _____

Accession No. _____

--	--	--	--

عبدالمجید و فرزندش که در کمال

از تصنیفات حضرت مولوی شیخ نظام الدین گنجوی علیه الرحمۃ که مشہور است
و معروف بقصاید شیریں کلام است تا هم کتابت آن حضرت باوقف خاندان بنام محال

نسخه صحیح

Acc: No

26439

8-3-59

سکندر نامہ

تحتیہ بہ

والد معظم جناب حاجی شیخ محمد تقی صاحب کتب کتبہ بمعادۃ کثیر فرید و اہل حیرتی
گوشت نگیزی گناہ قدری مطیع احمدی و طبع فرمودہ و بقیہ اش میل چہ ہا ہا تمام بر عید القیوم

مطبع دیوبند آج کل مطبوع شد

شیخ غلام محمد اندر شاہ جہان کتب
مکتبہ شاہ جہان کتب

کتاب مختصر ذیل مطبوعہ جو مطبع قیومی کا پوربہرہ مطبعین مطبع ہر دوکان
جناب الدہتر حاجی شیخ محمد یعقوب صاحب کتاب حرکت کلکتہ سے نقدیاً ولیپوری ایل مسکتی

<p>منظور غوثیہ - مولد حبیبہ - مولد شہید - شمع نور - قوان لطیف - وفات نامہ - قدیل عیش - خدا کی رحمت - کرامات محبوب سبحانی - عین الیقین - عقائد مصطفیٰ کمل البصر - تسلیم القواد - نفخ الطیب - مولد بہار یہ - مجموعہ معجزات - نادر العاشقین - راحت القلوب - مولد بہار لغت مصنفہ خواجہ عبدالرحیم عاشق رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم قصائد درود و سلام</p>	<p>تصیل الحیات - حیرت الخیر - آلا - آلا بد فارسی - نہان الفردوس - شرح محمدی - شہادت نامہ - مقاصد المومنین - مقاصد الصالحین - تنبیہ النساء - رسالہ حقیقہ - تحريم النساء - تنبیہ المومنین - رفیق السالکین - رفاہ المسلمین - حکایت الصالحین - فیصلہ ہفت مسئلہ</p>	<p>فتاویٰ عالمگیری مصطفائی - فتاویٰ قاضی خان مصطفائی - مجلس لا برارہ - شرح وقایہ اردو - بحر الاسرار - مسائل موتی - تزکیۃ القلوب - تنویر القلوب - منہیات ابن حجر - معین الیاسمین وعظمین اعلیٰ - درجہ کتاب ہے - تنبیہ الغافلین - خلاصۃ المسائل - مفتاح الجنۃ - راہ نجات - قیامت نامہ - صبح کاستارہ - تحفۃ الزوجین - ہدایۃ الماسلام - نہار مسک - ہدایۃ الآفاق - حقیقۃ الصلوٰۃ - حجۃ الاسلام - می بایہ دید - خلاصۃ الفتنہ - تمیز الکلام</p>	<p>تعلیم اطفال قرآن مجید تفصیلاً قراعد مجہودی - پارہ عم - پارہ المآیۃ اذہم ہفت پارہ - قرآن مجید واضح مترجم کاغذ عدد - قرآن مجید مع تفسیر جلالین عباسی - تفسیر پارہ عم - آداب القرآن - مفتاح القرآن - تفسیر سورہ یوسف علیہ السلام - تفسیر سورہ فاتحہ - پارہ عم مترجم - ولام الخیرات - ہفت ہیکل - مع سورہ خود - جہان القرآن - آوارا حسانی - شفاء العلیل - نوشہ معقبی - جواہر خمسہ کامل پرچ جوہر اصل - خرب البر مترجم مع درود لکھی قیاج - خرب لا عظم - بچہ نگارین حداد -</p>
<p>لغات منتخب اللغات - تصاریح مع قرآن مع تملکہ وغیرہ - کریم اللغات مع عظیم اللغات - منتخب النفائس -</p>	<p>مولود شریف مرآۃ الخیر - تردول رحمت - عقد الجواہر - نظم قادیہ - مولود برہنجی - تحفۃ اخبار - گلزار لغت - زبور ایمان -</p>	<p>مسائل زاد الآخرت - زواجر ہندی -</p>	<p>مسائل زاد الآخرت - زواجر ہندی -</p>

اور مطول فہرست کتب مطبع ہر اسے مفت داند ہو سکتی ہے - المشتہر عاثر عبد القیوم مالک مطبع قیومی کا پوربہرہ مطبعین مطبع ہر دوکان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نفضل خلق کوین و بوم
رزاق دارین جنگ بانه
که از زانوشی باک است که کف خود نمود و نیز خلق
مطلب بجا نیاید و بیرون است از نظر غایب
که از زانوشی باک است که کف خود نمود و نیز خلق
مطلب بجا نیاید و بیرون است از نظر غایب
که از زانوشی باک است که کف خود نمود و نیز خلق
مطلب بجا نیاید و بیرون است از نظر غایب

نسخه کتب خطی

[illegible]

مَطْبَعُ مَكْتَبَةِ مَطْبُوعَاتِ

کتابخانه

ایمان الہی و شہادت حق
 اوردیاد شہادۃ حق
 ہر انسان کے لئے
 الہی ہدایت
 ہر انسان کے لئے
 الہی ہدایت

891.51
 S 31 N

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع کرتا ہوں میں خدا کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

زما خدمت آید خدائی تر است
 ہرے خدمت ہو سکتی ہے خدائی تیرے ہی لیے ہے
 ہمہ نیستند اپنے ہستی توئی
 سب نیست ہیں جو کچھ ہست ہے وہ تو ہے
 توئی آفرینندہ ہرچہ ہست
 تو ہی پیدا کر نیا لا اوسکا ہے جو کچھ موجود ہے
 ز دانش قلم راندہ بر لوح خاک
 جسے دانائی سے خاک کی تختی پر لکھا یعنی صورت انسان بنائی
 خود داد بر تو گواہی نخست
 سب سے پہلے عقل نے تجھ پر گواہی دی
 چراغ ہدایت تو پر کردہ
 رہنمائی کا چراغ تو ہی نے روشن کیا ہے

ہرچہ ہست
 تو ہی پیدا
 کر نیا لا
 اوسکا ہے
 جو کچھ
 موجود ہے
 ز دانش
 قلم راندہ
 بر لوح
 خاک
 جسے دانائی
 سے خاک کی
 تختی پر
 لکھا یعنی
 صورت انسان
 بنائی
 خود داد
 بر تو گواہی
 نخست
 سب سے پہلے
 عقل نے
 تجھ پر
 گواہی دی
 چراغ ہدایت
 تو پر
 کردہ
 رہنمائی
 کا چراغ
 تو ہی نے
 روشن کیا ہے

خدا یا جہان پادشائی تر است
 جہان کی پادشاہی اور خدا تیرے ہی لائق ہے
 پناہ و پستی و پستی توئی
 ہر بلندی اور پستی کی پناہ تو ہی ہے
 ہمہ آفریت بالا و پست
 تمام بلند اور پست جو کچھ پیدا ہوا ہے
 توئی برترین دانش آموز پاک
 تو ہی ایسا برتر اور پاک عقل سلیمانیا لا ہے
 چو شد محبت بر خدائی درست
 جب تیرے خدا ہونے پر دلیل پوری ہو گئی
 خرو را تو روشن بصر کردہ
 عقل کو تو ہی نے روشن بینائی دی ہے

یاد رہے کہ ان جہان پادشاہی کی پادشاہی اور خدا تیرے ہی لائق ہے
 پناہ و پستی و پستی توئی
 ہر بلندی اور پستی کی پناہ تو ہی ہے
 ہمہ آفریت بالا و پست
 تمام بلند اور پست جو کچھ پیدا ہوا ہے
 توئی برترین دانش آموز پاک
 تو ہی ایسا برتر اور پاک عقل سلیمانیا لا ہے
 چو شد محبت بر خدائی درست
 جب تیرے خدا ہونے پر دلیل پوری ہو گئی
 خرو را تو روشن بصر کردہ
 عقل کو تو ہی نے روشن بینائی دی ہے

حدیثی

ہرچہ ہست
 تو ہی پیدا
 کر نیا لا
 اوسکا ہے
 جو کچھ
 موجود ہے
 ز دانش
 قلم راندہ
 بر لوح
 خاک
 جسے دانائی
 سے خاک کی
 تختی پر
 لکھا یعنی
 صورت انسان
 بنائی
 خود داد
 بر تو گواہی
 نخست
 سب سے پہلے
 عقل نے
 تجھ پر
 گواہی دی
 چراغ ہدایت
 تو پر
 کردہ
 رہنمائی
 کا چراغ
 تو ہی نے
 روشن کیا ہے

ایمان الہی و شہادت حق
 اوردیاد شہادۃ حق
 ہر انسان کے لئے
 الہی ہدایت
 ہر انسان کے لئے
 الہی ہدایت

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

خرد و تاب و دورنیا بد ترا
 مثل درختی ہے اور تھکوں نہیں پاتی ہے
 وجود تو از حضرت تنگبار
 تیری ذات تیری نازل باغیوالی درگاہ سے ہے
 پیر گندہ تا فرا ہم شوی
 ز تہمین آتشا رہے کہ اکٹھا ہو جائے تو
 خیال نظر خالی از راہ تو
 خیال نظر کا تیری راہ سے خالی ہے
 سری کر تو کرد و بلندی گرای
 جو سر تیری عنایت سے بلند ہو رہا ہے
 کسی را کہ قبر تو از سر فلند
 جس کسی کا تیرے تختے نے سر جھکا دیا
 ہمہ زیر و شکم و فرمان پر
 ہم لوگ کمزور اور حکم قبول کرنے والے ہیں
 اگر پامی پیل ست و گرت پر مور
 اگرچہ ماتمی کا پائون ہے اور اگر چپٹی کا ہے
 چونیر و سرتی ز تقدیر پاک
 جب قوت دیتا ہے تو اپنی پاک قدرت سے
 چو بر داری از رہنڈر و دورا
 جب ہٹا دیتا ہے تو راستے سے دھوئیں کو
 چو در شکر دشمن آری حیل
 جب دشمن کے لشکر میں رحلت کا وقت لاتا ہو تو

کہ تاب خرد و برستا بد ترا
 کیونکہ درخت عقل کی تھک نہیں دھڑکتی
 کند پیک اوراک را سنگسار
 دریافت کے قاصد کو بوجھیل کر دیتی یعنی نہیں پہنچتی
 نہ افز و نہ ستر تا کم شوی
 نہ بڑھائی کم ہو جائی تو مٹی پر گندگی فراہمی مٹی کی ہے برابر
 ز گردندگی و دور درگاہ تو
 طواف سے دور ہے درگاہ تیری مٹی کوئی نہیں پہنچ سکتا
 بانگدن کس نفیت ز پامی
 کسی کے گرانے سے نہیں گر سکتا
 بیامردی کس نگر و دبند
 کسی کی مدد سے بلند نہیں ہو سکتا
 تونی یاوری وہ تونی و شکیر
 تو ہی مدد دینے والا اور دستگیری کرنے والا ہے
 بہر یک تو وادی صمیمی و زور
 ہر ایک میں تو ہی نے کمزوری اور زور دیا ہے
 ز موری باری بر آری ہلاک
 ایک چھٹی سے ایک سانپ کو ہلاک کرتا ہے تو
 خور و پیشہ مغز و زور را
 ایک چھڑے مغز دے بھیجے کہ کھا جاتا ہے
 برغان کشی فیل و صحاب فیل
 چڑیوں سے ہاتھیوں اور اونکے سواروں کو ہلاک کرتا ہے تو

اشارہ طعن قصہ پیر پادشاہ کے ہے کہ اس قدر قسماں ابلوان سے انکو حق نام ظلم کے مال کر دیا

سہلی

نہیں پادشاہ کے مال کی
 وہ سب کو مال کی
 بادشاہی اور دشمن
 کے مٹی پر گندگی
 اور ہلکڑی سا مٹی
 راستہ اور مزدور
 نام ایک کا زکات
 کہ بیان کرتا ہے اور
 وہ دیون ہے کمزور
 نے یہ چاہا کہ ملک ہوت
 جی کوئی نہیں کر سکتا
 اور دوسرا مٹی تو
 غلامین یعنی آدش
 سے تیری درگاہ پر
 ہے اور اس سے پاک
 حد دشمن کے آئین
 ہیں ۱۱
 یاوری کے مٹی تو
 جس طرح قاضی
 کا پائون بھاری بن
 رہتا ہے اور سقہ
 مٹی کا ہر ملک
 اور ملک اداسی ہوت
 کا سب ہو مٹی
 کی فتنہ ساز
 دیل ہے مثال کی
 کہ اگر کوئی برا لڑکا
 کی بازو لکھا
 اور اس کا بون
 ان کا ہے لڑکا
 ٹوہانہ پیر جیوان
 کہ پادشاہ
 کہ پادشاہ
 کہ پادشاہ

جب تیری ہستی پر مجھ خفیف العقل نے

بہت دل کھولنے والی عجبتیں اور محائیں ہیں

[illegible]

کی ہے وہ بجا ہے بد کی جہاد
 کہ ایسا دعوے کے لئے
 نئے مکتبہ کیا
 کہ اور وسیع زندگی
 ذات میں اسکا
 نہیں اور ہر حال
 میں صاحبزادہ
 ہوں ۱۲
 بیان سے
 شمس المبین
 زان بجا ہے

ہاتھ کی تیز رفتاری سے
 ہاتھ کی تیز رفتاری سے
 ہاتھ کی تیز رفتاری سے
 ہاتھ کی تیز رفتاری سے
 ہاتھ کی تیز رفتاری سے
 ہاتھ کی تیز رفتاری سے
 ہاتھ کی تیز رفتاری سے
 ہاتھ کی تیز رفتاری سے
 ہاتھ کی تیز رفتاری سے
 ہاتھ کی تیز رفتاری سے

چنان شد کہ از تیزی گام او
 ایسا گیا کہ اس کے قدم کی تیزی سے
 قدم برقیاس نظر میکشاد
 قدم نظر کے انداز سے رکھتا تھا
 پیسہ بران خستلی رہ نور و
 پیسہ اس تیز و خوبصورت گھوڑے میں پورا
 ہم اوراہ دان ہم قریب اموار
 گھوڑا راہ چلنے والا اور راہ کا جاننے والا
 جوزین جگا کہ عزم دروازہ کرد
 جب اس نے اس جگہ میں زمین سے ارادہ کیا
 سواد فلک گشت گلشن بدو
 سیاہی آسمان کی مٹی میں آسمان سے باغ ہو گیا
 دوران پر وہ کر کردہا بود پاک
 اس پر وہ غلوت میں کہ تعلقات سے پاک ہے
 بدشایمی ہفت ختر آمد خست
 دریائے ساتون آسمان ستارہ دار میں پہلے آیا
 رہا کرد بر اجسم سباب را
 چھوڑ دیا ستاروں پر اسباب یعنی مفاصل کی
 پس انکہ قلم بر عطار شکست
 بعد اس کے قلم عطار پر توڑا یعنی لکھا اس پر ختم کیا
 طلاق طبیعت بنا ہید واد
 تیزی طبیعت کی ناہید کو عطا کی

ہاتھ کی تیز رفتاری سے
 ہاتھ کی تیز رفتاری سے
 ہاتھ کی تیز رفتاری سے
 ہاتھ کی تیز رفتاری سے
 ہاتھ کی تیز رفتاری سے
 ہاتھ کی تیز رفتاری سے
 ہاتھ کی تیز رفتاری سے
 ہاتھ کی تیز رفتاری سے
 ہاتھ کی تیز رفتاری سے
 ہاتھ کی تیز رفتاری سے

سبقت بر در جنبش آرام او
 غالب ہوا آرام میں سکون پہ اسکا چلن
 مگر خود قدم بر بطری مساو
 تحقیق کر مینی دائمی قدم نظر پر رکھتا تھا
 بر آور وازین آب گردندہ کرد
 ہاکی نکالی یعنی پانی کا اس گھوڑے کے پانی میں آسمان
 رہے شاہ مرکب سے سمسوا
 کیا آتھا گھوڑا شاہ میں برقی کیا آتھا جاکب سوا
 بدستش فلک خرقہ راتازہ کرد
 اسکو ہاتھ سے آسمان نے غلوت میں رکھا
 شدہ روشن شان چشم روشن بدو
 ستاروں کی آنکھیں روشن ہو گئیں اس سے
 نشایست شد دامن آلودہ خاک
 بچا ہے جانا دامن میں خاک لگائے ہوئے
 قدم را بہفت آب خالی شبت
 پانچون کو ہفت دریائے خالی یعنی ہفت قلم سے ملنا
 بہہ داد گھوارہ خواب را
 چاند کو دیا سونے کے لیے گھوارہ
 کہ اسے قلم را نگیرد بدست
 کہ ناخواندہ قلم نہیں لے سکتا ہے بلکہ تاہم عطار قلم کو دیتا ہے
 بشکرانہ سے بخور سید واد
 شکرانے میں ایک روٹی آفتاب کو دی

ہاتھ کی تیز رفتاری سے
 ہاتھ کی تیز رفتاری سے
 ہاتھ کی تیز رفتاری سے
 ہاتھ کی تیز رفتاری سے
 ہاتھ کی تیز رفتاری سے
 ہاتھ کی تیز رفتاری سے
 ہاتھ کی تیز رفتاری سے
 ہاتھ کی تیز رفتاری سے
 ہاتھ کی تیز رفتاری سے
 ہاتھ کی تیز رفتاری سے

میں نے غمش بر صد ہای دور
 پیٹر اسکے بدن سے دور دور کی بلندی کے
 دوران راہ بی راہ ز آوارگی
 اس راہ میں جو آوارگی سے دور تھی
 پر جبریل از رہش رخت
 پر جبریل کے اسکی راہ سے گئے یعنی تھک گئے
 و ز عرف گزشتہ بفرنگھا
 رخت یعنی اپنے مقام سے کو سون دور جا کر
 زور و ازہ سدرہ تاساق عرش
 سدرہ المنتہی کے دروازے سے عرش کے برابر تک
 ز دیوانگہ عرشیان و ز گزشت
 عرش والوں کی کچھری یعنی ملائکہ مقربہ آگے بڑھا
 جہت اولایت بیایان رسید
 جہت یعنی قرابت کی دلالت کی انتہا کو پہونچا
 زمین ز اوہ بر آسمان تاخت
 زمین پر پیدا ہو کر آسمان پر پہونچنے
 مجرور می را بجائے ساند
 ایک تنہا چلنے والے کو قدرت نے وہاں تک پہونچا
 چو شد درہ نیستی چرخ زن
 جب نیستی کی راہ میں چکر مارنے لگا
 دوران و ازہ گردش راہ او
 اس دائرے میں اسکی گردش راہ نے

بروحانیان بر جسد ہای نور
 فرشتوں کے بدنوں پر جسم یعنی لباس نور کے
 ہمیش بار ماندہ ہمیش بارگی
 اسباب بھی آنکا پیچھے رہ گیا اور گھوڑا بھی
 سراخیل زان صدرہ بکریختہ
 اسرافیل اس صدرے سے بھاگ گئے
 وزان پر وہ نمود آہنگھا
 اور اس پر دے یعنی دور سے چلا کر یعنی دور پہونچنے لگے
 قدم بر قدم عصمت افکندہ فرش
 ہر قدم پر پاکی نے فرش بچھا دیا
 بدرج آمد و درج را در نوشت
 تہجلی ذاتی میں پہونچا اور اس تجلی کو بھی ملی گیا
 قطیعت سرکار دوران رسید
 قطع کرنا قرابتوں کا زمانے کی پرکارت تک پہونچا یا
 زمین شو زمان را پس انداختہ
 زمین اور زمانے کو پیچھے چھوڑ دیا
 کہ از بود او پیچ باوے ماند
 کہ ہستی یعنی تعلقات دنیوی سے کچھ اسکے پاس رہا
 برون آمد از ہستی خویش تن
 اپنی ہستی سے باہر نکل گیا
 نمود از سر او قدم گاہ او
 دکھلایا اسکے سر سے اسکو نشان قدم کو یعنی بندہ ہستی کو چھڑک دیا

دریافت کسے
 بیان داد ہماون
 سے ہے اس
 اوصاف بشری
 اسکی بین اور
 بارگی سے ملا
 بوقت اسکی یعنی
 عینک یا کھونا اور مقام
 حضرت اسرافیل
 کا
 اور زمین عدم کی
 اور چرخ زان کے

در معراج نبی صلعم

معنی چکر دارانہ ولا
 یعنی جب راہ
 یعنی کسی کی گزشتہ
 یعنی ہستی سے
 سے تعلقات کو
 چھوڑ کر گزشتہ
 معنی گول حلقہ
 یعنی اوس حلقہ
 کو ایک کر کے
 وہ ازہ
 کا جس سے دارہ
 اور کہ جب حضرت
 سے چھوڑ کر اپنے
 راہ کی نشان دہی
 سے چھوڑ کر اپنے
 راہ کی نشان دہی

زمین کا وہ مقام جس پر اس نے اپنے قدم رکھے
 وہاں سے اس نے اپنے قدم اٹھائے
 اس کے قدموں کی آواز سنائی دے گی
 اس کے قدموں کی آواز سنائی دے گی

گڑبین کردہ ہر دو عالم قوتے

پسند کیا ہوا ہے و نون جان کا تو یہی ہے

توئے فضل کجیپ نہا رکید

تو حسرتاؤن کے قفل کی گنجی ہے

شب و روز مارا بر پی قدمی

رات دن بغیر ہم سے کسی عہد و پیمان کے

من از آستان کترین خاکی

بین تیری تمام آست و الون سے ایک شے نکال

نظامی کہ در گنج شد شهر بند

نظامی کہ شہر گنجد میں قید یعنی رہتا ہے

چوتو گر کے باشد آنہر توئے

تری طرح کا اگر کوئی یہ وہ بھی تہہ میگا

در نیک و بد کرده بر ما پدید

تو ہی نے دروازے نیکی اور مدد کی ہمراہ رکھے

سجل مرزودہ کا مئے اُمی

مہر کر دی کہ مہر اتنت ہر مہر اتنت ہے

رین لاغری صید فہاک تو

وہراوصف اسحق بن شکوتہ بنوکان کاٹکان

ساوا از سلام تو نامه بمن

مساجد حرمہ

۱۲۰۴ هـ بر آنست بنده می فریاد از کربلای بی شکر و بهار نیستی جز سهای دور

در سبب نظم کتاب گوید

کتاب کے نظم کرنے کا سبب بیان کرتا ہے

ع
اکثر صین
نے حکام
داخل
اشعار
از

۱۵
نہایت واقع ہو
بلکہ کہ تہذیب کی
الیا ہو کیا جانے
فرقے میں نہ

بیشی چون سحر ز پور ار است

ایک رات مثل صبح کے زیور سے ہوا

ز مہتاب روشن جهان مہتاب

چاند کی روشنی ہے جہاں روشنی

تنگی گشت بازار خاک از خردش

خالد بن ولیدؓ انارز میں کشتہ سے

قیانان شب گشته مست خوب

کندار رات که گدازد خفا

بچندین و عوامی سخن خواسته

کتنے دنوں صبح اوٹھ کر دعا مانگ کر

برون ریخته مانده از ناف و خال

باہر نکلا۔ شاہجہان رات کو تاف سے

بانگ چرسہا بر آسود و دگر

انہوں نے کہا کہ یہ سب کچھ ہے۔

وہ جو دوسرے صاف و صاف

در برده های مسجد کوفی باب

و فون بین آری فی اراس سترکه بعد اکثر السخول بین یہ سترگی

حج صادق پانی پین عرو ہو لیا بھی بیج مونی

پرویدہ کے لئے پیدہ میں عامل

دربارهٔ این کتاب

...کی عبادت کے لئے ...

من یسیر من یسیر من یسیر

شاید هم که رندی بجز گرفتار

شناخته که ایک رند تکلیف پایا هو الجنی غریب
شید و رپر ان دنیا ر شمع

سنا تھا اُسے بڑھے مَرافون سے
بازار شد تا بہر زرک شد

بازار میں گیا تاکہ سونے سے سونا کھینچے
بزرگان جو ہر فرد سے رشید

ایک جوہری کی دکان پر پہنچا یعنی گیا
 درختہ زر یک انبار حست

مید آن گنج دیوار بست

سخرانے دیوار کی طرح بلند کی امیدیں
دو دنیا ریش از دست چپ و از گرد

و مانند مردان زراعتی است.

از می نمود از پیله نوز حر و دل

چلتا کر واسطے روپے کے چلتا

کتابخانه عمومی
پنجاب

درستی کهن و شبت نو یافته

ایک اشرفی پانی نئی پانی ہوئی اپنے پیر کھتا تھا
 کہ زور رکشد در جهان گنج گنج

یک مغربی مغربی در کشد

ایک اشرفی سے بہت سے خالص لے کو چھپے
مزرعہ شہر زان بیکجا نندید

اس سے زیادہ سونا آئے کسی دکان میں لکھا
 راضی قراحتہ درتس دست

میںداخت و نیاز خود را از دست

یونج صراف سرباز کرد

زان کی بعد دو صد آمیختن

لیڈ برآمد جو ہر ہفت روزہ

کے لکھنے والے اس جوہری سے

یہ کہ اس کے لئے یہ وار کو

دلیبران نگر تابر و ز سپید
 مستیوں کو دیکھ کہ روز روشن میں مٹی بھون
 نشان مرا کاشکارا پرند
 پوشیدہ بینی شعر میرے کو کہ ظاہر میں بجاتے ہیں
 بحر ند کا لا کہ نہسان بود
 مول لیتے ہیں وہ اسباب خریدار جو پوشیدہ ہوتا ہے
 ولیکن چو عیب آشکارا شود
 لیکن جب عیب ظاہر ہو جاتا ہے
 اگر روز و بروزہ بر آؤں
 اگر چہ رکاوٹیں گھبراہٹیں میرا کلام خود بول اوتھیں
 چہ آرم من گذارم کہ خود روزگار
 بہتر ہے اگر میں چھوڑ دوں کہ آپ ہی زمانہ
 ترا زومی کردون گردان چرخ
 ترازو آسمان گھومنے والے کے ارادوں کی
 بیاساتی از می نشان مرا
 ساقی مجھ کو اس شراب کا پتا بتلا دے
 از ان دار فوج ہمیش گنم
 اسی کڑی شراب سے بیہوش کر مجھ کو

نشان

چرخ

چرخ

قلم چون تراشد از مشک بید
 قلم کیونکہ تراشتے ہیں مشک بید سے
 ز گنجہ است اگر تاجار ابرند
 گنجہ سے ہیں اگر وہ تاجار ایک لیجا وین
 کہ کالای وز دیدہ ارزان بود
 کیلئے کہ اسباب چوری کا سستا ہوتا ہے
 دل دوست خود بی ہمدار شود
 دل دوست مینی سنتے والے کا بے لطف ہو جاتا ہے
 بر دوست او شمنہ وزو گیر
 کاٹے ہاتھ اس کے کو تو ال چور کا گرفتار کرنا والا
 بہرنیک و بد باشد آموزگار
 بہرنیک اور بد کو سکھا دیتا ہے
 ماند و نماند بنجیدہ بیسج
 بغیر وزن کیے رہنے دیگی اور نہ رہنے دیا ہے
 وزان دار و ہمیشاں مرا
 اور اس بیہوشوں کی دوا سے دے مجھ کو
 مگر خوشیستن را فراموش گنم
 تاکہ آپ کو بالکل بھول جاؤں میں

حکایت ایضا بحسب حال و سبب نظم کتاب گوید

اور یہ حکایت بھی اپنے حسب حال اور کتاب نظم کرنے کے سبب میں بیان کرتا ہے

دلیبران نگر تابر و ز سپید
 مستیوں کو دیکھ کہ روز روشن میں مٹی بھون
 نشان مرا کاشکارا پرند
 پوشیدہ بینی شعر میرے کو کہ ظاہر میں بجاتے ہیں
 بحر ند کا لا کہ نہسان بود
 مول لیتے ہیں وہ اسباب خریدار جو پوشیدہ ہوتا ہے
 ولیکن چو عیب آشکارا شود
 لیکن جب عیب ظاہر ہو جاتا ہے
 اگر روز و بروزہ بر آؤں
 اگر چہ رکاوٹیں گھبراہٹیں میرا کلام خود بول اوتھیں
 چہ آرم من گذارم کہ خود روزگار
 بہتر ہے اگر میں چھوڑ دوں کہ آپ ہی زمانہ
 ترا زومی کردون گردان چرخ
 ترازو آسمان گھومنے والے کے ارادوں کی
 بیاساتی از می نشان مرا
 ساقی مجھ کو اس شراب کا پتا بتلا دے
 از ان دار فوج ہمیش گنم
 اسی کڑی شراب سے بیہوش کر مجھ کو

حکایت تمشیلے

قلم چون تراشد از مشک بید
 قلم کیونکہ تراشتے ہیں مشک بید سے
 ز گنجہ است اگر تاجار ابرند
 گنجہ سے ہیں اگر وہ تاجار ایک لیجا وین
 کہ کالای وز دیدہ ارزان بود
 کیلئے کہ اسباب چوری کا سستا ہوتا ہے
 دل دوست خود بی ہمدار شود
 دل دوست مینی سنتے والے کا بے لطف ہو جاتا ہے
 بر دوست او شمنہ وزو گیر
 کاٹے ہاتھ اس کے کو تو ال چور کا گرفتار کرنا والا
 بہرنیک و بد باشد آموزگار
 بہرنیک اور بد کو سکھا دیتا ہے
 ماند و نماند بنجیدہ بیسج
 بغیر وزن کیے رہنے دیگی اور نہ رہنے دیا ہے
 وزان دار و ہمیشاں مرا
 اور اس بیہوشوں کی دوا سے دے مجھ کو
 مگر خوشیستن را فراموش گنم
 تاکہ آپ کو بالکل بھول جاؤں میں

دلیبران نگر تابر و ز سپید
 مستیوں کو دیکھ کہ روز روشن میں مٹی بھون
 نشان مرا کاشکارا پرند
 پوشیدہ بینی شعر میرے کو کہ ظاہر میں بجاتے ہیں
 بحر ند کا لا کہ نہسان بود
 مول لیتے ہیں وہ اسباب خریدار جو پوشیدہ ہوتا ہے
 ولیکن چو عیب آشکارا شود
 لیکن جب عیب ظاہر ہو جاتا ہے
 اگر روز و بروزہ بر آؤں
 اگر چہ رکاوٹیں گھبراہٹیں میرا کلام خود بول اوتھیں
 چہ آرم من گذارم کہ خود روزگار
 بہتر ہے اگر میں چھوڑ دوں کہ آپ ہی زمانہ
 ترا زومی کردون گردان چرخ
 ترازو آسمان گھومنے والے کے ارادوں کی
 بیاساتی از می نشان مرا
 ساقی مجھ کو اس شراب کا پتا بتلا دے
 از ان دار فوج ہمیش گنم
 اسی کڑی شراب سے بیہوش کر مجھ کو

چمکان نے صد ہمار کھائے پر اب جگر سے نہیں ملتی ہو

بہی چوگان والا قیصر رفتار کھوڑا

شاخون سے لڑنے
 کے لئے اور باغیان
 کو ہر سو سے ہار
 دینا ہوتا ہے کہ اسے
 نہایت محنت اور
 مشقت سے انگو
 تہ نہ دے دی جاتی
 اسکی حفاظت ہی
 کرتا ہے نہ کوئی
 دشمن میں جانسکی
 واپس کرتا ہے

حکایت
 سب ان سبب نظم
 کتاب

یعنی مر جھانسنے لگا
 پہلے زور خون سا
 پیا نہ ہو کہ لڑنے
 کے لئے ہیں "سے
 بیون سے معنی پڑو
 اور گھوڑا کو بھی
 کہتے ہیں مراد اس
 پہننے کی قوت "

سوچو وہ دوا قبول
 کے معنی میں نہ کہ
 اور وہ گائی یعنی تیرے

کہ وہ بے بیاری
 اور اسکی آواز
 کہ وہ بے بیاری
 اور اسکی آواز

کہ وہ بے بیاری
 اور اسکی آواز
 کہ وہ بے بیاری
 اور اسکی آواز

مسلک ادنیٰ سے
بلوں کی سیاحت
اور سعیدی مراد
ہے مطلب کہ
سلطنت کرنے کے
لائق جو ان سے
بڑے ہو جائے
منفعت پر کاربند
مراد ساتوں آسمان
اور زمین پر
موجود ہر
چیز پر

سخن تا پیر شد لب لبسته وار
 جب تک بات نہ پوچھیں چپ بیٹھا رہ
 پیر سیدہ ہر کو سخن یا د کرو
 جس شخص نے پوچھے بغیر بات بیان کر دی
 بے وی ویدہ نتوان موعود ن پراع
 بے آنکھوں اے مینی اندھ کو چراغ نہ دکھانا چاہیے
 سخن گفتن انگہ بود سودمند
 بات کہتا آسوت فائدہ مند ہے
 چو در خور و گوئیدہ ناید جواب
 جب لائق کہنے والے کے جواب نہ ملے
 وہن را بے شمار برود و خستن
 تنہ کو کیسوں مینی میخون سینا مینی بند کرنا
 چہ میگویم ای نایوشدہ مرو
 کب کو نہیں اسے شخص نہ سننے والا مینی بہر
 چہ دانی کہ من خود چہ فن میرم
 نہ جانے کیا کہین کیا شاعری کرتا ہوں
 متاع گرانمایہ وارم بسی
 بہت بیش قیمت مال رکھتا ہوں
 متاع گرانمایہ کاسد مبارک
 میرا مال بیش قیمت کھونٹا چاہیے
 خریدار در چون صدف ویدہ و و
 موتی کے خریدار نے سپی کی طرح آنکھ بند کر لی

گھر گھر مٹی تیشہ آہستہ وار
 موتی کہیں نہ پور ڈالنا تیشہ آہستہ چلاؤ
 ہمہ گفتہ خویش بر باد کرو
 تمام کہا ہوا اپنا مینی لطف کلام باد کرو یا
 کہ جز ویدہ را دل خواہد بیاع
 کہ سوا دیکھنے کے دل مانع کی خواہش نہیں کرتا ہر
 کران گفتہ آوازہ کرو و بلند
 کہ اس کے ہوئے سے آوازہ بلند ہووے
 سخن یا وہ گفتن نیا شد صواب
 بیگناہ بات کرنا بہتر نہیں ہوتا ہے
 بہ از گفتن و گفتہ را سو خستن
 بہتر کہنے اور کہ کر جلانے مینی ضائع کرنے سے
 ترا گوش بر قصہ خواب و خورد
 تیرے کان تو سونے اور کھانے پر لگے ہیں
 دہل بر در خویش منم
 نقارہ اپنے دروازے پر بجاتا ہوں مینی شہو ہوں
 نیارم برون تا خواہد بے
 لیکن باہر نہیں نکالتا ہوں جب تک کوئی بہت نہیں مانگتا
 و کر باد جز عیث حاسد مبارک
 اور اگر ہو سوا حسد کرنا تو کسے عیب کہے اور عیب نہو
 بدین کاسدی در نشاید فروخت
 ایسے کھونٹے کٹے تھے موتی بیچنا نہ چاہیے

سخن گفتن مٹی تیشہ آہستہ وار
 موتی کہیں نہ پور ڈالنا تیشہ آہستہ چلاؤ
 ہمہ گفتہ خویش بر باد کرو
 تمام کہا ہوا اپنا مینی لطف کلام باد کرو یا
 کہ جز ویدہ را دل خواہد بیاع
 کہ سوا دیکھنے کے دل مانع کی خواہش نہیں کرتا ہر
 کران گفتہ آوازہ کرو و بلند
 کہ اس کے ہوئے سے آوازہ بلند ہووے
 سخن یا وہ گفتن نیا شد صواب
 بیگناہ بات کرنا بہتر نہیں ہوتا ہے
 بہ از گفتن و گفتہ را سو خستن
 بہتر کہنے اور کہ کر جلانے مینی ضائع کرنے سے
 ترا گوش بر قصہ خواب و خورد
 تیرے کان تو سونے اور کھانے پر لگے ہیں
 دہل بر در خویش منم
 نقارہ اپنے دروازے پر بجاتا ہوں مینی شہو ہوں
 نیارم برون تا خواہد بے
 لیکن باہر نہیں نکالتا ہوں جب تک کوئی بہت نہیں مانگتا
 و کر باد جز عیث حاسد مبارک
 اور اگر ہو سوا حسد کرنا تو کسے عیب کہے اور عیب نہو
 بدین کاسدی در نشاید فروخت
 ایسے کھونٹے کٹے تھے موتی بیچنا نہ چاہیے

سخن گفتن مٹی تیشہ آہستہ وار
 موتی کہیں نہ پور ڈالنا تیشہ آہستہ چلاؤ
 ہمہ گفتہ خویش بر باد کرو
 تمام کہا ہوا اپنا مینی لطف کلام باد کرو یا
 کہ جز ویدہ را دل خواہد بیاع
 کہ سوا دیکھنے کے دل مانع کی خواہش نہیں کرتا ہر
 کران گفتہ آوازہ کرو و بلند
 کہ اس کے ہوئے سے آوازہ بلند ہووے
 سخن یا وہ گفتن نیا شد صواب
 بیگناہ بات کرنا بہتر نہیں ہوتا ہے
 بہ از گفتن و گفتہ را سو خستن
 بہتر کہنے اور کہ کر جلانے مینی ضائع کرنے سے
 ترا گوش بر قصہ خواب و خورد
 تیرے کان تو سونے اور کھانے پر لگے ہیں
 دہل بر در خویش منم
 نقارہ اپنے دروازے پر بجاتا ہوں مینی شہو ہوں
 نیارم برون تا خواہد بے
 لیکن باہر نہیں نکالتا ہوں جب تک کوئی بہت نہیں مانگتا
 و کر باد جز عیث حاسد مبارک
 اور اگر ہو سوا حسد کرنا تو کسے عیب کہے اور عیب نہو
 بدین کاسدی در نشاید فروخت
 ایسے کھونٹے کٹے تھے موتی بیچنا نہ چاہیے

پہنکا ہم پہل آنشکارا شدن
 وقت سیلاب ظاہر ہونے یعنی طغیانی کے
 جہاں ہم کہ با آنچنین باد سخت
 وہی بہتر کہ ایسی تیز ہوا یعنی حوادث زمانہ میں
 بخود کم شوم خلق را رہنما ہے
 اپنی طرف خلق کا رہنما کم ہون یا خود ہی کم ہو کر خلق کا رہنما
 مہر پیچید از خفتن و ماضن
 میرا سونے اور دوڑنے سے بھر جاتا ہے
 جزین کر سخن بشکفا نم گلے
 سوا اسکے کہ کلام سے کوئی گل کھلاؤں میں
 اگر بہر خود گلے دیدے
 اگر آپ سے اچھا کوئی پھل کا درخت یعنی شے کو دکھتیاں
 جو از ران خود خور وہ باید کہا
 جب اپنی ران سے کباب کھانا چاہیں ہن محبو
 فشیتم جو سمرغ در گوشہ
 بیٹھا ہن آئین سیخ کی طرح ایک گوشہ میں
 ملالت گرفت از من ایام را
 زمانے یعنی لوگوں کو بوجہ پیری کو ٹھیسے رنجیدگی ہو لگی
 و نہ خانہ را چون سپہر بلند
 اپنے گھر کے دروازے پر مثل آسمان بلند کے
 ندانم کہ دوران چہاں سیرود
 نہیں جانتا ہوں نہیں کہ زمانہ کیونکر گزرتا ہے

نشانِ زرنے تا بخار شدن
 زرنے سے بخار لگ کر جا پڑے جانا یعنی ممکن نہیں ہے
 بروں نام و دم چون گل گوشہ خست
 باہر نہ نکالوں پھول کی طرح گوشے سے اسباب
 ہمایون ز کم و میرن آمد ہما کے
 کیونکہ کم دکھائی دینے سے ہما زیادہ مبارک ہو گئی
 ندانم و گر چارہ ساستن
 اور کوئی تدبیر نہیں کرنا جانتا ہوں
 بر آن گل زخم نالہ چون بلبلی
 اسی پھول پر نالہ کردن میں ایک بلبلی کی طرح
 گل سرخ یازد روز و چیدے
 سرخ یازد روز پھول اُس سے چلتا یعنی اُس سے کچل کر
 چہ کر دم بدر یوز چون آفتاب
 پھر کیون در دازی در دازی آفتاب کی طرح گدائی کروں
 وہم گوش را از دہن گوشہ
 دیتا ہوں کان کو منہ سے اکیٹھ یعنی اپنی شاعری کا انکو لذت
 بکج آرام بر دم آرام را
 اپنے گوشے میں جو بہشت کے برابر آرام ہے گیا میں
 ز دم بر جہان فصل و بر خلق بند
 فصل لگایا میں جہان والوں پر اور خلق کے نزدیک ہوں
 چہ نیکو چہ بد در جہان میر و دو
 کیا نیک اور کیا بد جہان میں ہوتا ہے

[illegible]

قین کہ جو کچھ
 معنی سخن میں
 نقل کلام بر شاخ
 بیت بر سر خم
 از گل سے بیان
 از قند و گلاب
 معنی میں بر شاخ
 معنی یکجا ہے
 معنی چوں کہ
 معنی اور اس

ایک مڑا ہوا یعنی ضعیف شخص ہون میں ملنے والا ہر کسی
بصدیخ دل یک نفس نغم
 دل کی بہت مشقت سے ایک سانس لیتا ہو نہیں
مداغم کے کو بجان وہ تن
 نہیں جانتا ہوں میں کسی کو کہ وہ دل جا رہا ہے
ز مہر کسان رو سے ہر تادم
 لوگوں کی محبت سے منہ پھیر لیا میں نے
بر عاشقان کز بدی بد شوم
 عاشقوں یعنی دوستوں کے نزدیک جو برائی ہو رہی ہو نہیں
گرم نیست روزی مہر کسان
 اگر مجھ کو روزی لوگوں کی محبت سے نہیں ہے
در حاجت از خلق بر بستہ ہ
 روزانہ خواہش کا اہل جہان سے بندہ ہوں
مرا کاسکی بودی آن شتر
 کاشکے ایسی قدرت مجھ کو ہو مہربانی
ورین منزل خاکی از بیم خون
 اس خاکی مقام یعنی دنیا میں قتل کے خون سے
بین حال منزل گئی چون بود
 دیکھ حال اس مسافر کا کیسا ہو رہا ہے
در خلق از گل براندودہ ام
 دروازہ خلق کا مٹی سے لیس دیا ہے میں نے

نہ از کار روانی نہ از کاروان
 نہ قافلہ والا ہونے سے نہ خود قافلہ ہونے سے
بدان تا چشم جرس میزنم
 اس واسطے کہ نہ سودن گھنٹہ بجاتا ہوں میں
مرا دوست تر دار دار خوشتر
 مجھ کو آپ سے زیادہ دوست رکھنے
کس خویش را خوشتر یاتم
 اپنا شخص یعنی اپنا غمخوار آپ ہی کو پایا میں نے
ہمان بہ کہ معشوق خود خود شوم
 بہتر ہو کہ اپنا معشوق آپ ہی ہو جاؤں میں
خدایت از راق روزی رسان
 خدا میرا روزی دینے والا اور روزی پہنچانے والا
ز دیو زہ ہر درے کہ رستہ ہ
 ہر ایک دروازے کی گداری چھوڑنا بہتر ہے
کہ نگذارم حاجت کس کس
 کہ نہ چھوڑتا میں ضرورت کسی کی کسی پر
نیارم شتر از خط فرمان برون
 سرخط حکم یعنی حجرے سے باہر نہ نکال سکوں میں
کہ زنداے منزل خون بود
 جو قید یا پھنسا ہوا مقام قتل کا ہو رہا ہے
ورین رہد بین دولت سودہ ام
 اس راہ میں اس دولت سے بے آرام مٹیجا ہوں نہیں

نہ از کار روانی نہ از کاروان
 نہ قافلہ والا ہونے سے نہ خود قافلہ ہونے سے
 بدان تا چشم جرس میزنم
 اس واسطے کہ نہ سودن گھنٹہ بجاتا ہوں میں
 مرا دوست تر دار دار خوشتر
 مجھ کو آپ سے زیادہ دوست رکھنے
 کس خویش را خوشتر یاتم
 اپنا شخص یعنی اپنا غمخوار آپ ہی کو پایا میں نے
 همان بہ کہ معشوق خود خود شوم
 بہتر ہو کہ اپنا معشوق آپ ہی ہو جاؤں میں
 خدایت از راق روزی رسان
 خدا میرا روزی دینے والا اور روزی پہنچانے والا
 ز دیو زہ ہر درے کہ رستہ ہ
 ہر ایک دروازے کی گداری چھوڑنا بہتر ہے
 کہ نگذارم حاجت کس کس
 کہ نہ چھوڑتا میں ضرورت کسی کی کسی پر
 نیارم شتر از خط فرمان برون
 سرخط حکم یعنی حجرے سے باہر نہ نکال سکوں میں
 کہ زنداے منزل خون بود
 جو قید یا پھنسا ہوا مقام قتل کا ہو رہا ہے
 ورین رہد بین دولت سودہ ام
 اس راہ میں اس دولت سے بے آرام مٹیجا ہوں نہیں

دولت دنیا کی نسبت
 محکم و ابرر من
 در ملک ساسانی در
 بهادر من
 رفیق من
 و تنه پای جان من
 بنایت بودار
 به خدی کمال چهر
 اورا دیم ساسانی
 ساسانی
 ۴۴

موت کو وقت کی موت
اسکی زندگی ہے
اسرارِ رب کی
اصغر و اعظم کی
اصغر و اعظم کی
کہ ایک پیو اپنا جو
جس پر مکی ہے
کہندہ الاموال و نقض
ایکے جلی کی روان
وفا کے جس کی
کلمہ تنکیر جو
جہانِ اویں
موت کو وقت کی موت

قولت دنیا کیسے بنی
اور قرآنہ دیکھا
پھر دیو اور تنگ سے
مرا دل کو نہ فرسوا اور
بعض ذوقین میں کلامی
نہیں کہہ دے ان
بھی اور یہاں باش
جہان سے بھی مراد
ہو سکتی ہے
یہ شعر بھی مولانا
فرید کا ہے
خوارس

شرف این نامه

بے عیال و بے یار
 میں اگر کھائی ہے اور
 وہ بیکار خال ہو جائے
 اور اسکی خال سے
 پکاری ہی طرح کچھ پیدا
 ہوتا ہے اسی طرح
 نقاشی کرتے ہیں کہ
 شاہی میں کسی سے
 استغناء نہ ہوتا
 میری صحبت عزیز ہو
 کنی بہت اہم

چہل روز خود را گزتم ز نام
چالیس روز اپنی باگ پڑی منی چلے کینچا پرینے
چو در چار بالش ندریدم درک
جو سوزین در زخمی منی دولت دنیا کو ثبات دلکھا
ہزار آفرین بر سخن پرور
ہزار شاہش ایسے شاعر بیسی بھلو
زہر جو کہ انداختم در خراس
ہر جو سے کہ ڈالینے خرچہ کی بن
ترو خشک از خشک رخسار من
خشکی اور تری آنسو اور رخسارے میرے سنے
تین اینجا بہ پست جوین ساختن
جسم کو بیان جو کے ستر سے موافقت کرانا
بیازی نبرد مہمان رہبر
جہان بن کیسل سے بستر کی ہنویا جہان مجھے نہ جیتا
تختہ شے شاد و بر بستر
نہ سویا میں اس رات بھونے پر خوشی سے
ضمیرم نوزن بلکہ آتش زلفت
دل میرا عورت پنہن بلکہ شنگ جفاک یا ظالم و قفس سے
تقا منہای آن شوی چون ہیں
اسکو خواہش شو ہے باشریت منی دو سر و کج کلام و فتنہ بانگی کیا ہو
بدین دلفریبے سخنہای بکر
اس دلفریب سے باتیں نہی معینی اچھوتا کلام

مسئلہ بغیر زور و ہونے کے چھوڑا کرتی ہے۔ سوائے اُن کے اور بھی تو عجائبات ہیں جیسے بیان کی کہ بائبل میں "

کا دیم از چہل روز گرد و قام
 کیونکہ بود از چہ سہ چالیس دن میں اچھا ہو جائے
 ششم درین چار دیو آتشک
 بیٹھائیں آتشک چار دیواری یعنی کچھ قناعت میں
 کہ بر ساز و از ہر جوی جو ہر
 جو کر سکے ہر ایک جو سے ایک سو قی
 وری باز و اوم جو ہر شناس
 ایک تہی پھیر دیا یا ایک دازہ کھول دیا یعنی جو ہر شناس کے
 کچھ گل و راغز و وہ دیواری میں
 کھل سے لیس دی دیواری یعنی سیال بنی ہو
 دل آغا بکھجیبہ پر و آشن
 دل و بان خزانے سے آہستہ کرنا یعنی عقبت میں
 کہ شغلے دگر بود جز خواب و خور
 کیونکہ ایک دوسرا شغل تھا سو اسو ذرا اور کھائے
 کہ نکشاد و م آن شب و آتش و
 جس رات کو عقل سے ایک دروازہ نہ کھولا یعنی
 کہ مریم صفت بکر و آستین ست
 جو شل حضرت مریم کے بارہ اور حاملہ ہوئی وہاں ہے
 کہ از سنگ آہن برون آید
 جب تھرا اور لوہے نکلے وہ آگ یعنی خود مجھڑ میں تادہ ہو جائے
 بنعتے توان زادن از راہ فکر
 بشکل و نہر سے پیدا کرنا ممکن ہے

مجھے شہادت ہو کہ
 میں لفظ ادا کیا ہے
 مراد دنیا اور آخراے
 عجبی مطلب یہ کہ
 دنیا میں جمع کو صرف
 جس کو جو ہے پکارا
 کہ ناموں اور نسل کو
 عالم حق کے لیے اس
 کہ تاویں نے اس
 کے فوائد
 کہ جو سفر تار بہت
 ہے
 نہ بلکہ یہ کہ

سبحن گفتن و بکر جان گفتن است
 شاعری کرنا اور بکر جان کو پرونا ہے
 بزرگ سے سفالینہ راستہ گیر
 بکارت ایک موتی کے ایک ٹی کر بن میں سچ راج کرے
 بندیش ان دستہ امی فراخ
 اندیشہ کر آن کشادہ جھلون یعنی کھلے میدان ہے
 چو بر سکہ شاہ زر میرے
 جب اسے شاہ مینی نظامی تو سونے ٹپسی سکہ لگاتا تو

دور شاہ شاہ مینی

نہ ہر کس سہرا می سخن گفتن است
 ہر شخص شاعری کرنے کے لائق نہیں ہے
 سر و دے بکر بابہ ور گفتہ گیر
 حمام میں ایک لگ گالے کیونکہ موتی مینا اور کھلے کھلے گالے
 کر آوازہ گرد و گلوشاخ شاخ
 کہ جہاں آواز لگانے جھلون چٹ جا ہے گی
 چنان زن کہ گر شکنہ شکنے
 ایسا سکہ لگاؤ کہ اگر وہ ٹوٹو توڑو یعنی سوا خاص ہو

حکایت تشبیلی گوید

شالیہ حکایت کہتے ہیں

جہودی مہی راز راند و کرد
 ایک کا کرنے ایک تانبے پر سونے کا طع کیا
 نہ اجمیر شد نام ہر میوہ
 ہر میوے کا نام اجمیر نہیں رکھا گیا
 گراجمیر خور مرغ بودی فراخ
 اگر بہت چڑیاں اجمیر کھاتی ہوتیں شل کوڑکے
 دو ہند و بر آید ز ہندوستان
 دو ہندو والے آدین ہندوستان سے
 سن از آب این نقرہ تابناک
 مینے گرم پانی سے اس خالص چاندی یعنی کلام

دکان غارتیدن بران سو و کرد
 دکان لوگوں کی اس سے لوٹنے کی خواہش کی
 نہ مثل زبیدہ است ہر میوہ
 نہ ہر ایک میوہ مثل زبیدہ خاتون کے ہے
 نماندی یکا اجمیر بر بیج شاخ
 ایک اجمیر بھی کسی ڈالی میں نہ باقی رہتا
 کی وزو باشد کی پاسبان
 ایک چور ہو اور ایک چور کیسہ دار
 فروشستم آلود گیہامی خاک
 خاک آلود گیان دھوئیں مینی نقص پاک کر دیا

سبحن گفتن و بکر جان گفتن است
 شاعری کرنا اور بکر جان کو پرونا ہے
 بزرگ سے سفالینہ راستہ گیر
 بکارت ایک موتی کے ایک ٹی کر بن میں سچ راج کرے
 بندیش ان دستہ امی فراخ
 اندیشہ کر آن کشادہ جھلون یعنی کھلے میدان ہے
 چو بر سکہ شاہ زر میرے
 جب اسے شاہ مینی نظامی تو سونے ٹپسی سکہ لگاتا تو

ادی زبیدہ ہر وہ شخص
 کی بکارتی کا نام
 کہ میرے اسوڑ میں
 بنگلہ اسکی اولاد
 باقی میں اور یہ وہ
 وہ صورت جھلون
 فوت ہو جا سکا
 راند خلاصہ کلام
 ذاب کلام نہیں
 کھاتے ہیں بلکہ وہ
 کلام ہو ۱۲۰

شریف ابن نامہ

یہاں کلام بہت ہے
 کہ بہت اور ایسا
 بعد و دوسرے سخن
 دقت اسکا بہت کباب
 اس سے فاضل ہو
 یہاں کلام بہت ہے
 کہ بہت اور ایسا
 بعد و دوسرے سخن
 دقت اسکا بہت کباب
 اس سے فاضل ہو

دکان غارتیدن بران سو و کرد
 دکان لوگوں کی اس سے لوٹنے کی خواہش کی
 نہ مثل زبیدہ است ہر میوہ
 نہ ہر ایک میوہ مثل زبیدہ خاتون کے ہے
 نماندی یکا اجمیر بر بیج شاخ
 ایک اجمیر بھی کسی ڈالی میں نہ باقی رہتا
 کی وزو باشد کی پاسبان
 ایک چور ہو اور ایک چور کیسہ دار
 فروشستم آلود گیہامی خاک
 خاک آلود گیان دھوئیں مینی نقص پاک کر دیا

کہ چون در کتابت بود جاگیر
 کہ بب کتابت میں جگہ پا جاوے یعنی لکھ جائیگا
 بنقشے کہ سر و کلافت خرد
 اس طرح سے کہ سر و بدن یعنی شاہنامہ ہو اور یہ چھوٹا سر و
 ازین آشناروی تر وستان
 اس سے زیادہ مشہور اور تازہ داستان
 و گرنامہ ہاراکہ جوئی نخست
 اور کتابوں میں اگر ڈھونڈے تو پہلے
 نباشد چنین نامہ تر ویر خیز
 ہوگی ایسی کتاب کہ پیدا کرنیوالی یعنی عجیب
 بہ نیروی نوک چنین خامہا
 بہ سبب ایسے قلموں کی نوک کی قوت کے
 از ان خسروی می در جام او
 اس پادشاہی شراب سے کہ انکے پیالے میں ہے
 تنگروی پیشینہ دانامی طوس
 اگلے داناشاعر یعنی فردوسی طوسی نے
 در ان نامہ کان گوہر ہفتہ راند
 اس کتاب میں کہ اسے میر جو ہوتی یعنی لوگوں کا گہوارہ
 و گر ہر چہ گفتندی از باستان
 اور جو کچھ وہ اگلے لوگوں کے حال لکھا
 گفت آنچہ رغبت پذیرش نبود
 نہ کہا اسے جو کچھ اسکو اچھا نہ معلوم ہوا

عزیزان ارجمند بیان کے بغیر اسکو حیا نہ تھا وہ حالات دیکھتے تھے

نوشتہ را از و بود تا گزیر
 سننے والے یعنی شکر خرا لینے والے اس پر جو چاہئے
 نمودم باین داستان و ستیز
 کی مینے اس کتاب میں جا لاکے یا علیہ پایا
 پسندیدہ ناید بر داستان
 پسند نہ آوے گا سچے لوگوں کے نزدیک
 و محمود ملت نباشد دوست
 ہر مذہب والوں کے نزدیک درست ہوگی
 نوشتہ بچندین قلمہای تیز
 لکھی ہوئی ایسے تیز اور نیلے قلموں سے
 شرف دار داین نامہ برامہا
 بزرگی رکھتی ہے یہ کتاب اور کتابوں پر
 شرف نامہ خسروان نامہ اوست
 شرف نامہ پادشاہوں کا اسکا غلام ہے
 کہ آراستہ می سخن چون گل
 جو آراستہ کیا چہرہ کلام کو مانند عروس نوکے
 بسی گفتنیہای ناگفت ماند
 بہت کہنے کے قابل مضمون اس کے بھی گئے
 بگفتن در از آمدی وستان
 اس کے کہنے میں داستان بڑھ جاتی
 همان گفت کز وی گزیرش نمود
 وہ ہی صرت اسے بیان کیا جسے اسکو چاہے تھا

اس کتاب میں جو کچھ لکھا ہے
 اس سے زیادہ مشہور اور تازہ داستان
 اس طرح سے کہ سر و بدن یعنی شاہنامہ ہو اور یہ چھوٹا سر و
 ازین آشناروی تر وستان
 اس سے زیادہ مشہور اور تازہ داستان
 و گرنامہ ہاراکہ جوئی نخست
 اور کتابوں میں اگر ڈھونڈے تو پہلے
 نباشد چنین نامہ تر ویر خیز
 ہوگی ایسی کتاب کہ پیدا کرنیوالی یعنی عجیب
 بہ نیروی نوک چنین خامہا
 بہ سبب ایسے قلموں کی نوک کی قوت کے
 از ان خسروی می در جام او
 اس پادشاہی شراب سے کہ انکے پیالے میں ہے
 تنگروی پیشینہ دانامی طوس
 اگلے داناشاعر یعنی فردوسی طوسی نے
 در ان نامہ کان گوہر ہفتہ راند
 اس کتاب میں کہ اسے میر جو ہوتی یعنی لوگوں کا گہوارہ
 و گر ہر چہ گفتندی از باستان
 اور جو کچھ وہ اگلے لوگوں کے حال لکھا
 گفت آنچہ رغبت پذیرش نبود
 نہ کہا اسے جو کچھ اسکو اچھا نہ معلوم ہوا

چو سوسن سر از بندگی تافه

سوسن کی طرح سر بندگی سے پھیرے یعنی آزاد
سخن میرساند ترا در جهان

کلام پوچھا تھا ہے تجھ کو جهان میں
مشو ناپسندیدہ رہی پیش باز
ست ہونا پسند کا قبول کرنا لایعنی ناپسند روایہ لکھنا
پسندیدگی کن کہ باستی عزیز

پسندیدگی اختیار کر کہ ہر د عزیز ہو جائے تو
فرو بردن اثر و ہائید رنگ

اثر دے کا نگل جانا بے شبہ
از ان خوشتر آید چاندیدہ را

اُس سے بہ چاندیدہ یعنی عقلیت کو بہتر معلوم
گواچہ و انامی پیشینہ گفت

مت کہ جو کچھ اگلے دانا یعنی فردوسی نے کہا
گر در گذر ہائے اندیش کیر

لیکن بیچ فکر کے عاجز کر نیوالے راستوں کے
درین پیشہ چون پیشوای تو

اس راہ میں جب نیا پیشوا ہے
چونیروی بکر آزمایت هست

جب طاقت بکر کے آزمانے کی تجھ کو ہے
مخور غم بصید کیہ ناکر وہ

مت کہ رنج اُس تھکا رکھا کہ تو ذوق نہیں کیا ہی

غم از چشمہ زندگی یافت

ترے چشمہ بقا باللہ سے پائے ہوئے
تو مکتوب آثرا با جبار خوان

تو اس داستان کو معتبر روایات میں دیکھ کر کہتا
کہ در پردہ کج نیا بند را
کہ طیر حور پر دہن بھید نہیں پاتے ہیں یعنی کیسے پسند آتا
پسندید گانت پسندید

پسندیدہ لوگ بھی تجھ کو پسند کریں
بدریاشدن در وہان تنگ

دریا میں گھڑیاں کے تنگ میں چلا جاتا
کہ بند ہے ناپسندیدہ را

کہ دیکھے کسی ناپسندیدہ کو
کہ یک درفشاید و دو سوراخ سخت

کہ ایک موتی میں دو سوراخ کرنا بچا ہے
کہ از باز گفتن بود ناگزیر

کہ آنکے دوبارہ کہنے کی مزدورت ہوگا
کس پیشگان را کمن مروی

چرانے طریقے والوں کی پیروی مت کر
بہر بویہ خود را میالای دست

بہر بویہ سے اپنا ہاتھ نہ آلودہ کیہ یعنی مت مل
کہ یعنی بود ہر چہ نا حور وہ

کہ ڈھیر دن ہے تیرے لیے جو تو نے نہیں کیا ہے

سوسن کی طرح سر بندگی سے پھیرے یعنی آزاد

کلام پوچھا تھا ہے تجھ کو جهان میں
مشو ناپسندیدہ رہی پیش باز
ست ہونا پسند کا قبول کرنا لایعنی ناپسند روایہ لکھنا
پسندیدگی کن کہ باستی عزیز
پسندیدگی اختیار کر کہ ہر د عزیز ہو جائے تو
فرو بردن اثر و ہائید رنگ
اثر دے کا نگل جانا بے شبہ
از ان خوشتر آید چاندیدہ را
اُس سے بہ چاندیدہ یعنی عقلیت کو بہتر معلوم
گواچہ و انامی پیشینہ گفت
مت کہ جو کچھ اگلے دانا یعنی فردوسی نے کہا
گر در گذر ہائے اندیش کیر
لیکن بیچ فکر کے عاجز کر نیوالے راستوں کے
درین پیشہ چون پیشوای تو
اس راہ میں جب نیا پیشوا ہے
چونیروی بکر آزمایت هست
جب طاقت بکر کے آزمانے کی تجھ کو ہے
مخور غم بصید کیہ ناکر وہ
مت کہ رنج اُس تھکا رکھا کہ تو ذوق نہیں کیا ہی

کلام پوچھا تھا ہے تجھ کو جهان میں
مشو ناپسندیدہ رہی پیش باز
ست ہونا پسند کا قبول کرنا لایعنی ناپسند روایہ لکھنا
پسندیدگی کن کہ باستی عزیز
پسندیدگی اختیار کر کہ ہر د عزیز ہو جائے تو
فرو بردن اثر و ہائید رنگ
اثر دے کا نگل جانا بے شبہ
از ان خوشتر آید چاندیدہ را
اُس سے بہ چاندیدہ یعنی عقلیت کو بہتر معلوم
گواچہ و انامی پیشینہ گفت
مت کہ جو کچھ اگلے دانا یعنی فردوسی نے کہا
گر در گذر ہائے اندیش کیر
لیکن بیچ فکر کے عاجز کر نیوالے راستوں کے
درین پیشہ چون پیشوای تو
اس راہ میں جب نیا پیشوا ہے
چونیروی بکر آزمایت هست
جب طاقت بکر کے آزمانے کی تجھ کو ہے
مخور غم بصید کیہ ناکر وہ
مت کہ رنج اُس تھکا رکھا کہ تو ذوق نہیں کیا ہی

بدشوارے آید گھر سوی سنگ

مفلک سے ملتا ہے اصل جبر میں
ہمہ چیز گر تیکری تخت و تخت

تھام بجزیرن اگر دیکھے تو تھوڑی تھوڑی
گہر سفت متوان باسود کے

سوئی کا بید ہونا آسانی سے ممکن نہیں ہے
 پس کو بر و بر تر و خشک رنج

جو شخص کہ دریا اور جنگل میں محنت کرتا ہے
مقیم نقرہ خواہی و زر زینہ طشت

سکا چاندی کا تو چاہتا ہے اور سونے کی تھالی یعنی گونڈی
 رومی تادہستان بخوارزم و حید

فاری ویلے خرمی و کرو

مذاکرہ کیا اور خزانہ اور گڑھ والے لوگ
روید کیا ہے زمانہ دران

مازندران نامید الّا ووجہ

از غر ان سے نہیں پیدا ہوتی ہیں لیکن فیوضِ حنین
 راقِ دل افروزِ باوازمند

ایران گل که او تازه دارد

سنگش تو آسان کنی مری عجب

پتھر سے کو با سانی کیونکر کمال ملتا ہے
نہیں برون آید از را سخت

مشکل سے باہر آتی ہیں سخت راہ سے
بودنقرہ محتاج پالو دے

چاندی صاف کرنے کی محتاج ہوتی ہے
نماہی درم یا بیدازگا و کبج

پہمبلی سے درم پاتا ہے اور گامے سے خزانہ
 و خاک عراقت نیا یکدشت

زمین عراق سو گنج کو پائے نہ پایا ہے کیونکہ مقام قدروانی اس گنج
لویدیہ نہ ہے بجز کور کے

بنان یار و بستند هر چار خرد

یہ چاروں ایک روٹی کے ٹکڑے کی محتاج ہیں
 کہ صد نوکے دس ہن ہنسی و ران

که سو نو کینج مری آسین ندر کجی تو یعنی مردم کش و بکش
مکی دیو مردم دگر دیو نیز

ایک آدمی دیو خصلت دوسرے دیو خصلت
کہ آواز و قصہ زو شد بلند

عرق ریزا و در عراقست و نس

شہر مندہ کر نیوالے اُسکے عراق میں ہیں اور بس

در تعلیم حضرت خضر
 علم
 بیغیر علم خضر از عالم کفر
 خدا اور پر قدم سایا عباد
 چون او را دید انبیا حق
 حق سبحانی بر او ایستاد
 که سبب کمال او را در آن
 عالم دید که چون او را
 حسین و علی و آل و انبیا
 اسکی قیمت پیرایه حق
 کرد و بجا دیا "حق"
 در کفر و دنیا و من و
 هر طرف بینی را نکات غار
 که در یونان و اداس
 بر او نهاد

[illegible]

[illegible]

از آن روز کوشید به پیگیری

جس دن ہے کہ وہ پیغمبری میں داخل ہوگا
 وہ دُورِ ساحتم ہر دوکان گنج
 تین دروازی بنائے سینے ہر ایک خزانہ کی کان
 اُن ہر سہ دریا باہین ہر سہ دُور
 اُن تینوں دریائوں اور ان تینوں موتیوں سے
 طرازِ نوا لکیرم اندر جہان
 یک بنا طرزِ بیان کرتا ہوں میں جہان میں
 ربیعِ آیدم کین نگارین نور
 فرس آتا ہے مجھ کو کہ یہ نقش کبریا
 رو دلتے کو کریم و شکار
 ہا کون در دولت ہے جہاں میں دستکاری
 زہد چشیں پر وہ دارش کرم
 ی چادر یعنی نقاب سے اُسکو چھپاؤں
 میں نامہ نامور ویر یاز
 میں نامور کتاب و ریک قائم ہندو و کج
 مستنکھی ساز مشن میں میر
 تختِ مین کتاب میں اسکے بیٹھے کی جگہ بنا تاہا
 نے مستجمل کرم نام و شے
 س حرب یعنی صورتِ سبیل کرتا ہندوین نام نہی
 فرمے کہ عالم زیا دشن بر تو
 نایہ عز سے کہ جہان اُسکو بھول جاوے

نوشته تبارخ اسکندر

لکھنے لگو حالات سکندر پادشاہ کے لوگ
 جدا گانہ برہم دوری بروہ رنج
 علیحدہ علیحدہ ہر دروازے میں محنت کی
 کہ نسیم دامن عالم از گنج پر
 جان دالو کا دامن موتیوں کے بھر دیتا ہونین
 کہ خواہد زہر کشوری نور ہان
 جو لیوے ہر ولایت سے ایک تحفہ
 بود و رہیستہ گرفتار کرو
 کتاب میں گردے خراب ہو جائے گا
 پیر پوار اور پر نشاغم نگار
 او سکی دیوار پر نقش و نگار بناؤں میں
 زگر و زمین رستگار ششم
 زمین کی خاک سے اسکو محفوظ کروئیں
 تمام پروتام اور اورانہ
 اسکے نام کو بڑا یعنی بلند کرتا ہوں میں
 کہ باشد پروجا و وان جاگیر
 تاکہ اسپر ہمیشہ قائم رہے یعنی نکھارے
 کہ باشد ورین حبش آرام و
 تاکہ اس دنیا میں وہ آرام قائم رہے
 نہ باران بشوید نہ بادش برو
 نہ پانی اسے دھو سکے نہ ہوا اسکو اڑا لیجاوے

[illegible]

نشاۃ اندر آرد و بخوانندگان
 خوش کرے پڑھنے والوں کو
 فسر وہ ولان را در آرد و بکار
 بکار دن کو گادے کام سے
 فوارش کند سیمہ مختہ را
 ولا ساوے ز حسی دیون کو
 گرش ناتوا سے تشا کند
 اگر آئے پڑھنے کی کوئی کم استعدا دار نہ کرے
 و گرتا امیدیش گیر و بہت
 اور اگر کوئی نا امید اسکوتا ہے تو یہ بین سے
 ہر انچه از خدا خواستہ زمین قیاس
 جو کچھ اس قسم سے خدا سے منسوب کیا
 ہمایون از ان شد کہ این زمیں گاہ
 مبارک اسوہ سے ہوا کہ یہ مجلس میں کتاب
 بیاسانی آن آب یا قوت
 آوے ساتی وہ شراب یا قوت ایسی نہیں
 سفالینہ جامی کہ می جان او
 وہ مٹی کا پیالہ کہ شراب اسکی جان ہے

مفتح رساند بدانندگان
 تازگی پہنچا دے جاننے والوں کو
 غم آلودگان را شود و عکسار
 عکس گینوں کی غمخواری کرے
 کشایش و ہر کار سیربت را
 کھوے بند کاموں کو یعنی مفتح الحال کرے
 خدایش بخواندن توانا کند
 خدا اسکو پڑھنے کی قوت دے
 بدست آوے ہر امید کی ہست
 حاصل ہو جو مراد کرے اسکی جو یعنی اسکے دلین
 خدا واد بر وادہ کروم سپاس
 خدا نے بخشا اسکے دیے ہوئے کا شکر کیا میں
 ہمایون بود خاصہ در بزم شاہ
 مجلس پادشاہ میں خاص مبارک ہوئی
 در افکن بان جام یا قوت
 ڈال اس یا قوت بار پیاسے میں
 سفالینہ جامی کہ می جان او
 مٹی زمین کی اسکی خاک ریمان ہے

درج پادشاہ نصرۃ الدین گوید

پادشاہ نصرت الدین کی تعریف میں کتاب ہے

پادشاہی گوید
 پادشاہی گوید
 پادشاہی گوید

پادشاہی گوید
 پادشاہی گوید
 پادشاہی گوید

من اب اسکا شکار
 من اب اسکا شکار
 من اب اسکا شکار

من اب اسکا شکار
 من اب اسکا شکار
 من اب اسکا شکار

من اب اسکا شکار
 من اب اسکا شکار
 من اب اسکا شکار

من اب اسکا شکار
 من اب اسکا شکار
 من اب اسکا شکار

من اب اسکا شکار
 من اب اسکا شکار
 من اب اسکا شکار

من اب اسکا شکار
 من اب اسکا شکار
 من اب اسکا شکار

من اب اسکا شکار
 من اب اسکا شکار
 من اب اسکا شکار

وہاں سے کہیں کہیں

نہی قیامت کے لئے

نیت و کفایت الی

اور غرض کہ وہ اس کا بیٹا بن گیا اور اس کا نام **سلطان** رکھا گیا۔

برسم رکابے روان کرد خوش
 رستم رکابی سے گھوڑا دوڑانے والا
 شہان را از سے کہ آئین بود
 بادشاہوں کا صلیح کا کہ دستور ہوتا ہے
 جز او کا ہن تیغ روشن کند
 سوا اسکے کو دہ تلوار لوہے کی چکاتا ہے
 چو آب فرات آشکارا نواز
 مثل ہنرات کے نہایت ہی مہربان
 اگر سایہ بر آفتاب افکند
 اگر سایہ اپنا آفتاب پر ڈال دے
 اگر ماہ نور ابرائے وہ
 اگر ماہ نور کو کچھ حصہ دیدے
 گرا افعام آن بر شمار دے
 اگر بخشش اسکی کو کوئی شمار کرے
 ز شکر وی ان نعمت افزون بود
 اسکے شکر سے وہ نعمت اسکی زیادہ ہو جا
 فلک وار برہر کہ بند و لہر
 آسمان کی طرح جس مخالفت پر کمر باندھے
 بریزد و آشوب چون میخ او
 گرتا ہے رٹائی میں شل بولی کے وہ
 ہر انچہ او نمودہ کہ کارزار
 جو کچھ آئے بہادری کی لڑائی کو وقت

ہم اور نگہ ہر ہم تاج بخش
 تخت کا آراستہ کرتی والا بھی اور تاج بخشے والا
 کلید آہنیں گنج زرین بود
 سونے کے خزانے کی گنجی ہوہر کی ہوتی ہے
 کلید از زر و گنج آہن کند
 گنجی ہوہر گنج ہوہر پیدا کرتا یعنی آلات کو بیزینکتا
 چو سر چشمہ نیل نہیان کند
 شل چشمہ نیل کے پوشیدہ غوق کر دینے والا
 وراں چشمہ آتش آب افکند
 اسکے آگ کے چشمے میں پانی ڈالے یعنی بجھا دے
 نقص کمالش بجائے وہ
 کامل ہونے کے نقص سے اسکو چھوڑ دینی زوال نہ
 ہر ان تا کند شکر نعمت سے
 اسلے کہ اسکا بہت شکر نعمت ادا کرے
 ولی نعمتی بیش ازین چون بود
 اور کوئی اس سے زیادہ ولی نعمت کیا ہوگا
 بر آب افکند چون زمینش سپر
 پانی پر ڈال دے زمین کی طرح اسکی دھماں
 سر تیغ کوہ از سر تیغ او
 چو ٹیان پہاڑ کی اپنی تلوار کی نوک سے
 نہ رستم نمودہ نہ اسفندیار
 نہ رستم نے کین نہ اسفندیار نے

سحر کی کچھ اصل نہیں تو اور کوئی انسان اسکی طاقت میں کمان شکر کلتا ہے

عمر کا نام ان کے آواز میں دیکھ کر
 میں کیا ہوئی اگر کوئی شخص اسکی ہوتی نعمت کو شمار
 اسکا شکر ادا کر دے
 ان کے آواز میں ہوتی نعمت کو شمار
 تاکہ وہ شکر ادا کرے
 میرا شاہ نصر الدین
 کا فخر نہ ملک اور
 سونے کی گنجین اور
 تلواریں جو انہی ہوتی ہیں پانی کی
 کیونکہ انہی کی طرح
 ذات خاندان کوئی نہ
 اور نیل وہ دریا
 حسین زعفران کا شکر
 غنم کوئی نہ
 عابد نور ہے اور
 نشان سا دینا ہے
 ان کی کوئی نہ
 اور اس سے
 اور کائنات کی
 اور ان سے
 اور ان سے
 اور ان سے
 اور ان سے

۱۰ آبادی لاکھ کی
لگو برقی جوابدات کو
اے زمین کو رنگی
اور سبزی موقی ہے
مادام اور منی سے
میں نے یہ کھانہ
اور ایشیائی
جو کھانہ کی

جہان بود چون کان گوہر خراب
 جہان تھا موتی کی کان کے مثل کھدرا ہو مینی ویران
 زمین و زخمی بودنی کار و کشت
 زمین و زخم کی طرح قابلیت اعت ز کشتی تھی مینی ویران
 زہر ممتے کا پید شش ہو ہو
 جو جو نعمتیں کہ تازہ تازہ اسکو حاصل ہوتی ہیں
 ہر ایک کے چون خروپے بر و
 ہر نیکی اور خوبی میں جو عقل غور کرتی ہے
 چو دریا گویم گراں سائے
 مثل دریا کے اسکو عالی مرتبہ کہتا ہوں
 زہی بارگاہے کہ چون آفتاب
 کیا اچھی بارگاہ کہ مثل آفتاب کے
 گراں محل طوبے رسد و ہشت
 اگر طوبے کے درخت سے پہنچتی ہیں ہشت کے
 رسد مشرق تا غرب حسان
 پہنچتی ہے پر ب سے پچھم تک اسکا حسان
 یکمیشروئی تماشاقفا و حیات
 طریق یکمیشروئی میں نام اسکا جلد ہو گیا
 بہر وادی کے کو عنان تافہ
 جس جگہ کی طرف کہ اُسے گھوڑا دوڑایا
 زخمیش زمین کیسہ بر دوختہ
 اس کے خزانے سے زمین نے اپنے کیسے بھر لیے

بابا دی اُفتاد زین اُفتاب
 آبادی ہوئی اس آفتاب سے اسین بنی رشتی ہوئی
 باری چنین تازہ شد چون بہشت
 اس ابر سے مثل بہشت کے تازہ یعنی سرسبز ہو گئی
 وہ بخش خواہندگان جو بگو
 مانگنے والوں کو جو بھر یعنی تھوڑی تھوڑی قسم دیتا ہے
 جہان یونیک از جہان گبر
 یونیک شخص کی جبکہ جہان اہل جہان نہیں مل سکتے
 ہمانا کہ چون کان گرامسائے
 تحقیق کر بلکہ مثل کان کے نہایت بیش قیمت
 از مشرق مغرب رساند طناب
 پورے پچھتم تک پہنچی جسکی تہی یعنی سلسلہ حکمرانی
 بہر کوشکے شلخ عبتر سرشت
 ہر ایک گھر میں شافین خوشبودار میوہ خوری کی سی
 بہر خانہ نعمت از خوان او
 ہر ایک گھر میں نعمت اسکے خوان سے
 نسب کردہ بر کیتادی دست
 کیونکہ مناسبت کیتباری بھی اُسے حاصل تھی
 درمنہ بد اسن درم یا فتنہ
 درمنہ گھاس نے دامن بھردم اور دنیا پائے
 سمن سیم و خیری ز راند ختہ
 جمیلی اور خیری نے اچاندی اور سونا اُس سے پایا

۴
 یہ ہے وہ مصر
 یہ ہے مشرق کی بون
 کشیدہ ملک بیلک
 خان آرد نے مصر
 توبہ غلامی کو بدو
 باقی مصر میں غلام
 آتی بی بی خانم سے
 بی بی دی ہے بیانی
 بی بی سنبھل فردی
 نے بلا تعلق اس قدر اس
 صنعت میں لکھا تو
 بیٹک بڑا کام کیا تھا

کو صرف مسرتی کی
 ہے مطلب یہ کہ یہ
 مروج کے سبب
 سے جان مسرت
 ہو گیا۔
 مطلب یہ کہ گئے
 والوں کو اگر کوئی
 نئی یا عہدہ چھوڑی
 ہے تو ذرا اسی
 کے تعلق باقی رہا
 ہے مروج نہیں رکھا
 ہو گیا۔

معراج پادشاہ نصر الدین
 یقین و قوت نامہ یعنی
 عقل جہان ملک
 ہونے کی یہ بیانات
 دریا ز کئی بہ
 کینک شخص کی یاد
 جہان سے نہیں بچوں
 ہو سکی کوئی نیک شخص
 کو بقا سے ابھی وصل
 ہے ۱۲
 چودہ یا بیستم کاران
 نفاذ ریاست ۱۶
 عطا نہیں کر لگائی
 اس کے

کہ غلط عربی سے بجا
 کہ غلط عربی سے
 معراج پادشاہ
 منسوب بہ ہر شخص
 کو اس کے خزان سے
 نعمت پہنچتی ہے
 خلاصہ یہ کہ تمام
 پادشاہ اسکا احسان ہے
 معراج پادشاہ
 کتبہ بادشاہ پادشاہان
 حکم حکم ہے اور اس
 پر کتبہ کیا گیا ہے
 معراج پادشاہ
 کتبہ پادشاہ

۶۲

کیا گنجد انے پشیرے درو
 کمان یعنی وہ خزانہ کون ہے جس میں کہ ایک پیسہ بھی ہے
 چو از تاج او شد فلک سر بلند
 جب اس کے تاج سے آسمان سر بلند ہو گیا
 چو اسکندری شاہ کشور کشای
 چو اسکندر ایسا ایک پادشاہ ولایت فتح کرنی والا
 رہے حضرت و اسکندر کائنات
 کیا خوب حضرت اور اسکندر جہان کا
 ہمہ چیز داری کہ آن در حورست
 تو وہ سب چیزیں رکھتا ہے جو تیرے لایق ہیں
 چو در صید شیران شمار آفکنے
 جب شیروں کے شکار میں شمار کرتا ہے تو
 چو در جنگ فیلان کشائی کند
 جب با تھیوں کی لڑائی میں تو کند کھولے
 اگر شیر گور افکند وقت زور
 شیر اگر چہ گور کو گرا دیتا ہے روز میں
 چہ دولت کہ در بند کار تو نیست
 کون دولت ہے جو تیرے اختیار میں نہیں ہے
 بسا اگر دن سخت کی سخت حرم
 بہت سخت گردنیں اور کی سخت جڑے والی یعنی مضبوط
 دو شخص امین اندر تو آئی جویش
 دو شخص بیخوف ہیں جب تو غصے میں آتا

کہ از گنج او نیست چیزی درو
 کہ اس کے خزانے کا اس میں کچھ بھی نہیں ہے
 سرش باوزان تاج فیرومند
 سر اس کا اس تاج زیادہ تختہ ہووے
 چو حضرت از رہ افتادہ رارہای
 حضرت کی طرح بھولے ہوؤں کو راہ بتانے والا
 کہ ہم ملک و اہم آب حیات
 کہ ملک بھی رکھتا ہے اور آب حیات بھی رکھتا ہے
 نداری کی چیز کان مہرست
 نہیں رکھتا تو ایک چیز وہ کیا یعنی مہر اپنا
 بہ تیری دو پیکر شکار آفکنے
 ایک تیرے دو دو شکار گراتا ہے تو
 وہی شاہ قنوج رافیل بند
 پادشاہ ہند کے آگے میلندہ الد یعنی اسکو تہذیب کرتا
 تو شیر آفکنے بلکہ بہرام گور
 تو شیر کو گراتا ہے بلکہ بہرام گور کو
 چہ مقصود کان در کنار تو نیست
 کون مقصد ہے جو تیری گود میں یعنی تجھ کو حاصل نہیں
 کہ شد چون دوال رکاب تو رم
 جو ہو گئے تیری رکاب کے تیسے کی طرح نرم یعنی ہلکے
 کی نرم گردن در گشتہ کوس
 ایک نرم گردن یعنی مطیع اور دوسرا غلام

کے پادشاہ نے اپنے
 کو فتح کیا
 جس کی تاج سے
 آسمان سر بلند
 ہو گیا
 چو اسکندر
 ایسا ایک
 پادشاہ
 ولایت
 فتح کرنی
 والا
 رہے
 حضرت
 و اسکندر
 کائنات
 کیا
 خوب
 حضرت
 اور
 اسکندر
 جہان
 کا
 ہمہ
 چیز
 داری
 کہ
 آن
 در
 حورست
 تو
 وہ
 سب
 چیزیں
 رکھتا
 ہے
 جو
 تیرے
 لایق
 ہیں
 چو
 در
 صید
 شیران
 شمار
 آفکنے
 جب
 شیروں
 کے
 شکار
 میں
 شمار
 کرتا
 ہے
 تو
 چو
 در
 جنگ
 فیلان
 کشائی
 کند
 جب
 با
 تھیوں
 کی
 لڑائی
 میں
 تو
 کند
 کھولے
 اگر
 شیر
 گور
 افکند
 وقت
 زور
 شیر
 اگر
 چہ
 گور
 کو
 گرا
 دیتا
 ہے
 روز
 میں
 چہ
 دولت
 کہ
 در
 بند
 کار
 تو
 نیست
 کون
 دولت
 ہے
 جو
 تیرے
 اختیار
 میں
 نہیں
 ہے
 بسا
 اگر
 دن
 سخت
 کی
 سخت
 حرم
 بہت
 سخت
 گردنیں
 اور
 کی
 سخت
 جڑے
 والی
 یعنی
 مضبوط
 دو
 شخص
 امین
 اندر
 تو
 آئی
 جویش
 دو
 شخص
 بیخوف
 ہیں
 جب
 تو
 غصے
 میں
 آتا

کے پادشاہ نے اپنے
 کو فتح کیا
 جس کی تاج سے
 آسمان سر بلند
 ہو گیا
 چو اسکندر
 ایسا ایک
 پادشاہ
 ولایت
 فتح کرنی
 والا
 رہے
 حضرت
 و اسکندر
 کائنات
 کیا
 خوب
 حضرت
 اور
 اسکندر
 جہان
 کا
 ہمہ
 چیز
 داری
 کہ
 آن
 در
 حورست
 تو
 وہ
 سب
 چیزیں
 رکھتا
 ہے
 جو
 تیرے
 لایق
 ہیں
 چو
 در
 صید
 شیران
 شمار
 آفکنے
 جب
 شیروں
 کے
 شکار
 میں
 شمار
 کرتا
 ہے
 تو
 چو
 در
 جنگ
 فیلان
 کشائی
 کند
 جب
 با
 تھیوں
 کی
 لڑائی
 میں
 تو
 کند
 کھولے
 اگر
 شیر
 گور
 افکند
 وقت
 زور
 شیر
 اگر
 چہ
 گور
 کو
 گرا
 دیتا
 ہے
 روز
 میں
 چہ
 دولت
 کہ
 در
 بند
 کار
 تو
 نیست
 کون
 دولت
 ہے
 جو
 تیرے
 اختیار
 میں
 نہیں
 ہے
 بسا
 اگر
 دن
 سخت
 کی
 سخت
 حرم
 بہت
 سخت
 گردنیں
 اور
 کی
 سخت
 جڑے
 والی
 یعنی
 مضبوط
 دو
 شخص
 امین
 اندر
 تو
 آئی
 جویش
 دو
 شخص
 بیخوف
 ہیں
 جب
 تو
 غصے
 میں
 آتا

کتابت در سال ۱۰۴۰ هجری قمری
در روز ۱۰ شعبان
در شهر کابل
در ملک افغانستان
در زمانه...

چو خورشید لشکر به تنها زون
آفتاب کی طبع تنها لشکر کشی کرنا
ز روی کرم معفو کردن گناه
مهربانی کی راه سے گناہ معاف کر دینا
وفا داری از یاد نگذاشتن
پورا کرنا اقرار کا یاد سے نہ بھولنا
وزین شش خصال جدا ہوا
اور ان چھ خصلتوں سے جدا ہو کر دوری مت ہو کر
یکی درخز نیلی و رشکار
ایک خزانے میں ایک شکر ر میں
یکی مار مسرہ و کر مار گنج
ایک مہر سانپ کا دوسرا سانپ خزانہ کا یعنی نونا
سیا و شہنشاہ بکام سپا
بادشاہ کی یاد میں میرے نمونے لگا دے
پرستندہ لعل ساقی شوم
غلام لب ساقی کا ہو جاؤ نہیں

چارم حکم بر شریا زون
چوتھے حکم پر ابرار قربا کے بلند کرنا
ہمان نجم از مجرم عذر خواہ
پانچویں وہ کہ عذر خواہ گنہگار سے
ششم عمد و پیمان نکرہ شدن
چھٹے عمد اور پیمان کا لحاظ رکھنا
ز قوش حبت بیرواے مبا
تختے جہان سے رونق مت ہو جیسو
پرواز دولت و شایین بکا
بوجہ ترقی دولت کے در شاہین مشغول ہیں بکا
و و مارا زبرائے تو توفیر نج
دو سانپ تیرے واسطے ترقی چاہنے والے
بیاساتی آن جام یا قوت با
آؤ ساقی وہ پیا لیا قوت بر ساینو الایمنی شراب
کہ تمام است از ان جام باقی شوم
ہمارے مست اس شراب قبا باللہ سے ہو نہیں

کتابت در سال ۱۰۴۰ هجری قمری
در روز ۱۰ شعبان
در شهر کابل
در ملک افغانستان
در زمانه...

خطاب پادشاہ بطریق التفات

پادشاہ کی طرف متوجہ اور مخاطب ہونا

طرفدار بیچم تو بے بکیان
پادشاہ یا پخواں تو بیشک ہے

جہان خسرو از ریخت آسمان
اے پادشاہ نیچے ان سات آسمانوں کے

کتابت در سال ۱۰۴۰ هجری قمری
در روز ۱۰ شعبان
در شهر کابل
در ملک افغانستان
در زمانه...

چندین اولاد از آنجا که
 در آن مملکت بودند
 و چون آنجا رسیدند
 و دیدند که آنجا
 در آن مملکت
 و چون آنجا رسیدند
 و دیدند که آنجا
 در آن مملکت
 و چون آنجا رسیدند
 و دیدند که آنجا
 در آن مملکت

باندازہ آن کہ نزدیک دور
 جس انداز سے کہ دور اور نزدیک
 گل بلخ شہ عالم افر و زیاد
 بادشاہ کے باغ کا پھول جہاں روشن کرنا
 نظامی جو دولت درایوان و
 نظامی مثل دولت کے اسکے محل میں
 بیاساتی آن احت انکیز روح
 آو ساتی وہ روح کی راحت پیدا کرنیوالی
 صبو حے کہ بر آب کوثر کنم
 وہ مینوشی جو آب کوثر پر کر دن گا

چراغ جانتاب راہست نور
 چراغ جہاں روشن کرنے والی کی روشنی ہے
 چراغ شبش مشعل روز باد
 اسکی رات کا چراغ دن کی مشعل ہو جا
 شب روز باد آفرین خوان و
 رات دن اسکا شنا خوان رہے
 بدہ تا صبو حے کنم و صبو ح
 شراب دے کہ پیتے پیتے صبح کر دوں
 حلال ست اگر تا بخش کنم
 حلال ہے اگر قیامت تک کر دین

گفتن جلد داستان بطریق مختصار

مختصر طور پر تمام کہانی یعنی حقیقت اس کتاب کی بیان کرنا

جہاں و رب و نیک و دوست
 جہاں نیک اور بد کی پرورش کر نہیں ہے
 زمین نگاہین پر وہ و پریاں
 اس پرچہ کے پر دے کی نیزنگی سے
 بر احم کہ این پر وہ خال کنم
 اس را دے میں ہوں کہ اس پر دیکھو طلی کر نہیں
 شب و روز این پر وہ نیلگون
 رات دن اس نیلے پر دے یعنی آسمان سے

بسی نیک و بد باش برگر و نست
 بہت نیکی اور بدی اسکی گردن پر ہے
 خیالی شدم چون نیام خیال
 خیال کی صورت بنا ہو نہیں کیونکہ نہ خیال کر نہیں
 ورین پر وہ جاد و خیالی کنم
 اس پر دے میں جاد و گری کر نہیں
 بسی بازمی چاکباید برون
 بہت جلد بازیان باہر آئیں مینی پید ہوتی ہیں

لے باندازہ آن کہ دور اور نزدیک
 چراغ جہاں روشن کرنے والی کی روشنی ہے
 چراغ شبش مشعل روز باد
 اسکی رات کا چراغ دن کی مشعل ہو جا
 شب روز باد آفرین خوان و
 رات دن اسکا شنا خوان رہے
 بدہ تا صبو حے کنم و صبو ح
 شراب دے کہ پیتے پیتے صبح کر دوں
 حلال ست اگر تا بخش کنم
 حلال ہے اگر قیامت تک کر دین

سولانا نظامی
 نے اس داستان
 میں سکندر پادشاہ
 کے اس قدر حالات
 و غیرہ جو اس میں درج
 ہوئے مختصر طور پر
 بیان کر دیے ہیں
 شہ جہاں و پریاں
 علی کہ جہاں کا کام
 نیک و بد کی پرورش
 کرنا ہے
 پانچویں سال
 جلد داستان بطریق
 مختصار
 یعنی میر سید شاہ
 کے مکان میں ہے
 اس پرچہ میں بھی
 اسکی شہ و پریاں
 میں شہ و پریاں
 معروض ہوئے ہیں
 اس پرچہ میں بھی
 اسکی شہ و پریاں
 میں شہ و پریاں
 معروض ہوئے ہیں
 اس پرچہ میں بھی
 اسکی شہ و پریاں
 میں شہ و پریاں
 معروض ہوئے ہیں

یعنی قیامت
 اور جہاں و پریاں
 اس پرچہ میں بھی
 اسکی شہ و پریاں
 میں شہ و پریاں
 معروض ہوئے ہیں

افلا دوس و کم کم
که شکر گشتا مورث
کل هفتاد و یک سال
زانه یمن بدست
بیمبری که در ده سالگی
بودی از آن خورشید
کرم او را زنده نگه داشت
تا آب بمانی تا به
پیش آورند و می گویند
مقوله باشد که در ده سالگی
شاه عالم بنام سلطان
شاه جهان اوردن

مساحت گران داشت انداز گریه

پیمایش کریدارے رکھتا تھا ٹھیک انداز کریدارے
 رسن بستہ اندازہ پیدا شدہ
 دوریان باندھیں اندازہ ظاہر ہوا
 خشکی بہر جا کہ زو بار گاہ
 خشکی میں جس جگہ کہ مارا خیمہ
 و گراہ بر روی دریا شن بود
 اور جو راہ اسکی دریا کے اوپر مینی ترکی تھی
 کی را بلنگر کہ خویش ماند
 ایک کو اپنی رستہ گاہ میں رہنے دیا
 میان دو کشتی رسن بستہ بود
 در میان دو کشتیوں کے ایک سی بانجی تھی
 کہ آزا کہ این را رسن باقی
 کہیں اسکی کبھی اسکی رسی کھینچتا
 و گراہ این بستہ را پامی و
 دوبارہ اس بند سی ہونی کو کہولہ یا
 بدنیگو نہ مساحت منزل شناس
 اس طرح پیمائش کریدارے منزل پہنچا ہوا
 جہان را کہ از غم بڑا حشت کشید
 جان کو کہ غم سے طرہ راکت کے کھینچا
 زمین را کہ چند دست روتا کھا
 زمین کو کہ کتنی ہے اور ماہ کنا تک ہے

بران شغل گماشتہ صد و سیر

اس کام پر مقرر کیے تھے منشی
 مقادیر منزل ہویدا شدہ
 مقدار میں منزلوں کی ظاہر ہوئیں
 ز منزل منزل پر پیو دراہ
 ایک منزل سے دوسری منزل تک پانی راہ
 طریق مساحت مینا شن بود
 طریقہ پیمایش کا اسکے لیے موجود تھا
 و گراہ بقدر رسن شن ماند
 دوسرے کو موافق رسی کے آگے چلا آیا
 دو کشتی بہم باز پیوستہ بود
 دو کشتیاں برابر ملا لیں
 خطر بن کر مینا شن تاحی
 یہ بزرگی دیکھ کہ اس سطح رشیان دوڑاتا تھا
 شتابندہ را در سکون جای و
 چلنے والی کو سکون میں جگہ دی مینی روک لیا
 ز ساحل ساحل گرفت قیاس
 اس کنارے سے اس کنارے کا اندازہ کرتے تھے
 بدین ہندسہ در مساحت کشید
 اس حساب سے پیمایش کر لیا
 ترا زوی تہ میرا و کرد راست
 اسکی تہ میر کی ترا زوئے درست کر دیا

تجارت

اس کا مطلب یہ ہے کہ اس طرح پیمائش کریدارے
 مساحت گران داشت انداز گریہ
 پیمایش کریدارے رکھتا تھا ٹھیک انداز کریدارے
 رسن بستہ اندازہ پیدا شدہ
 دوریان باندھیں اندازہ ظاہر ہوا
 خشکی بہر جا کہ زو بار گاہ
 خشکی میں جس جگہ کہ مارا خیمہ
 و گراہ بر روی دریا شن بود
 اور جو راہ اسکی دریا کے اوپر مینی ترکی تھی
 کی را بلنگر کہ خویش ماند
 ایک کو اپنی رستہ گاہ میں رہنے دیا
 میان دو کشتی رسن بستہ بود
 در میان دو کشتیوں کے ایک سی بانجی تھی
 کہ آزا کہ این را رسن باقی
 کہیں اسکی کبھی اسکی رسی کھینچتا
 و گراہ این بستہ را پامی و
 دوبارہ اس بند سی ہونی کو کہولہ یا
 بدنیگو نہ مساحت منزل شناس
 اس طرح پیمائش کریدارے منزل پہنچا ہوا
 جہان را کہ از غم بڑا حشت کشید
 جان کو کہ غم سے طرہ راکت کے کھینچا
 زمین را کہ چند دست روتا کھا
 زمین کو کہ کتنی ہے اور ماہ کنا تک ہے

[illegible]

بنو رستگان چمن بازمین
 چمن کے نئے سبزوں کی طرف دیکھ کر
 بستر سبزی از عشق چوین من کسا
 عشق کی سبزی میں مجھ اریسے لوگوں سے
 ہوا معتدل وستان دلکش
 ہوا موافق ہر باغ نہایت دلکش ہے
 درختان شکفتند و طرف باغ
 درخت کھلے باغ کے کنارے پر
 مرغ زبان بستہ آواز وہ
 زبان بند کیے ہوئے بلبلوں کو آواز دے
 سراپندہ کن نالہ چنگ را
 آواز دینے والا کرچنگ کی آواز کو
 سر زلف معشوق را طوق ساز
 معشوق کے سر زلف کو گونگھڑ والا بناؤ
 ریاحین سیراب را دستہ بستہ
 تازہ تازہ پھولوں کے گلہستہ باندھ
 از ان سیکون سکے نو بہار
 اس نو بہار کے جاندی کو سکے معنی سفید پھولوں کا
 پیچہ اس پر کہ آب کیسہ
 گرد و مں پانی سے بھرے ہوئے کے
 دوران بزم خسروانی حرام
 اس محفل بادشاہی میں حیل

مکش خط دوران خطہ نازنین
 خط است کھینچ یعنی مٹ مٹاؤ اس نازنین قیام پر
 سلامی بہر سبز و میسران
 ایک سلام ہر سبزے کو پہنچاؤ
 ہوا می دل وستان ان خوشست
 طبیعت دوستوں کے دل سے اس سے خوش ہے
 برا فروختہ ہر گلی چوین چراغ
 روشن ہوا ہر ایک پھول مثل چراغ کے
 کہ پرواز پارینہ را ساز وہ
 کہ پرانی پرواز کا سامان مہیجے کر
 برآورد برقص این دل تنگ را
 میر جبین اس دل تنگ کو بے آواز
 برا فکس کر دین خود این طوق با
 جدا کر اپنی گردن سے اس طوق کو
 برا افشان بالامی سر و بلند
 سر و بلند کے فتد پر جھاڑ یعنی پھینک
 ورم زیز کن برب جو یار
 روپیہ بربساؤ کنارے نہر باغ کے
 ز سوسن بفیلین بساط سریر
 بچھو پیر کا سوسن سے ڈال یعنی بچھاؤ
 ورا فکس کن جسے خسروا نے بجا
 انڈیل شراب بادشاہی پیالے میں

مکش خط دوران خطہ نازنین
 خط است کھینچ یعنی مٹ مٹاؤ اس نازنین قیام پر
 سلامی بہر سبز و میسران
 ایک سلام ہر سبزے کو پہنچاؤ
 ہوا می دل وستان ان خوشست
 طبیعت دوستوں کے دل سے اس سے خوش ہے
 برا فروختہ ہر گلی چوین چراغ
 روشن ہوا ہر ایک پھول مثل چراغ کے
 کہ پرواز پارینہ را ساز وہ
 کہ پرانی پرواز کا سامان مہیجے کر
 برآورد برقص این دل تنگ را
 میر جبین اس دل تنگ کو بے آواز
 برا فکس کر دین خود این طوق با
 جدا کر اپنی گردن سے اس طوق کو
 برا افشان بالامی سر و بلند
 سر و بلند کے فتد پر جھاڑ یعنی پھینک
 ورم زیز کن برب جو یار
 روپیہ بربساؤ کنارے نہر باغ کے
 ز سوسن بفیلین بساط سریر
 بچھو پیر کا سوسن سے ڈال یعنی بچھاؤ
 ورا فکس کن جسے خسروا نے بجا
 انڈیل شراب بادشاہی پیالے میں

بنو رستگان چمن بازمین
 چمن کے نئے سبزوں کی طرف دیکھ کر
 بستر سبزی از عشق چوین من کسا
 عشق کی سبزی میں مجھ اریسے لوگوں سے
 ہوا معتدل وستان دلکش
 ہوا موافق ہر باغ نہایت دلکش ہے
 درختان شکفتند و طرف باغ
 درخت کھلے باغ کے کنارے پر
 مرغ زبان بستہ آواز وہ
 زبان بند کیے ہوئے بلبلوں کو آواز دے
 سراپندہ کن نالہ چنگ را
 آواز دینے والا کرچنگ کی آواز کو
 سر زلف معشوق را طوق ساز
 معشوق کے سر زلف کو گونگھڑ والا بناؤ
 ریاحین سیراب را دستہ بستہ
 تازہ تازہ پھولوں کے گلہستہ باندھ
 از ان سیکون سکے نو بہار
 اس نو بہار کے جاندی کو سکے معنی سفید پھولوں کا
 پیچہ اس پر کہ آب کیسہ
 گرد و مں پانی سے بھرے ہوئے کے
 دوران بزم خسروانی حرام
 اس محفل بادشاہی میں حیل

هنوزم زبان از سخن شیرینست

ابھی میری زبان بات سو آسودہ مینی تھکی نہیں ہے
بے گنہائے کمن سامسم

بہت خزانے پڑانے تیار کیے مین نے
سومن آوروں اور اولیوں میں

دشمن مخزن اسرار کے پہلے لینے ارادہ کیا
وزیر حرب و شیر سر تر ایجنٹ

اور اس تیزی اور شیرینی زیادہ اٹھائی گئے
وزن انعام سے اس درود ہر روز

اور وہاں سے غیر باہر نکالیا میں نے
 ح از عشتیٰ محمدی ان ہر دو

حبشہ میں یسویٰ بنی مہدی سے فارغ ہوا

اب شاعری کے بچپن کے

عن راجع امر و ضرر و فساد و
بیان کرتا ہوں اس کے دیر واد و عقل سے

بے کور ہا یکہ بلند ست پیش
 بہت گردشیں معنی زمین کو آگ لگنے لگیں

سکندر کہ راہِ معافی (رفت)
سکندر نے کہ راہِ حقیقت کی رہ پکڑی

بکر ویدیکن راہ فرخند کے
پھر اہست جو راہ مہارک خصلتی سے

اور سلطان محمد بن سلطان اورنگ زیب اور سلطان محمد بن سلطان

۱. سکی کا دھنی - سہیہ کا کھانا

چوباز و بود پاک شمشیر نیست

حب بازو میں قوت ہو تلواریں کا خون نہیں ہٹا رہا
ورنہ کتاب کے نو انداز

اَن مَن نئے نکو یعنی باریکیاں بھرین سینے
کے سستی نکر دم دوران کار صبح

رستی اس کام میں نیلے مطلق نہ کی
بشیر بن و خسر و در آن

اور وہ خیرین خسرو میں ملا دیں نے یعنی اس کے
در عیشہ لعلے و مجنوں اور روم

دور وازہ بیلی اور مجنوں کے عشق کا ٹھکانا یعنی کھانا شروع کیا
سو بھڑک کر فرسز آتا ہے

میں ہفت پیک کے گھوڑوں کو ڈایا میں نے
 زینہ کے اقبال اس کے

بجائے ہونیں نظارہ سکندر کے اقبال کا یہی سکندر ہے

بند کرتا ہوں میں اُسکے تاج اور تخت کو

زندہ کر تا ہوں میں آب حیات اپنے سے

پہلے چشمہ زندگانی کا کسے رحمت
سُرائے چشمہ زندگانی کا پڑا یعنی لگا

زنده ہوتا ہر چشمہ زندگی یعنی نیکیا میوں سے

میں نے ان کی اس بات کو دیکھا کہ ان کی زبان سے

کی اور ان کے بیان کے اور

لیکن یہ غنی حالت
 ایسے بن کر
 ہوں کہ
 سکندر چونکہ ایک
 سے خود رہا تھا
 پس مولانا کے بہن
 کہ اگرچہ اسکو کہتا
 ہوا بہت دن
 ہو گیا لیکن اب
 میں اپنے بہن
 یعنی شاعری سے
 متعین ہو گیا

بلاغ تجرید غیبیہ معین
کے بلاغ

کونی دقیقه بین
یقینی رکھا اور

سے بہت کم ہوتا ہے۔

۱۸ اسکناس
اقبال اسکندری
نئون کا ادراک
ون لفظ

وہ اور سچے معنی
مین جی ایجیات
تلاش اسی طرح

یہ ہے یعنی اب
میں نے سکندر نامہ
کی اور کچھ
لیکن وہ اس کے
موجود ہے

از بیجا ملالت کما بدلت
از بنفقا و دجلت کی تم آواز ہے
غمات کے چاک بزم آوار
بل آوار بی گشت چٹاکا
شربت شریعت سے
من شریعت اس سے

آغازِ داستان
و بیانِ حقیقتِ لاد
سکندر

کیا ہے؟ یہاں سے
پاساقتی کی آسانی تو
مردم شاہ اور یوں
سے مردان فیضان الہی
اور دولت سرا
یعنی سرانندہ دولت
مردان سے ملنا اور
اسکی دولت کو
دینے والا مولانا
نے فرمایا دینے
یعنی عرفان شاہ کیا

تاکہ دولت اس کے سر پر بوسہ دے یعنی دولت ہو جا

سکندر بادشاہ کے میراث خود کو دے

شروع داستان کا اور سکندر بادشاہ کی پیداوار کے حالات کا بیان

ایک مشہور پادشاہ نام اسٹیفیلےوس

ایسے کم سے کمے واسے یہی سچ دوم اور دوسرا

این عین اشراق
در مطلب است که
نظامی جیب سلک
خداوند شریب
پایه پستی این پایه شاه
کاظم کلک قاضی
ترک ادب کاظم
رکن کائنات مراد
شماره اول
که بخواند او
بلند آید بر سر
ساق آید بجان
چرخ خورشید
و در هر یک از
این سوره های

یونان زمین بود ماوی و
 زمین یونان بن تمام اردکا
 توان ترین شاد افاق بود
 تمام دنیا کے بادشاہوں سے بہتر تھا
 چنان داوگر بود کز داو خوش
 ایسا نصف تھا جسے اپنے بدل سے
 گلوئی تسم را بد انسان فشر و
 غلام کے گلے کو ایسی طرح دبایا
 شوق جست بروی شمشیر و تاج
 سبت لیجنا چاہی اس پر تلوار اور تاج سے
 شیر و مہ را بود را می دست
 پادشاہ روم کہ نہایت درست تدبیر تھا
 کسی را کہ دولت کند یاوری
 جس شخص کی مدد دولت کرتی ہے
 فرستاد چند ان با و گنج و مال
 بھیجا استعدا اسکے پاس مال اور خزانہ
 بدان خرج خوشنود شد شاہ روم
 اس خزان سے بہت خوش ہوا پادشاہ روم کا
 چو فتح سکندر در آمد بکار
 جب وقت سکندر کی فتح کا آگیا
 نہ دولت و ثناء و ارا گذشت
 نہ دولت کو نہ دنیا کو نہ دارا کو اُن سے چھوڑا

بقدر و نہ خاصتر جاسکا و
 خاص مقد و نہ بین مکان اسکا
 نیاز او و عیض اسحاق بود
 پیر پتر عیس ابن اسحاق کا بہت
 دم گرگ را بستہ بر پامی میش
 دم بھیڑیے کی بھیڑ کے بانوں میں پاندھی
 کہ دارا بدان داوری شکست
 کہ دارا اسکی حکومت پر شکست لگا
 فرستاد کس تا فرستد خراج
 بھیجا آدمی دارا نے کہ خراج نیکوین بھیجے
 رضا جست با او و حکومت جست
 اسکی رضا جوئی کی اس سے عداوت مناسبت جانی
 کہ یار و کہ با او کند و او رکے
 کسی طاقت ہے کہ اس سے جھک کرے
 کز و در شد ماشن بگال
 جس سے دشمن کی خدمت جاتی رہی
 ز سوزند و آتش نگر داشت معوم
 اپنے جلانیوالی آگ سے موم یعنی فیلقوس کو محفوظ کیا
 و گر گونہ شد کردش روزگار
 زمانے نے دوسری طرح گردش کسائی
 سان از سر تنک عار گذشت
 نیزی کو تنگ خارا کے پار کر دیا

سکندر نے یونان میں فتح کی اور اس کے بعد اس نے ہندوستان میں فتح کی اور اس کے بعد اس نے ایران میں فتح کی اور اس کے بعد اس نے...

سکندر نے یونان میں فتح کی اور اس کے بعد اس نے ہندوستان میں فتح کی اور اس کے بعد اس نے ایران میں فتح کی اور اس کے بعد اس نے...
 سکندر نے یونان میں فتح کی اور اس کے بعد اس نے ہندوستان میں فتح کی اور اس کے بعد اس نے ایران میں فتح کی اور اس کے بعد اس نے...
 سکندر نے یونان میں فتح کی اور اس کے بعد اس نے ہندوستان میں فتح کی اور اس کے بعد اس نے ایران میں فتح کی اور اس کے بعد اس نے...

سکندر نے یونان میں فتح کی اور اس کے بعد اس نے ہندوستان میں فتح کی اور اس کے بعد اس نے ایران میں فتح کی اور اس کے بعد اس نے...

۱۰
کے جو آدمیوں کو
چاہتا ہے کہ وہ اس سے
بہتر ہو جائیں اور خدا
اور اطاعتِ قدرتِ خدا
میں بہت بھنی ہوئی مولانا
کہتے ہیں کہ جو جانتے
رہتے ہیں اس عورت
کا دیکھ کر وہ کہتے ہیں
کوئی عورت کیسی
اس کے لئے یہاں تک
اپنے فتنوں میں مبتلا ہو گیا

آغا خان

دشمن با حقیقت و ایت

کند

لکھنؤ کی حالات سے
 وہ ایک وقت ہو سکتی
 تھی کہ لکھنؤ کی حالت
 ہوگی اور ایک تیار ہونے
 اسکو ہو سکتی اور وہ ایک
 بہت اچھا اور وہ ایک
 نہایت اچھا اور وہ ایک
 دانا ہو گا اور وہ ایک
 ملک فیضیوں کی طرف
 فیضیوں کی طرف
 میں نے ایک بار
 پہنچا ہے

لکھنؤ کی حالات سے
 وہ ایک وقت ہو سکتی
 تھی کہ لکھنؤ کی حالت
 ہوگی اور ایک تیار ہونے
 اسکو ہو سکتی اور وہ ایک
 بہت اچھا اور وہ ایک
 نہایت اچھا اور وہ ایک
 دانا ہو گا اور وہ ایک
 ملک فیضیوں کی طرف
 فیضیوں کی طرف
 میں نے ایک بار
 پہنچا ہے

مرا گوش بر گفشتہ ہر کسی است
 میرے کان میں ہر شخص کی بیان کی ہوئی باتیں ہیں
 کہ زاہد زنی بود زان مرز بوم
 کہ ایک زاہد کی عورت تھی اس سرسبز زمین میں
 ز شہر و ز شوی خود آوارہ گشت
 اپنے شہر اور اپنی خاندان کو چھوڑ کر بھاگ گئی
 برو سخت شد در و آبستنی
 درد زہ کی نہایت شدت ہوئی
 غم طفل مخور دو جان می سپرد
 غم لڑکے کا کھاتی تھی اور جان اس کی کل ہی تھی
 کد امین و وہ خور و خواہد ترا
 رکون درندہ یا تھیلو کھا جائے گا
 چگونہ و را پر و ز و در کنار
 کیونکہ اپنی غنایت کی گود میں اس کی پرورش کر گیا
 چہ اقبال ہا و کنارش کشد
 کیسے کیسے اقبال کی گود میں اس کو دیکھا یعنی اقبال مند کر گیا
 کس بکیا نشن بجائی رساند
 بکیوں کی مالک یعنی خدانے اس کو اس درجہ پر پہنچایا
 شد از قاف تا قاف کشور کشا
 ہوا قاف سے قاف تک کا رنج کر نوالا
 شکار افکنان سو آن کن گذشت
 شکار کھیلتا ہوا اس عورت کی طرف گذرا

سمره مرده مرده است او را سکا بجای منی سکندر می طایر اقصا ۱۳

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي هدانا لهذا
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله
والحمد لله رب العالمين

زنی نے دید مڑوہ بد ان رہ گذر
 ایک مڑوہ عورت دیکھی اُس کے ہاتھ میں
 زبے شیریں انگشت جو دھڑک
 دھڑکے سے اپنی انگلی چوستا تھا
 بفرمودہ تاجا کر ان تاختند
 فیلقہ نے حکم دیا اور نوکر دوڑے
 زخاک رہ ان طفل ابر گرفت
 گرد راہ سے اس لڑکے کو اٹھالیا
 بہر دوپرو و دو بنوا شش
 گھر لے گیا اور پردہ کی اور سرفراز کیا
 و گر کوٹہ و ہقان اور پرست
 اور ایک بڑھا آتش و دوسری طرح بیان کرتا ہے
 زہا یہ چوں گرفتہ قیاس
 اور تاریخون سے جو اندازہ لیا یعنی مقابل کیا
 در ان ہر دو گفتار چستی نمود
 ان دونوں روایتوں میں چستی یعنی خوبی نہ تھی
 و رست ان شد از گفتہ ہر دو یا
 ٹھیک وہ معلوم ہوا ہر ایک کے کہوئے یعنی توجہ
 و گرفتہ چوں عیاری نہ تھی
 اور روایتیں جو کھڑا بن کر کہتیں یعنی غیر معتبر تھیں
 چنین گوید ان ہر دو بیہ سال
 اس طرح بیان کرتا ہے وہ پرانا بڑھا یعنی ماوی مختار

بیالین او طفلے آورده سر
 سرمانے آسکے ایک لڑکا سڑجالی ٹپا ہوا
 باورزنہ گشت خود میسر
 ابی مان کے انگوٹھے کو کاٹ رہا تھا
 زکار زن مردہ پروا خند
 اس مردہ عورت کو کام مینی تہیز تکیہ سے فارغ ہوا
 فروماند زان و زبانی گفت
 اس کیفیت سے ایک زمانے کو تعجب ہوا
 پس از خود ویلے خود ساخت
 اپنے بعد اپنا جانشین بنایا اور سکو
 بدارا کند نسل او یامی بست
 دارا کی طرف اسکی نسل قائم کرتا ہے
 ہم از نامہ مرد ایر و شناس
 اور تاریخ مرد و شناس مینی شاہنامہ فردوسی سے
 گزاف سخن را درستی نمود
 شاعری کی بڑھین درستی نہ تھی
 کہ از قلیقوس آمد آن شہر مار
 کہ قلیقوس سے پیدا ہوا وہ پادشاہ یعنی سکندر
 سخنگو بران اعتباری نہشت
 شاعر مینی مینے بھی انہرا اعتبار نہ کیا
 ز تاریخ شاہان پیشینہ حال
 اگلے پادشاہوں کی تاریخ سے یہ حال

کتابخانه

فنی یہ ہے جو خود تیار ہو
 اور نیز خود یاد دہی
 کی کتاب یعنی شاہان
 خود سی میں دیکھا
 گفتار از منی ان فون
 ردایتون بلخلاف
 پایا اور قابل اعتبار
 نہ مسلم ہوئی

مذہب حقیت ملاوت

شہزاد فتح محمد
 مراد دوم اویار میں
 یعنی منجانبوں کے
 معلوم ہوا کہ وہ
 اویار میں ہی
 میں سکندر کی
 فیلقوں کا پادشاہ
 سے ملے
 شہزادہ فتح محمد
 مولانا نے اپنی طرف
 اشارہ کیا کہ
 اور دو تین
 پر مبنی

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

دستان و ساجده
بفرمودنی پادشاه
که حال و بیکار کردن
کی با کار و اسرار
کی بفرمودنی پادشاه
که حال و بیکار کردن
کی با کار و اسرار
کی بفرمودنی پادشاه
که حال و بیکار کردن
کی با کار و اسرار

رده مر
 چالو ٹا ہوا
 سکریہ
 کاٹ رہا تھا
 تختہ
 بیچ خانہ ہو
 سکھت
 و تعجب ہوا
 خوش
 یا ادا سکھ
 بست
 کام کرتا ہے
 شناس
 فردوسی سے
 مستی ہو
 تی نہ تھی
 شہر مار
 پاؤ شاہ یعنی سکندر
 ی نہشت
 بار نہ کیا
 حیلہ حال
 سے یہ حال

طفلے آو
 ایک لڑکا سر
 ت خود
 انگوٹھے کو
 مرد و
 م معنی تجیز نیک
 وزیر
 ایک زمانے کو
 ولید خود
 جانشین بنا
 اویامی
 اسکی نسل
 مرد و
 شناس معنی شاہنا
 رادر
 بین در
 س آمد
 پیدا ہوا وہ
 اعتبار
 بھی انہر اعت
 ہان پیش
 کی تاریخ

بابین او
 در زمانه آری
 و زمره گستر
 بی مان کے
 کار زن
 و عورت کو
 و ماند زار
 کیفیت سے
 از خود
 بد اپنا
 دارا کد
 و ار کی طرف
 از نام
 و تاریخ مروجہ
 از اف
 شاعری کی
 از قلیقو
 و قلیقو
 و شاعر
 از یمن
 اگلے پادشاہ

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible]

وید مروہ پاد
عورت دیکھی
سیری انگو
لنے سے اپنی
وتا جا کر
حکم دیا اور
رہ ان
ہے اس
پرورو
یا اور پرورو
وہاں
بڑھا آنسو
نہا چون
یخون سے جانا
ہر دو کو
نوں روایتوں
ان
معلوم ہوا
نہا چون
جہاں
کوید ان
بیان کیا

ایک مرد
 زبانی
 دودھ
 بھر
 نیلقوس
 زخاک
 گرد
 برود
 گم
 دگرگو
 اور ایک
 زخم
 اور تار
 در
 ان دو
 در
 ٹیک
 دگرگو
 اور روات
 چنیر
 اسطرح
 نذر

۱۱
 زبانی تیار کین
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

[illegible]

تھے بود پاکیزہ نوع و دس
ایک خوب صورت اور نئی سیلی ہی عورت تھی
بار و کمان کش بکیسو کمند
اربد سے کمان کھینچنے والی اور زلفوں میں کھنڈ والی
زرگیو بفتہ ز عارض من
بالوں سے بفتہ اور چہرے سے جمیلی
کرشمہ کنان زرگس معن و اب
کرشمہ دکھلانے والی اسکی مشائے آنکھیں
وزر و مشکبو گشتہ مشکوی شاہ
اور ان سے خوشبودار ہو گیا محل پادشاہ کا
کہ جز پاد او نامدش بر زبان
کہ سوا اسکی یاد کے اور کوئی اسکی یاد نہ آتا تھا
زرخرامی شہ نخل بن بر گرفت
پادشاہ کو چھوڑ کر اس چھواری کو درخت ڈھیل لیا یعنی
پیدا ارشد لو شاموار
ظاہر ہوا موتی قابل پادشاہ کے
جہنیش و رآمد رگ رستنے
حرکت میں رگ او گئی کی آئی یعنی در دزد ہوئے لگا
کہ وانا کند سو سے اختر نگاہ
کہ مخمس طرف ستار و نگر یعنی نجوم میں گھومیں
وزان جہنیش آرام جانس و مد
اور او کی گردنوں سے اسکی جان کو تسلیم دین

۱۱
 زبانی تیار کین
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

شناسندگان برگرفتند ساز
 بخوین نے اوٹھایا سامان
 بسیر سپہ انجمن ساختند
 آسمان کی سیر کے لیے مجلس تیار کی
 اسد بود طالع خداوند زور
 نگہ قاطع میں نہایت زور آور
 شرف یافتہ آفتاب از محل
 آفتاب نے سیکے سے شرف پایا
 عطار دوز جوزا بدون ماحضہ
 بدہ دشمن سے باہر نکل چلا
 بر آراستہ قوس را مشرق
 آراستہ کیا دھن کو جہت زمینی اگلے گھر میں
 ششم خانہ را کرد شہرام جا
 چھٹے گھر میں نکلنے سے قیام کیا
 چنین طالع کا مد آن پورا
 ایسا طالع جس سے کہ وہ لڑکا پیدا ہو
 چوڑا و آن گرامی بقال چنیر
 جب پیدا ہوا وہ بزرگ ایسی قال میں
 زفقویم طالع چو پر و
 زایہ یعنی جسم پیر بنانے سے جب فارغ
 در احکام مہفت اختر آمد
 ساتون ستاروں کے حکم سے ظاہر

زو و ر فلک باز جتند راز
 آسمان کی گردش سے پوشیدہ کچھ لگے
 ترازوی اجہم برا فرا خند
 ستاروں کی ترازو یعنی اصطلاب کو بلند کیا
 کرو ویدہ و شمنان گشت کور
 جس سے دشمنان کی آنکھیں اندھی ہو گئیں
 گرا پندہ از علم سو می عمل
 علم سے عمل کی طرف رغبت کر نوالا
 مہ و زہرہ و زہر و دم ساختہ
 چاند اور سکر نے بر کھمین موافقت کی
 زحل و ترازو و باز گیرے
 سیچر تار کے خانے میں بازیگری کر رہا تھا
 چو خدمت گران گشتہ خدمت ما
 خدمت گاروں کی طرح خدمت کر نہیں مضر ہوا
 چکویم زہے چشم بد و راز و
 کیا کوئیں کیا خوب تھا اس سے نظربدور رہا
 براقر وخت باغ از تھاں چنین
 روشن ہو گیا باغ فیلقوس کا ایسے درخت سے
 سکتہ رطلک نام اوسا خند
 سکندر پادشاہ اسکا نام کیا یعنی رکھا
 کہ دنیا بد و داد خواہد کلید
 کہ دنیا کی کبھی اسکو دینگے یعنی جہان کے قبضے میں آئے گا

سأورد برام ملاذیح و عجب ۱۲

صم ہو گیا کہ سکندر بالکبیر حضرت اعلیٰ حضرت کا

کند و ناموجود
۱
۲
۳
۴
۵
۶
۷
۸
۹
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

کرنار اور ازاد کے
اور شعار کی صورت
حالات کو پیش
کی صورت
میں
آسمان
آسمان

مجلس

دستان و
آن بجز

کتاب جامع میں
معا جملہ

ع

فصل في

نفسی

[illegible]

فضا سواری سے
 ملک گیری یہ کو کہا جاتا ہے
 یہ دون سواری سے
 نہیں ہو سکتی ہے
 غلامیہ کہ چلے آگیا
 ملک گیری کی فوج
 ہوئی "ح"
 بیاساقتی آن لائن
 راج راجانی شہزاد
 کی ایک جمع کی ہے
 اور بیکاسا سواری سے
 بیرونی ممالک پر
 بیرونی ممالک پر

یعنی فیلقوں بادشاہ
 نے سکندر کی بجائے
 اور نیز فوج عالمی
 کا حال سنا کر چون
 کہ دولت سے مال
 بنا دی کہ ایسی
 جتن شاہانہ کی
 اور بیت پر کو
 مستحق اور سیل
 کو دیا کہ اسی
 کی ادنیٰ ان
 نیت و لالت
 ان میں کیجی
 سکندر سے
 فتح تلخ سر
 کی مراد سکندر
 اور تندر کے
 معنی جاگیر مطلب
 کہ جب سکندر
 دن یا دن
 یا دن چلے
 سکندر
 معنی

سوارہ اور کرب
 کے معنی کھڑا مطلب
 بہانہ کے لائق ہو
 نہ نہ افغانی کے
 کا اور پہلے کا غدار
 کہ یہ کلمہ کا شروع
 اس واسطے موزوں
 ہے کہ فتنہ
 یہاں ہے کہ
 جو کہ کلمہ کا
 ہم انوار کی
 قوس
 کہ وہ جانی

[illegible]

دوسرے ہر نو شید نست

میری عادت زہر پیئے یعنی اور دیکھا طبعی تھے کی ہے
بران لڑہ کہ خود را نمود نخست
اس راہ پر کہ آب کو دکھائی دینے پر پہلے
و باغت چنان اوملین چیم
ایسا صاف کیا دینے اس پر چڑے کو
چنان خواہم از پاک پروردگار
اتنا چاہتا ہوں میں پاک پروردگار سے
گزار امی نقش گزارش پذیر
بیان کرنے والا نقش قابل بیان کا
چنین نقش بند و کہ چون ہر دو
اس طرح بیان کرتا ہے کہ جب شاہ ہر دو کو
ولایت ز عدلش پراوارہ گشت
ملک اُس کے عدل کے شہر سے بھر گیا
ہمان رسمہا کر پذیر ویدہ بود
وہ طریقے جو کہ اُس نے باپ سے دیکھے تھے
ہمان عمد ویرینہ بر جای دا
وہی اقرار پر اُس نے قائم رکھے
بدار اہمان گنج و زرمی سرور
دارا کو بھی اس قدر خزانہ اور سونا دیو جاتا تھا
ز فرمانبران ملک فلیقوس
فلیقوس پادشاہ کے نوکردن سے

ہنر بستن و عیب پوشیدن

ہنر تلاش کرنے اور عیب چھپانے کی ہے
قدم و اشتم تا باخرو درست
قدم رکھائیں گے آخر تک درستی سے
کہ برتاہد آسیب و آزر م را
کہ برداشت کرے ایذا اور غصے کو
کزین رہ مگردم سرانجام کار
کہ اس راہ سے نہ پھروں میں آخر تک
کہ نقش از گزارش نذار و گزیر
جو کہ حق کے بیان کرنے کو سوا چارہ نہیں بچتا
بلک جہان نقش بر زوچوموم
جہان کے ملک پر سکہ مارا موم کی طرح
بد و تاج و تخت پدر تازہ گشت
اُس سے تاج اور تخت باپ کا تازہ ہو گیا
نمود انچہ رایش پسندیدہ بود
کیسے جو کچھ اُسکی رائے میں پسندیدہ تھے
عملہای پیشینہ بر پای داشت
کارخانے اگلے قائم رکھے
بدان عمد پیشینہ کی می فشرد
اُسی اگلے اقرار پر قدم جما دیے تھے
فشکس و ران شغل با او مشغول
کوئی نہوا اُس کام میں اس کے ساتھ سرگشتی نہوا

۱۲۱۱
۱۲۱۲
۱۲۱۳
۱۲۱۴
۱۲۱۵
۱۲۱۶
۱۲۱۷
۱۲۱۸
۱۲۱۹
۱۲۲۰
۱۲۲۱
۱۲۲۲
۱۲۲۳
۱۲۲۴
۱۲۲۵
۱۲۲۶
۱۲۲۷
۱۲۲۸
۱۲۲۹
۱۲۳۰
۱۲۳۱
۱۲۳۲
۱۲۳۳
۱۲۳۴
۱۲۳۵
۱۲۳۶
۱۲۳۷
۱۲۳۸
۱۲۳۹
۱۲۴۰
۱۲۴۱
۱۲۴۲
۱۲۴۳
۱۲۴۴
۱۲۴۵
۱۲۴۶
۱۲۴۷
۱۲۴۸
۱۲۴۹
۱۲۵۰
۱۲۵۱
۱۲۵۲
۱۲۵۳
۱۲۵۴
۱۲۵۵
۱۲۵۶
۱۲۵۷
۱۲۵۸
۱۲۵۹
۱۲۶۰
۱۲۶۱
۱۲۶۲
۱۲۶۳
۱۲۶۴
۱۲۶۵
۱۲۶۶
۱۲۶۷
۱۲۶۸
۱۲۶۹
۱۲۷۰
۱۲۷۱
۱۲۷۲
۱۲۷۳
۱۲۷۴
۱۲۷۵
۱۲۷۶
۱۲۷۷
۱۲۷۸
۱۲۷۹
۱۲۸۰
۱۲۸۱
۱۲۸۲
۱۲۸۳
۱۲۸۴
۱۲۸۵
۱۲۸۶
۱۲۸۷
۱۲۸۸
۱۲۸۹
۱۲۹۰
۱۲۹۱
۱۲۹۲
۱۲۹۳
۱۲۹۴
۱۲۹۵
۱۲۹۶
۱۲۹۷
۱۲۹۸
۱۲۹۹
۱۳۰۰
۱۳۰۱
۱۳۰۲
۱۳۰۳
۱۳۰۴
۱۳۰۵
۱۳۰۶
۱۳۰۷
۱۳۰۸
۱۳۰۹
۱۳۱۰
۱۳۱۱
۱۳۱۲
۱۳۱۳
۱۳۱۴
۱۳۱۵
۱۳۱۶
۱۳۱۷
۱۳۱۸
۱۳۱۹
۱۳۲۰
۱۳۲۱
۱۳۲۲
۱۳۲۳
۱۳۲۴
۱۳۲۵
۱۳۲۶
۱۳۲۷
۱۳۲۸
۱۳۲۹
۱۳۳۰
۱۳۳۱
۱۳۳۲
۱۳۳۳
۱۳۳۴
۱۳۳۵
۱۳۳۶
۱۳۳۷
۱۳۳۸
۱۳۳۹
۱۳۴۰
۱۳۴۱
۱۳۴۲
۱۳۴۳
۱۳۴۴
۱۳۴۵
۱۳۴۶
۱۳۴۷
۱۳۴۸
۱۳۴۹
۱۳۵۰
۱۳۵۱
۱۳۵۲
۱۳۵۳
۱۳۵۴
۱۳۵۵
۱۳۵۶
۱۳۵۷
۱۳۵۸
۱۳۵۹
۱۳۶۰
۱۳۶۱
۱۳۶۲
۱۳۶۳
۱۳۶۴
۱۳۶۵
۱۳۶۶
۱۳۶۷
۱۳۶۸
۱۳۶۹
۱۳۷۰
۱۳۷۱
۱۳۷۲
۱۳۷۳
۱۳۷۴
۱۳۷۵
۱۳۷۶
۱۳۷۷
۱۳۷۸
۱۳۷۹
۱۳۸۰
۱۳۸۱
۱۳۸۲
۱۳۸۳
۱۳۸۴
۱۳۸۵
۱۳۸۶
۱۳۸۷
۱۳۸۸
۱۳۸۹
۱۳۹۰
۱۳۹۱
۱۳۹۲
۱۳۹۳
۱۳۹۴
۱۳۹۵
۱۳۹۶
۱۳۹۷
۱۳۹۸
۱۳۹۹
۱۴۰۰
۱۴۰۱
۱۴۰۲
۱۴۰۳
۱۴۰۴
۱۴۰۵
۱۴۰۶
۱۴۰۷
۱۴۰۸
۱۴۰۹
۱۴۱۰
۱۴۱۱
۱۴۱۲
۱۴۱۳
۱۴۱۴
۱۴۱۵
۱۴۱۶
۱۴۱۷
۱۴۱۸
۱۴۱۹
۱۴۲۰
۱۴۲۱
۱۴۲۲
۱۴۲۳
۱۴۲۴
۱۴۲۵
۱۴۲۶
۱۴۲۷
۱۴۲۸
۱۴۲۹
۱۴۳۰
۱۴۳۱
۱۴۳۲
۱۴۳۳
۱۴۳۴
۱۴۳۵
۱۴۳۶
۱۴۳۷
۱۴۳۸
۱۴۳۹
۱۴۴۰
۱۴۴۱
۱۴۴۲
۱۴۴۳
۱۴۴۴
۱۴۴۵
۱۴۴۶
۱۴۴۷
۱۴۴۸
۱۴۴۹
۱۴۵۰
۱۴۵۱
۱۴۵۲
۱۴۵۳
۱۴۵۴
۱۴۵۵
۱۴۵۶
۱۴۵۷
۱۴۵۸
۱۴۵۹
۱۴۶۰
۱۴۶۱
۱۴۶۲
۱۴۶۳
۱۴۶۴
۱۴۶۵
۱۴۶۶
۱۴۶۷
۱۴۶۸
۱۴۶۹
۱۴۷۰
۱۴۷۱
۱۴۷۲
۱۴۷۳
۱۴۷۴
۱۴۷۵
۱۴۷۶
۱۴۷۷
۱۴۷۸
۱۴۷۹
۱۴۸۰
۱۴۸۱
۱۴۸۲
۱۴۸۳
۱۴۸۴
۱۴۸۵
۱۴۸۶
۱۴۸۷
۱۴۸۸
۱۴۸۹
۱۴۹۰
۱۴۹۱
۱۴۹۲
۱۴۹۳
۱۴۹۴
۱۴۹۵
۱۴۹۶
۱۴۹۷
۱۴۹۸
۱۴۹۹
۱۵۰۰
۱۵۰۱
۱۵۰۲
۱۵۰۳
۱۵۰۴
۱۵۰۵
۱۵۰۶
۱۵۰۷
۱۵۰۸
۱۵۰۹
۱۵۱۰
۱۵۱۱
۱۵۱۲
۱۵۱۳
۱۵۱۴
۱۵۱۵
۱۵۱۶
۱۵۱۷
۱۵۱۸
۱۵۱۹
۱۵۲۰
۱۵۲۱
۱۵۲۲
۱۵۲۳
۱۵۲۴
۱۵۲۵
۱۵۲۶
۱۵۲۷
۱۵۲۸
۱۵۲۹
۱۵۳۰
۱۵۳۱
۱۵۳۲
۱۵۳۳
۱۵۳۴
۱۵۳۵
۱۵۳۶
۱۵۳۷
۱۵۳۸
۱۵۳۹
۱۵۴۰
۱۵۴۱
۱۵۴۲
۱۵۴۳
۱۵۴۴
۱۵۴۵
۱۵۴۶
۱۵۴۷
۱۵۴۸
۱۵۴۹
۱۵۵۰
۱۵۵۱
۱۵۵۲
۱۵۵۳
۱۵۵۴
۱۵۵۵
۱۵۵۶
۱۵۵۷
۱۵۵۸
۱۵۵۹
۱۵۶۰
۱۵۶۱
۱۵۶۲
۱۵۶۳
۱۵۶۴
۱۵۶۵
۱۵۶۶
۱۵۶۷
۱۵۶۸
۱۵۶۹
۱۵۷۰
۱۵۷۱
۱۵۷۲
۱۵۷۳
۱۵۷۴
۱۵۷۵
۱۵۷۶
۱۵۷۷
۱۵۷۸
۱۵۷۹
۱۵۸۰
۱۵۸۱
۱۵۸۲
۱۵۸۳
۱۵۸۴
۱۵۸۵
۱۵۸۶
۱۵۸۷
۱۵۸۸
۱۵۸۹
۱۵۹۰
۱۵۹۱
۱۵۹۲
۱۵۹۳
۱۵۹۴
۱۵۹۵
۱۵۹۶
۱۵۹۷
۱۵۹۸
۱۵۹۹
۱۶۰۰
۱۶۰۱
۱۶۰۲
۱۶۰۳
۱۶۰۴
۱۶۰۵
۱۶۰۶
۱۶۰۷
۱۶۰۸
۱۶۰۹
۱۶۱۰
۱۶۱۱
۱۶۱۲
۱۶۱۳
۱۶۱۴
۱۶۱۵
۱۶۱۶
۱۶۱۷
۱۶۱۸
۱۶۱۹
۱۶۲۰
۱۶۲۱
۱۶۲۲
۱۶۲۳
۱۶۲۴
۱۶۲۵
۱۶۲۶
۱۶۲۷
۱۶۲۸
۱۶۲۹
۱۶۳۰
۱۶۳۱
۱۶۳۲
۱۶۳۳
۱۶۳۴
۱۶۳۵
۱۶۳۶
۱۶۳۷
۱۶۳۸
۱۶۳۹
۱۶۴۰
۱۶۴۱
۱۶۴۲
۱۶۴۳
۱۶۴۴
۱۶۴۵
۱۶۴۶
۱۶۴۷
۱۶۴۸
۱۶۴۹
۱۶۵۰
۱۶۵۱
۱۶۵۲
۱۶۵۳
۱۶۵۴
۱۶۵۵
۱۶۵۶
۱۶۵۷
۱۶۵۸
۱۶۵۹
۱۶۶۰
۱۶۶۱
۱۶۶۲
۱۶۶۳
۱۶۶۴
۱۶۶۵
۱۶۶۶
۱۶۶۷
۱۶۶۸
۱۶۶۹
۱۶۷۰
۱۶۷۱
۱۶۷۲
۱۶۷۳
۱۶۷۴
۱۶۷۵
۱۶۷۶
۱۶۷۷
۱۶۷۸
۱۶۷۹
۱۶۸۰
۱۶۸۱
۱۶۸۲
۱۶۸۳
۱۶۸۴
۱۶۸۵
۱۶۸۶
۱۶۸۷
۱۶۸۸
۱۶۸۹
۱۶۹۰
۱۶۹۱
۱۶۹۲
۱۶۹۳
۱۶۹۴
۱۶۹۵
۱۶۹۶
۱۶۹۷
۱۶۹۸
۱۶۹۹
۱۷۰۰
۱۷۰۱
۱۷۰۲
۱۷۰۳
۱۷۰۴
۱۷۰۵
۱۷۰۶
۱۷۰۷
۱۷۰۸
۱۷۰۹
۱۷۱۰
۱۷۱۱
۱۷۱۲
۱۷۱۳
۱۷۱۴
۱۷۱۵
۱۷۱۶
۱۷۱۷
۱۷۱۸
۱۷۱۹
۱۷۲۰
۱۷۲۱
۱۷۲۲
۱۷۲۳
۱۷۲۴
۱۷۲۵
۱۷۲۶
۱۷۲۷
۱۷۲۸
۱۷۲۹
۱۷۳۰
۱۷۳۱
۱۷۳۲
۱۷۳۳
۱۷۳۴
۱۷۳۵
۱۷۳۶
۱۷۳۷
۱۷۳۸
۱۷۳۹
۱۷۴۰
۱۷۴۱
۱۷۴۲
۱۷۴۳
۱۷۴۴
۱۷۴۵
۱۷۴۶
۱۷۴۷
۱۷۴۸
۱۷۴۹
۱۷۵۰
۱۷۵۱
۱۷۵۲
۱۷۵۳
۱۷۵۴
۱۷۵۵
۱۷۵۶
۱۷۵۷
۱۷۵۸
۱۷۵۹
۱۷۶۰
۱۷۶۱
۱۷۶۲
۱۷۶۳
۱۷۶۴
۱۷۶۵
۱۷۶۶
۱۷۶۷
۱۷۶۸
۱۷۶۹
۱۷۷۰
۱۷۷۱
۱۷۷۲
۱۷۷۳
۱۷۷۴
۱۷۷۵
۱۷۷۶
۱۷۷۷
۱۷۷۸
۱۷۷۹
۱۷۸۰
۱۷۸۱
۱۷۸۲
۱۷۸۳
۱۷۸۴
۱۷۸۵
۱۷۸۶
۱۷۸۷
۱۷۸۸
۱۷۸۹
۱۷۹۰
۱۷۹۱
۱۷۹۲
۱۷۹۳
۱۷۹۴
۱۷۹۵
۱۷۹۶
۱۷۹۷
۱۷۹۸
۱۷۹۹
۱۸۰۰
۱۸۰۱
۱۸۰۲
۱۸۰۳
۱۸۰۴
۱۸۰۵
۱۸۰۶
۱۸۰۷
۱۸۰۸
۱۸۰۹
۱۸۱۰
۱۸۱۱
۱۸۱۲
۱۸۱۳
۱۸۱۴
۱۸۱۵
۱۸۱۶
۱۸۱۷
۱۸۱۸
۱۸۱۹
۱۸۲۰
۱۸۲۱
۱۸۲۲
۱۸۲۳
۱۸۲۴
۱۸۲۵
۱۸۲۶
۱۸۲۷
۱۸۲۸
۱۸۲۹
۱۸۳۰
۱۸۳۱
۱۸۳۲
۱۸۳۳
۱۸۳۴
۱۸۳۵
۱۸۳۶
۱۸۳۷
۱۸۳۸
۱۸۳۹
۱۸۴۰
۱۸۴۱
۱۸۴۲
۱۸۴۳
۱۸۴۴
۱۸۴۵
۱۸۴۶
۱۸۴۷
۱۸۴۸
۱۸۴۹
۱۸۵۰
۱۸۵۱
۱۸۵۲
۱۸۵۳
۱۸۵۴
۱۸۵۵
۱۸۵۶
۱۸۵۷
۱۸۵۸
۱۸۵۹
۱۸۶۰
۱۸۶۱
۱۸۶۲
۱۸۶۳
۱۸۶۴
۱۸۶۵
۱۸۶۶
۱۸۶۷
۱۸۶۸
۱۸۶۹
۱۸۷۰
۱۸۷۱
۱۸۷۲
۱۸۷۳
۱۸۷۴
۱۸۷۵
۱۸۷۶
۱۸۷۷
۱۸۷۸
۱۸۷۹
۱۸۸۰
۱۸۸۱
۱۸۸۲
۱۸۸۳
۱۸۸۴
۱۸۸۵
۱۸۸۶
۱۸۸۷
۱۸۸۸
۱۸۸۹
۱۸۹۰
۱۸۹۱
۱۸۹۲
۱۸۹۳
۱۸۹۴
۱۸۹۵
۱۸۹۶
۱۸۹۷
۱۸۹۸
۱۸۹۹
۱۹۰۰
۱۹۰۱
۱۹۰۲
۱۹۰۳
۱۹۰۴
۱۹۰۵
۱۹۰۶
۱۹۰۷
۱۹۰۸
۱۹۰۹
۱۹۱۰
۱۹۱۱
۱۹۱۲
۱۹۱۳
۱۹۱۴
۱۹۱۵
۱۹۱۶
۱۹۱۷
۱۹۱۸
۱۹۱۹
۱۹۲۰
۱۹۲۱
۱۹۲۲
۱۹۲۳
۱۹۲۴
۱۹۲۵
۱۹۲۶
۱۹۲۷
۱۹۲۸
۱۹۲۹
۱۹۳۰
۱۹۳۱
۱۹۳۲
۱۹۳۳
۱۹۳۴
۱۹۳۵
۱۹۳۶
۱۹۳۷
۱۹۳۸
۱۹۳۹
۱۹۴۰
۱۹۴۱
۱۹۴۲
۱۹۴۳
۱۹۴۴
۱۹۴۵
۱۹۴۶
۱۹۴۷
۱۹۴۸
۱۹۴۹
۱۹۵۰
۱۹۵۱
۱۹۵۲
۱۹۵۳
۱۹۵۴
۱۹۵۵
۱۹۵۶
۱۹۵۷
۱۹۵۸
۱۹۵۹
۱۹۶۰
۱۹۶۱
۱۹۶۲
۱۹۶۳
۱۹۶۴
۱۹۶۵
۱۹۶۶
۱۹۶۷
۱۹۶۸
۱۹۶۹
۱۹۷۰
۱۹۷۱
۱۹۷۲
۱۹۷۳
۱۹۷۴
۱۹۷۵
۱۹۷۶
۱۹۷۷
۱۹۷۸
۱۹۷۹
۱۹۸۰
۱۹۸۱
۱۹۸۲
۱۹۸۳
۱۹۸۴
۱۹۸۵
۱۹۸۶
۱۹۸۷
۱۹۸۸
۱۹۸۹
۱۹۹۰
۱۹۹۱
۱۹۹۲
۱۹۹۳
۱۹۹۴
۱۹۹۵
۱۹۹۶
۱۹۹۷
۱۹۹۸
۱۹۹۹
۲۰۰۰
۲۰۰۱
۲۰۰۲
۲۰۰۳
۲۰۰۴
۲۰۰۵
۲۰۰۶
۲۰۰۷
۲۰۰۸
۲۰۰۹
۲۰۱۰
۲۰۱۱
۲۰۱۲
۲۰۱۳
۲۰۱۴
۲۰۱۵
۲۰۱۶
۲۰۱۷
۲۰۱۸
۲۰۱۹
۲۰۲۰
۲۰۲۱
۲۰۲۲
۲۰۲۳
۲۰۲۴
۲۰۲۵
۲۰۲۶
۲۰۲۷
۲۰۲۸
۲۰۲۹
۲۰۳۰
۲۰۳۱
۲۰۳۲
۲۰۳۳
۲۰۳۴
۲۰۳۵
۲۰۳۶
۲۰۳۷
۲۰۳۸
۲۰۳۹
۲۰۴۰
۲۰۴۱
۲۰۴۲
۲۰۴۳
۲۰۴۴
۲۰۴۵
۲۰۴۶
۲۰۴۷
۲۰۴۸
۲۰۴۹
۲۰۵۰
۲۰۵۱
۲۰۵۲
۲۰۵۳
۲۰۵۴
۲۰۵۵
۲۰۵۶
۲۰۵۷
۲۰۵۸
۲۰۵۹
۲۰۶۰
۲۰۶۱
۲۰۶۲
۲۰۶۳
۲۰۶۴
۲۰۶۵
۲۰۶۶
۲۰۶۷
۲۰۶۸
۲۰۶۹
۲۰۷۰
۲۰۷۱
۲۰۷۲
۲۰۷۳
۲۰۷۴
۲۰۷۵
۲۰۷۶
۲۰۷۷
۲۰۷۸
۲۰۷۹
۲۰۸۰
۲۰۸۱
۲۰۸۲
۲۰۸۳
۲۰۸۴
۲۰۸۵
۲۰۸۶
۲۰۸۷
۲۰۸۸
۲۰۸۹
۲۰۹۰
۲۰۹۱
۲۰۹۲
۲۰۹۳
۲۰۹۴
۲۰۹۵
۲۰۹۶
۲۰۹۷
۲۰۹۸
۲۰۹۹
۲۱۰۰
۲۱۰۱
۲۱۰۲
۲۱۰۳
۲۱۰۴
۲۱۰۵
۲۱۰۶
۲۱۰۷
۲۱۰۸
۲۱۰۹
۲۱۱۰
۲۱۱۱
۲۱۱۲
۲۱۱۳
۲۱۱۴
۲۱۱۵
۲۱۱۶
۲۱۱۷
۲۱۱۸
۲۱۱۹
۲۱۲۰
۲۱۲۱
۲۱۲۲
۲۱۲۳
۲۱۲۴
۲۱۲۵
۲۱۲۶
۲۱۲۷
۲۱۲۸
۲۱۲۹
۲۱۳۰
۲۱۳۱
۲۱۳۲
۲۱۳۳
۲۱۳۴
۲۱۳۵
۲۱۳۶
۲۱۳۷
۲۱۳۸
۲۱۳۹
۲۱۴۰
۲۱۴۱
۲۱۴۲
۲۱۴۳
۲۱۴۴
۲۱۴۵
۲۱۴۶
۲۱۴۷
۲۱۴۸
۲۱۴۹
۲۱۵۰
۲۱۵۱
۲۱۵۲
۲۱۵۳
۲۱۵۴
۲۱۵۵
۲۱۵۶
۲۱۵۷
۲۱۵۸
۲۱۵۹
۲۱۶۰
۲۱۶۱
۲۱۶۲
۲۱۶۳
۲۱۶۴
۲۱۶۵
۲۱۶۶
۲۱۶۷
۲۱۶۸
۲۱۶۹
۲۱۷۰
۲۱۷۱
۲۱۷۲
۲۱۷۳
۲۱۷۴
۲۱۷۵
۲۱۷۶
۲۱۷۷
۲۱۷۸
۲۱۷۹
۲۱۸۰
۲۱۸۱
۲۱۸۲
۲۱۸۳
۲۱۸۴
۲۱۸۵
۲۱۸۶
۲۱۸۷
۲۱۸۸
۲۱۸۹
۲۱۹۰
۲۱۹۱
۲۱۹۲
۲۱۹۳
۲۱۹۴
۲۱۹۵
۲۱۹۶
۲۱۹۷
۲۱۹۸
۲۱۹۹
۲۲۰۰
۲۲۰۱
۲۲۰۲
۲۲۰۳
۲۲۰۴
۲۲۰۵
۲۲۰۶
۲۲۰۷
۲۲۰۸
۲۲۰۹
۲۲۱۰
۲۲۱۱
۲۲۱۲
۲۲۱۳
۲۲۱۴
۲۲۱۵
۲۲۱۶
۲۲۱۷
۲۲۱۸
۲۲۱۹
۲۲۲۰
۲۲۲۱
۲۲۲۲
۲۲۲۳
۲۲۲۴
۲۲۲۵
۲۲۲۶
۲۲۲۷
۲۲۲۸
۲۲۲۹
۲۲۳۰
۲۲۳۱
۲۲۳۲
۲۲۳۳
۲۲۳۴
۲۲۳۵
۲۲۳۶
۲۲۳۷
۲۲۳۸
۲۲۳۹
۲۲۴۰
۲۲۴۱
۲۲۴۲
۲۲۴۳
۲۲۴۴
۲۲۴۵
۲۲۴۶
۲۲۴۷
۲۲۴۸
۲۲۴۹
۲۲۵۰
۲۲۵۱
۲۲۵۲
۲۲۵۳
۲۲۵۴
۲۲۵۵
۲۲۵۶
۲۲۵۷
۲۲۵۸
۲۲۵۹
۲۲۶۰
۲۲۶۱
۲۲۶۲
۲۲۶۳
۲۲۶۴
۲۲۶۵
۲۲۶۶
۲۲۶۷
۲۲۶۸
۲۲۶۹
۲۲۷۰
۲۲۷۱
۲۲۷۲
۲۲۷۳
۲۲۷۴
۲۲۷۵
۲۲۷۶
۲۲۷۷
۲۲۷۸
۲۲۷۹
۲۲۸۰
۲۲۸۱
۲۲۸۲
۲۲۸۳
۲۲۸۴
۲۲۸۵
۲۲۸۶
۲۲۸۷
۲۲۸۸
۲۲۸۹
۲۲۹۰
۲۲۹۱
۲۲۹۲
۲۲۹۳
۲۲۹۴
۲۲۹۵
۲۲۹۶
۲۲۹۷
۲۲۹۸
۲۲۹۹
۲۳۰۰
۲۳۰۱
۲۳۰۲
۲۳۰۳
۲۳۰۴
۲۳۰۵
۲۳۰۶
۲۳۰۷
۲۳۰۸
۲۳۰۹
۲۳۱۰
۲۳۱۱
۲۳۱۲
۲۳۱۳
۲۳۱۴
۲۳۱۵
۲۳۱۶
۲۳۱۷
۲۳۱۸
۲۳۱۹
۲۳۲۰
۲۳۲۱
۲۳۲۲
۲۳۲۳
۲۳۲۴
۲۳۲۵
۲۳۲۶
۲۳۲۷
۲۳۲۸
۲۳۲۹
۲۳۳۰
۲۳۳۱
۲۳۳۲
۲۳۳۳
۲۳۳۴
۲۳۳۵
۲۳۳۶
۲۳۳۷
۲۳۳۸
۲۳۳۹
۲۳۴۰
۲۳۴۱
۲۳۴۲
۲۳۴۳
۲۳۴۴
۲۳۴۵
۲۳۴۶
۲۳۴۷
۲۳۴۸
۲۳۴۹
۲۳۵۰
۲۳۵۱
۲۳۵۲
۲۳۵۳
۲۳۵۴
۲۳۵۵
۲۳۵۶
۲۳۵۷
۲۳۵۸
۲۳۵۹
۲۳۶۰
۲۳۶۱
۲۳۶۲
۲۳۶۳
۲۳۶۴
۲۳۶۵
۲

مجلس اول

دور یا سو خشکی اور درازے
 دریا سے طرف خشکی کے ارادہ کیا
 ہمہ مصریان شہری و لشکر کے
 تمام مصر دے کیا شہر کے اور کیا لشکر کے لوگ
 بفرمودہ شہر کزلب و وکیل
 فرمایا بادشاہ نے کہ دریا سے نیل کے کنارے
 بہر خاش زنگی شتابان شدند
 یہ شکر زنگیوں کے ساتھ لڑنے کے لیے دور
 دیران بھجرا کیشند خست
 بہادر دن نے جنگل کے لیے اسباب تیار کیا
 چوزنگی خبر یافت کا مد سپاہ
 جب زنگیوں نے خبر پائی کہ سپاہ آپہنچی
 دو لشکر برابر شد آراستہ
 دونوں لشکر برابر یعنی آراستہ ہوئے مقابلے کو
 ز نعل سندان پولاد و مسخ
 گھوڑوں کی نعلوں سے جنین فولاد کی لکیریں تھیں
 ز لب نعرہ گامد برون از کیمن
 شور کی کثرت سے کہ نکلا کھینکاہ سے
 ز گر زگران سنگ چالشان
 پتیرا بدلتے والوں کی بھاری گردون کے بوہ سے
 رشور میدان بانگ چون رخسار
 قیامت کی طرح کی شور کرنے کی آواز سے

پند

نہایت

دلیش سومصر شد رہنماے
 رہنما اسکا مصر کی طرف ہوا ایک تہا تو
 پذیرا شدندش بفرمانبر کے
 سب نے اسکی یعنی سکندر کی اطاعت قبول کی
 کند لشکرش سوی صحرا رحیل
 لشکر اس جنگل کی طرف کوچ کرے
 دوا سپہ بسوی بیابان شدند
 دوا سپہ یعنی جلد طرف جنگل کے سپاہ دوری
 بکین خواہ زنگی مکر و دست
 زنگیوں نے اس سے کینہ خواہی کر ہو کر باندھی
 جہان گشت در چشم زنگی سیاہ
 جہان زنگیوں کی نظر میں تار یک معلوم ہو گا
 شد آذر مہا پاک بر خاستہ
 صلح کے خیالات بالکل اٹھ گئے
 زمین راز جنبش بر افاد و نج
 اونکی دھکت سے زمین جڑ سے گر پڑی یعنی تہ و بالا ہو گئی
 فرو و افاد و آسمان بر زمین
 گر پڑا آسمان زمین پر
 شد مامی و گا ورا مصر گران
 محصل اور گاسے یعنی زمین آسمان دونوں گئے
 بوحش بیابان در آمد گریہ
 جنگل کے جانور بھاگنے لگے

کے لشکر کی ہمت
 ننگی بہت گھبرا گئے
 بارش ہوا تو
 سامنے نہی اور
 صبح اور پالک
 رادیا نقل مطلب
 یک دو دنوں شکر
 قابض سکے آریہ
 اسکی ایک آریہ
 سلطان مہاراجا
 بانی زمانہ
 مہاراجا
 تظلم
 مصیران زنگیان پیش
 سکندر
 کہ دریا سے
 شکر بھجرا
 ز نعل سندان
 ز لب نعرہ
 ز گر زگران
 رشور میدان
 قیامت کی طرح
 دوا سپہ
 بکین خواہ
 جہان گشت
 شد آذر
 زمین راز
 فرو و افاد
 شد مامی
 بوحش بیابان
 جنگل کے جانور

دور یا سو خشکی اور درازے
 دریا سے طرف خشکی کے ارادہ کیا
 ہمہ مصریان شہری و لشکر کے
 تمام مصر دے کیا شہر کے اور کیا لشکر کے لوگ
 بفرمودہ شہر کزلب و وکیل
 فرمایا بادشاہ نے کہ دریا سے نیل کے کنارے
 بہر خاش زنگی شتابان شدند
 یہ شکر زنگیوں کے ساتھ لڑنے کے لیے دور
 دیران بھجرا کیشند خست
 بہادر دن نے جنگل کے لیے اسباب تیار کیا
 چوزنگی خبر یافت کا مد سپاہ
 جب زنگیوں نے خبر پائی کہ سپاہ آپہنچی
 دو لشکر برابر شد آراستہ
 دونوں لشکر برابر یعنی آراستہ ہوئے مقابلے کو
 ز نعل سندان پولاد و مسخ
 گھوڑوں کی نعلوں سے جنین فولاد کی لکیریں تھیں
 ز لب نعرہ گامد برون از کیمن
 شور کی کثرت سے کہ نکلا کھینکاہ سے
 ز گر زگران سنگ چالشان
 پتیرا بدلتے والوں کی بھاری گردون کے بوہ سے
 رشور میدان بانگ چون رخسار
 قیامت کی طرح کی شور کرنے کی آواز سے

دل زنگیان اور آمد ہراس
زنگیوں کے دل میں سا گیا خوت
فرو پر مرید آتش انگیز شان
بجھ گئی ادنیٰ بھڑکتی ہوئی آگ
چور و زور گر مرغ بکشا و بال
جب دوسرے مرغ نے بازو پٹکا سے
بقول سے بانگ برز و خروس
اور پرکائے دیوینی رات کے آواز دئی مرغ
شبیہای شیپور از آواز تیز
شور تر ہی کا بلند آواز سے
ز نعرہ بر آوردن کا و دم
قرنا کے نعرہ مارنے سے
دہلہای گر گینہ چرم از خروش
نقارے بھیرا کے چرے کے بھر ٹھہرا ہٹ سے
ز شوریدن طینت زخم ریز
شور کرنے کرنا زخم کرنے داری سے
دل ترکتا زان دران ار ویر
دل بہادر لوگوں کا دس ہنگامے ہیں
زمین لرزہ مقررہ و ر و ماغ
زمین کے دماغ میں زلزلہ ادنیٰ آواز کوڑے سے
روا زوزمان تیر پولا دسا کے
سناتے ہوئے تیر پولا کے چھید نیوے

کہ از پر نیان سر بر و ن و پلاس
پر نیان سے سر کا لانا سچے یعنی دیکھو توئی ہی ہو کر دم خواہ
ز گرمی شست آتش تر نشان
ہیزی سے ٹھنڈی ہو گئی آنکی تیز آگ
تھی شد و ماغ سپہرا ز خیال
خالی ہو گیا دماغ آسمان کا خیال یعنی روک
ور آمد بھڑدین آواز کو س
اور نفتارہ سے لگا
چو صورت سرافیل در تخمین
شل صور اسرافیل میدان قیامت میں
شد از آسمان زہرہ کا و کم
ہوا آسمان سے تپہ کا و کم مینی برج ٹوٹ گیا
ور آورد و مفر جهان را بجوش
پر خیالی میں جان کے دماغ کو مینی پشیمان کیا
و ماغ فلک سفتہ از زخم تیز
دماغ آسمان کا پھد گیا زخم تیز سے
بر آورد وہ از نامی تر کے نصیر
فریاد کرنے لگا ترکی باجون سے
ز وہ آتشین مقررہ چون چراغ
ایسا لگا جلتا ہوا شل مشعل روشن کے
ور آمد ام شیران پولا و حامی
پولا دچا نیوالے بہادر و ن کے برہنہ گھس تو

زہرہ کا و کم مینی برج ٹوٹ گیا
دماغ آسمان کا پھد گیا زخم تیز سے
فریاد کرنے لگا ترکی باجون سے
ز وہ آتشین مقررہ چون چراغ
ایسا لگا جلتا ہوا شل مشعل روشن کے
ور آمد ام شیران پولا و حامی
پولا دچا نیوالے بہادر و ن کے برہنہ گھس تو
دل زنگیان اور آمد ہراس
زنگیوں کے دل میں سا گیا خوت
فرو پر مرید آتش انگیز شان
بجھ گئی ادنیٰ بھڑکتی ہوئی آگ
چور و زور گر مرغ بکشا و بال
جب دوسرے مرغ نے بازو پٹکا سے
بقول سے بانگ برز و خروس
اور پرکائے دیوینی رات کے آواز دئی مرغ
شبیہای شیپور از آواز تیز
شور تر ہی کا بلند آواز سے
ز نعرہ بر آوردن کا و دم
قرنا کے نعرہ مارنے سے
دہلہای گر گینہ چرم از خروش
نقارے بھیرا کے چرے کے بھر ٹھہرا ہٹ سے
ز شوریدن طینت زخم ریز
شور کرنے کرنا زخم کرنے داری سے
دل ترکتا زان دران ار ویر
دل بہادر لوگوں کا دس ہنگامے ہیں
زمین لرزہ مقررہ و ر و ماغ
زمین کے دماغ میں زلزلہ ادنیٰ آواز کوڑے سے
روا زوزمان تیر پولا دسا کے
سناتے ہوئے تیر پولا کے چھید نیوے

دل زنگیان اور آمد ہراس
زنگیوں کے دل میں سا گیا خوت
فرو پر مرید آتش انگیز شان
بجھ گئی ادنیٰ بھڑکتی ہوئی آگ
چور و زور گر مرغ بکشا و بال
جب دوسرے مرغ نے بازو پٹکا سے
بقول سے بانگ برز و خروس
اور پرکائے دیوینی رات کے آواز دئی مرغ
شبیہای شیپور از آواز تیز
شور تر ہی کا بلند آواز سے
ز نعرہ بر آوردن کا و دم
قرنا کے نعرہ مارنے سے
دہلہای گر گینہ چرم از خروش
نقارے بھیرا کے چرے کے بھر ٹھہرا ہٹ سے
ز شوریدن طینت زخم ریز
شور کرنے کرنا زخم کرنے داری سے
دل ترکتا زان دران ار ویر
دل بہادر لوگوں کا دس ہنگامے ہیں
زمین لرزہ مقررہ و ر و ماغ
زمین کے دماغ میں زلزلہ ادنیٰ آواز کوڑے سے
روا زوزمان تیر پولا دسا کے
سناتے ہوئے تیر پولا کے چھید نیوے

شہ چون بنان چشمہ چون عشق
 بلکون کے بال شل بر جھونکے انگھیں شل عشق کے
 جد اگانہ بر ہری کے تخت عاج
 ایک پر علامتہ ایک ہاتھی دنت کا تخت
 چو آواز بر پیل سرکش رو کے
 جب آواز پیل سرکش پرارتا مینی اسکو لکارتا
 زبیں پیل کا مدبجہ لشن بر وں
 کثرت ہاتھیوں سے کہ چلے کو باہر نکلے
 پیادہ روان کرد بر پیل بند
 پیادے دورائے واسطہ پلنتہ کے
 چو آئین پیکار شد ساخت
 جب سامان لڑائی کا تیار ہو گیا
 تکر سیاہے زرا چہ بنام
 ایک ظالم حبشی جس کا نام زرا چہ تھا
 ورا آمد چو پیل استخوانے بہت
 آیا ہاتھی کی طرح ہاتھ میں ایک ٹہری مینی ہتھیار
 سیہ باری فسوں کے درو
 ایک کا آلیکین جادو مینی جیادگری بھڑکی مین
 وہاٹے فراخ وسیہ چون لویہ
 منہ چوڑا اور سیاہ شل ہانڈی کے
 نے از خم آہن بر انجخت
 ایک ٹسکا لوہے کے سر کے سے اٹھا ہوا

نرگزی در آن پیل آتش ز روی
 نرگزی

ز خرطوم تا دم ورا آہن غریق
 سوڑے دم تک کوہے مینٹھے ہوئے
 بر وزنگی بر سر از شک تاج
 انیر زنگی لوگ سرورن پر سیاہ تاج دیے ہوئے
 زوی آتش از خود بر آتش رو
 اور جھنڈہ کرتا وہ مینی ہاتھی آگے آگے لڑتا
 شد از پای پلان زمین نکلون
 ہاتھیوں کے قدموں سے زمین نیلی ہو گئی
 ہر گوشہ کردہ صد پیل بند
 ہر کونے پر تو تو پیل بند ڈالے
 منشہ شد از مہر پرواخت
 طبیعتین محبت سے خالی ہو گئیں
 ز شک کہ زنگ بکشتاد گام
 اونے زنگ کے شکر سے کھولا مینی بڑھایا قدم
 کز و پیل را استخوان می شکست
 جس سے کہ ہاتھی کی ٹہری کو توڑتا تھا
 سر آما سے از سر زنگے درو
 سر کے سوجے ہونے کو زنگے کی اوہین
 کز و چشم بنید و گشتے سفید
 جس سے کہ آنکھ دیکھنے والوں کی تھیرا ماتی
 بجنہا سکاہن بر و برنجست
 شکون سکاہن اسپر گرا ہوا تھا

ہاتھی کی سرسرا
 شکر زنگون سا
 ایک جھونکے انگھیں
 بلکون کے بال شل
 جد اگانہ بر ہری کے
 ایک پر علامتہ ایک
 چو آواز بر پیل سرکش
 جب آواز پیل سرکش
 زبیں پیل کا مدبجہ
 کثرت ہاتھیوں سے کہ
 پیادہ روان کرد بر
 پیادے دورائے واسطہ
 چو آئین پیکار شد
 جب سامان لڑائی کا
 تکر سیاہے زرا چہ
 ایک ظالم حبشی جس کا
 ورا آمد چو پیل استخوانے
 آیا ہاتھی کی طرح ہاتھ
 سیہ باری فسوں کے درو
 ایک کا آلیکین جادو مینی
 وہاٹے فراخ وسیہ چون
 منہ چوڑا اور سیاہ شل
 نے از خم آہن بر انجخت
 ایک ٹسکا لوہے کے سر کے
 نرگزی در آن پیل آتش
 نرگزی
 ہاتھیوں کے قدموں سے
 ہر گوشہ کردہ صد
 ہر کونے پر تو تو
 منشہ شد از مہر پروا
 طبیعتین محبت سے خالی
 ز شک کہ زنگ بکشتاد
 اونے زنگ کے شکر سے
 کز و پیل را استخوان
 جس سے کہ ہاتھی کی
 سر آما سے از سر زنگے
 سر کے سوجے ہونے کو
 کز و چشم بنید و گشتے
 جس سے کہ آنکھ دیکھنے
 بجنہا سکاہن بر و برنجست
 شکون سکاہن اسپر گرا
 ہوا تھا

ہاتھی کی سرسرا
 شکر زنگون سا
 ایک جھونکے انگھیں
 بلکون کے بال شل
 جد اگانہ بر ہری کے
 ایک پر علامتہ ایک
 چو آواز بر پیل سرکش
 جب آواز پیل سرکش
 زبیں پیل کا مدبجہ
 کثرت ہاتھیوں سے کہ
 پیادہ روان کرد بر
 پیادے دورائے واسطہ
 چو آئین پیکار شد
 جب سامان لڑائی کا
 تکر سیاہے زرا چہ
 ایک ظالم حبشی جس کا
 ورا آمد چو پیل استخوانے
 آیا ہاتھی کی طرح ہاتھ
 سیہ باری فسوں کے درو
 ایک کا آلیکین جادو مینی
 وہاٹے فراخ وسیہ چون
 منہ چوڑا اور سیاہ شل
 نے از خم آہن بر انجخت
 ایک ٹسکا لوہے کے سر کے
 نرگزی در آن پیل آتش
 نرگزی
 ہاتھیوں کے قدموں سے
 ہر گوشہ کردہ صد
 ہر کونے پر تو تو
 منشہ شد از مہر پروا
 طبیعتین محبت سے خالی
 ز شک کہ زنگ بکشتاد
 اونے زنگ کے شکر سے
 کز و پیل را استخوان
 جس سے کہ ہاتھی کی
 سر آما سے از سر زنگے
 سر کے سوجے ہونے کو
 کز و چشم بنید و گشتے
 جس سے کہ آنکھ دیکھنے
 بجنہا سکاہن بر و برنجست
 شکون سکاہن اسپر گرا
 ہوا تھا

چو گردن بر آرم بگردن کشته

جب گردن بلند کرتا ہو نہیں گردن کنشی کے لیے

درم پیلو پیلو اناں : تیغ

حیرۃ التاریخ ابن سینہ پہلوانوں کا تلواری سے

مردم گفته اند و با پیغمبر

آرمیوں کے مار ڈالنے کو ایسے شیلز آرہے ہیں کہ شور

ستیزنده را وارم از رم

رٹنے والوں سے صلح بہت کم کرتا ہوں کہ

ما از کسے در جان شرم نیست

مرا ارے در جهان رسم
محمد جان نام کسی سے محمد شرم نہیں

مجلس جہانگیرین
ہنگامہ

چون رسی الم احمدان

مجه ایسا

بگفت این فربز و برابر و

یہ کہا اور ابرو پر شکن باری معنی تیور بد۔

زیر دهم سواری توانا و حسیست

روسیوں سے ایک سو اٹھانوے اور چالیس

آتش کشته باز بالسدگه مش

باسی با رما پیدا و سر

آگ بجھانے کے لیے موائے ہو

وَرَأَى مَبْدُورَ مَعْنَى خَلْقِ

آیا طرف اُسکے وہ مہنگی لڑائی کا منہ

نیز ابی هر اسم از آتش

نہ گھڑیاں وغیرہ سے ڈرتا ہوں نہ دیوتاؤں سے

خورم کرده گردان بیدار

کھاتا ہو نہیں گردہ پہلو انون کا بے افسوس

نہ مردم کشم بلکه مردم خورم

آدمیوں کو مار ہی نہیں ڈالتا بلکہ کھابھی لیتا ہے

خرا از زیر پای لان برآید درست

کیونکہ گدھا یا لان کے نیچے ہی درست رہتا۔

ستینه بسی هست و از رم میس

رٹائی بہت ہے اور صلح کم ہے

ششمی الماس دندان

سید سید فیاض علی

معلوم ہوتا ہے کہ ایک لائبریری اور اس کے دستاویز

چواری له پید رسو دای

مثل اُس سانجے کہ نہین مارتا ہے غصہ ہو جی حرا

بر آن آتش افکند خود را بخس

اُس آگ پر آپ کو ڈالا پہلے یعنی مقابلہ

حور و اشکال درم خواند

میں نے اس پر روانہ کیا جس کو میں نے

کے خضرت از قلم: مسٹر راج

میکشاید ازین سر

ایک وار میں اُسکا سر بدن سے لڑا

فلک ہم در آورو پائین

آسمان کے آسکا بھی پانوں باد یا معنی وہ بھی

دگر رومی رفت چون تند باد
 دوسرا رومی اور گیا مثل آندھ کی
 دگر پہلوان نے ز قلمت سپاہ
 اور دوسرا پہلوان لشکر میں سے
 چنن تا بقدر ہفتاد مرد
 اس طرح بیان تک کہ شتر آدمی
 دگر بھی پس را نیامد نیاز
 بھرا اور کیونکہ نوئی خواہش یعنی جرات
 دل از جامی شد لشکر روم را
 دل روم کے لشکر کا جگہ سے گیا یعنی بھڑا گیا
 چو کرواں زباں سے سپہ را زبون
 جب اس شعلے نے سپاہ کو عاجز کر دیا
 شہ گردان شاہ گردون گری
 پادشاہ پہلوانوں کا پادشاہ گردن بلند یعنی سکندر
 بر آراستہ بر جنگ زنگی پیچ
 آراستہ کیا یعنی قصہ کہ دیا اوشنگی سوراٹنیکا
 ز وہ بر میان کو ہر آگین کمر
 باندھا کمر پر موتی بھرا ہوا یعنی مضع پتھر
 بہ تن بر کی آسمان کون ز رے
 بہن عمر ایک آسمان کی نگت کی ز رے
 یانی کے تیغ ز ہر آب جوش
 ایک تلوار یانی ز ہر کے پانی میں کبھی نہ تھی

کہ تا چشم بر اس منہ نہ دس نہا
 مگر جبکہ پلک ادا دس سبھی اسے کاٹ لیا
 سکہ شد چون خرامندہ ماہ
 جلد نکلا مثل تیز چلنے والی ہوا کے
 تیغ آمد از رویان و رنبرو
 رویوں کے اسکی لڑائی میں مار گئے
 کہ با آن زبانی شود رزم ساز
 کہ اس سے ملنے کے ساتھ لڑ نہیالا ہوا
 چو از کوڑہ آتشین موم را
 جیسے آگ کی بھٹی سے موم کا
 نیا مہ بنا و روا و کس جردن
 نہ نکلا پھر اسکی لڑائی کے لیے کوئی باہر
 نہ پر کار موکب تھی کر دجائے
 لشکر کے حلقے سے خالی کی جگہ باگھڑی لے
 بزنگی کشتے نیزہ را داو و بیج
 زنگی کے مارنے کے لیے نیزہ کو گھمایا
 در آورو پولاد ہند می بسر
 آٹھ یا گز نہایت بجا ہی اور بلند
 چو مرغول زنگی گرہ در گرہ
 مثل زنگیوں کے بالوں کے نہایت پھیر
 حامل فرو ہشتہ از طرف دس
 حامل کی طرح ٹکائے ہوئے کندھوں کی تپ

[illegible][illegible]

کندی چو ابروی طعنا چیان
 ایک کند شل ابرو طعنا چ وایون کے
 لٹکانے برافکنہ بر پشت بور
 ایک چلتہ ڈالا گھوڑے کی پٹھیہ پر
 عنان تگا ور بدولت سپرو
 گام گھوڑے کی اقبال کو سوینی
 ایک وری چون وراید عقاب ق
 چکور پر جس طرح جھپٹتا ہے عقاب
 از ان تیز تر خشر و سیلتن
 اس سے تیز زیادہ بادشاہ ہادی بنی سکند
 بز و بانگ بروی کہ امی زانچ پیر
 لغو مارا اسپر کہ اسے پرانے کو سے
 اگر بختا بے عنان راز راہ
 اگر تونہ پھیرتا ہے باگی کوراستے سے
 یہ سرواز انے کہ از تیغ تیز
 تیرا منہ اس سب سے کالا ہے کہ تیز تلوار سے
 مرو تا بخون سرخ رویت کتم
 مت جا ابھی کہ خون میں تھک کر سرخ و کر دنگا
 قت زنگ بر تیغ آئینہ رنگ
 لگ جاتا ہے تلوار کے آئینے پر سورج
 سپیدی برو روی از چشم درد
 رومی سفید آنکھوں درد کو دیتا ہے

نجم چون کمان گوشہ چا چیان
 ٹیڑھی مثل گوشہ کمان چاچ وایون کے
 ور آمد برین آن شہیل زور
 بیٹھا زین پر وہ بادشاہ زور آور
 نمود آن قوی دست دوست برو
 دکھلائی اس زبردست کو چالاک
 چکو نہ جہد بر زمین آفتاب
 جس طرح کودتا ہے زمین پر آفتاب ہی طرح اٹھتا ہے
 پتندی ورا آمد بران اہرن
 تیزی سے آیا اس دیوینی شیطان پر
 عقاب جو ان آمد آرام گیر
 جو ان عقاب آگیا اب ٹھہر جا
 کتم بر تو عالم چور ویت سیاہ
 جہان کو تیرے اوپر تیرے ستم کی طرح مارے گا کوٹنگا
 ورین حرکہ کر و خواہے گریز
 اس لڑائی میں بھاگ جائے گا تو
 سلسلہ از جہد ویت کتم
 گرفتار زیادہ تیرے باون سے تھک کر دنگا
 من آئینہ ام کزن افتاد رنگ
 میں آئینہ ہوں کہ مجھ سے عاجز ہو گیا رنگ
 بز و تیغ من سرخی از روی زرد
 میری تلوار کا تھی ہے سرخی زرد چہرے سے

درا نام سیاہی نظر
 عقاب جو ان دینی
 شہیل زور
 بیٹھا زین پر وہ بادشاہ زور آور
 نمود آن قوی دست دوست برو
 دکھلائی اس زبردست کو چالاک
 چکو نہ جہد بر زمین آفتاب
 جس طرح کودتا ہے زمین پر آفتاب ہی طرح اٹھتا ہے
 پتندی ورا آمد بران اہرن
 تیزی سے آیا اس دیوینی شیطان پر
 عقاب جو ان آمد آرام گیر
 جو ان عقاب آگیا اب ٹھہر جا
 کتم بر تو عالم چور ویت سیاہ
 جہان کو تیرے اوپر تیرے ستم کی طرح مارے گا کوٹنگا
 ورین حرکہ کر و خواہے گریز
 اس لڑائی میں بھاگ جائے گا تو
 سلسلہ از جہد ویت کتم
 گرفتار زیادہ تیرے باون سے تھک کر دنگا
 من آئینہ ام کزن افتاد رنگ
 میں آئینہ ہوں کہ مجھ سے عاجز ہو گیا رنگ
 بز و تیغ من سرخی از روی زرد
 میری تلوار کا تھی ہے سرخی زرد چہرے سے

نجم چون کمان گوشہ چا چیان
 ٹیڑھی مثل گوشہ کمان چاچ وایون کے
 ور آمد برین آن شہیل زور
 بیٹھا زین پر وہ بادشاہ زور آور
 نمود آن قوی دست دوست برو
 دکھلائی اس زبردست کو چالاک
 چکو نہ جہد بر زمین آفتاب
 جس طرح کودتا ہے زمین پر آفتاب ہی طرح اٹھتا ہے
 پتندی ورا آمد بران اہرن
 تیزی سے آیا اس دیوینی شیطان پر
 عقاب جو ان آمد آرام گیر
 جو ان عقاب آگیا اب ٹھہر جا
 کتم بر تو عالم چور ویت سیاہ
 جہان کو تیرے اوپر تیرے ستم کی طرح مارے گا کوٹنگا
 ورین حرکہ کر و خواہے گریز
 اس لڑائی میں بھاگ جائے گا تو
 سلسلہ از جہد ویت کتم
 گرفتار زیادہ تیرے باون سے تھک کر دنگا
 من آئینہ ام کزن افتاد رنگ
 میں آئینہ ہوں کہ مجھ سے عاجز ہو گیا رنگ
 بز و تیغ من سرخی از روی زرد
 میری تلوار کا تھی ہے سرخی زرد چہرے سے

چو کارِ زراچہ ز راحت برسد
 جب کامِ زراچہ کا راحت یعنی باسانی ختم ہو گیا
 سیاح ہے بکر دارِ نخلِ لبند
 ایسا جیسی مثل لبے کھجور کے درخت کے
 بحسب دور آمد چوتند آرد ہا
 اس سکندر کے مثل آرد ہے کے آیا
 نشد کارِ گرتیغ بر درِ عشاہ
 لیکن سکندر کی زرہ پر ادسکا اثر نہ ہوا
 چو دارا کے روم ان سیر ہو
 جب سکندر نے اُس کا لے سنا پ کو دکھا
 چنانِ ضربتی ز وہان نخلِ سن
 ایسا ایکس دار کیا اُس کھجور کے درخت پر
 سر زنگے از نخلِ بالا فتاد
 سر زنگی کا درخت قدیمینی و طرس نیچے گر پڑا
 و گرز نیلے رفت سوئی مصاف
 ایک اور زنگی میدان کی طرف گیا
 کہ ابرساہ آمد از کوہِ زنگ
 کو زنگبار تے پاڑ سے کالی بدلی انگلی
 یہ گولہ گرو باز و منہم
 کا لافندہ اور میرے گول گول بازو پر
 ز تن بر کسٹم گردن سل
 مانعی کے بدن سے مین گردن کاٹ لیتا ہوں

یکے محنت و گراں آمد پر یہ
 ایک دوسری تکلیف پیش آئی یعنی اور ایک نئی
 ہراسان از و ویدہ **سکندر**
 جسکو باغبان خرما کے درخت کا دکھکڑا درجہ
 برو کر دئے جو آتش رہا
 اور اسے پہن سکندر پر آئے تیزی سے اکیڑا کیا
 بغیر زنگے چو ابر **سیاہ**
 اور وہ زنگی مثل کالی بلی کے گرنے لگا
نہنگ سیاہ از میان **برکشید**
 کا لاگھڑیاں یعنی تنوار بیان سے کھینچی
 کہ شیر جوان بر کوزن **کھن**
 جس طرح جوان شیر پہنی چٹا پانہ یعنی بڑھو بندہ
 چوزنگے کہ از محل **خرما فساد**
 جیسے کہ زنگی کھجور کے درخت سے گر پڑا
 زبان **برکشاد** او **مشتے گزان**
 زبان کھولی آئے تھوڑی ڈینگ پر
نار و گراژ و ہا و نہنگ
 بانی نہیں برساتی ہے مگر سانپ اور گھڑاں یعنی تیرا
 اگر ان کو **ہراہم ترازو و نم**
 بجاری سپاہ کے مقابل میں ہی ہوں
بدم و رکشم چشمہ نیل را
 چشمہ نیل کو ایک سانس میں کھینچ لیتا ہوں

[illegible]

چو ہندوی باز گیر گرم خیر
 شل نہ با دیگر چالاک کے
 رموز و فیض ربائی سنان
 موزون ہوئے نیزون کی مزون کے
 بزبورہ تیسرے زبورہ پیش
 سبب زبورے کے تیز و تیک کے
 زمین خستہ از خون انجیدگان
 زمین زخمی ہو گئی زمینوں کو خون سے
 بر آستہ قلب شاہ ازبرد
 آستہ کی قلب شکر کی سکندر نے
 ہان تیزین زنگی سخت کوش
 اوسی طرح زنگی تلو مارنے والے بہت کوشش کی
 کشیدہ دل و بر لب آروہ
 پڑ ہوئے دل اور لبوں پر کھنکھائی ہوئے
 چو از ہر دو سو کشت قلب تلو
 جب دونوں طرف سے قلب شکر کی مضبوطی ہوئی
 نو وند بسیار مروانے
 دکھائی دو رنگوں نے بہت بہادری
 بر آرو زنگی ز رومی ہلاک
 بر لائے زنگی رویوں سے ہلاکی
 شہ از نمانین لشکر اندیشہ کرد
 پادشاہ مینی سکندر نے اپنی نازک لشکر سے اندیشہ کیا

معلق زنان ہندی تیج تیز
 جگر کھائیوا لی ہندی تیج تلو
 برقص آمدہ اس پر عینان
 گھوڑے نیچے گام تے ناچنے لگے
 شدہ آہن و سنگ روی پیش
 لوہے اور پتھرون میں چھید ہو گئے
 ہوا بستہ از آہ و رجیدگان
 ہوا بند ہو گئی رجیدہ لوگوں کی آہ سے
 چو کوہے کہ آن باشد از لاجورد
 مثل اس پہاڑ کے کہ لاجورد ہے ہوا
 بر آرو و چون زنگی وی حروس
 بر لائے مثل رومی گھنٹوں کے شور
 وہن باز کردہ چو پشت کشف
 منہ کھولے ہوئے کچھوے کی میٹھی کی طرح
 ز ہر دو سپہ رفت بیرون سوار
 دونوں لشکروں سے سوار لڑنے کو باہر نکلے
 ہم از زیرے کے ہم ز دیوانے
 دانائی اور بھی جالک مینی لڑائی سے
 کہ این نازین بود و آن مولناک
 کیونکہ یہ نازین تھے اور وہ مہیب شکل
 کہ از نازینان بسیار
 کہ نازین لوگوں سے لڑائی نہیں ہو سکتی ہے

۱۲۹
 شکر کی زنگی تلو مارنے والے بہت کوشش کی
 پڑ ہوئے دل اور لبوں پر کھنکھائی ہوئے
 جب دونوں طرف سے قلب شکر کی مضبوطی ہوئی
 نو وند بسیار مروانے
 دکھائی دو رنگوں نے بہت بہادری
 بر آرو زنگی ز رومی ہلاک
 بر لائے زنگی رویوں سے ہلاکی
 شہ از نمانین لشکر اندیشہ کرد
 پادشاہ مینی سکندر نے اپنی نازک لشکر سے اندیشہ کیا

سکندر نے اپنی نازک لشکر سے اندیشہ کیا
 شہ از نمانین لشکر اندیشہ کرد
 بر آرو زنگی ز رومی ہلاک
 نو وند بسیار مروانے
 جب دونوں طرف سے قلب شکر کی مضبوطی ہوئی
 پڑ ہوئے دل اور لبوں پر کھنکھائی ہوئے
 شکر کی زنگی تلو مارنے والے بہت کوشش کی

شکر کی زنگی تلو مارنے والے بہت کوشش کی
 پڑ ہوئے دل اور لبوں پر کھنکھائی ہوئے
 جب دونوں طرف سے قلب شکر کی مضبوطی ہوئی
 نو وند بسیار مروانے
 دکھائی دو رنگوں نے بہت بہادری
 بر آرو زنگی ز رومی ہلاک
 بر لائے زنگی رویوں سے ہلاکی
 شہ از نمانین لشکر اندیشہ کرد
 پادشاہ مینی سکندر نے اپنی نازک لشکر سے اندیشہ کیا

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

در نشان کی تیغ چون شمشیر
 بختی ہوئی ایک تلوار مثل آنکہ گور کے
 برائیت آمد بر ان تند شیر
 رشتائی اور آیا اس تند شیر یعنی سکندر
 بشت گفت کای صید شیر آزما
 پادشاہ سے کہا کہ اے نیکار شیر کزبانیاں
 مرو تا برو و لیسران کنیم
 مت جا کہ لڑائی دیر دن کی طرح کرینگے ہم
 پیچیم کز مابلندی کر است
 دیکھیں ہم کہ ہم میں سے کس کی کسک ہے
 ز جوشیدن زنگی خام کار
 اوبنے یعنی ڈنگ مارنے زنگی بیوقوف سے
 چوبدخواہ کین درخروش آورد
 جب دشمن کینہ ظاہر کرتا ہے
 سکندر بد و گفت چندین ملاو
 سکندر نے اس سے کہا اتنی ڈنگ مت مار
 ز مروانے لاف چند ان کن
 بساوری سے اپنی اس قدر ڈنگ مت مار
 ترس ارچہ شیری ز شیر افکنان
 ڈر اگرچہ شیر ہے تو شیر افکنوں سے
 می را کہ نتوانے از جامی برو
 جس شخص کو نہ سکے تو جگہ سے جنبش دینا

پارک دور و رفتہ چون پای
 جو ہر ادریسین ظاہر شل پائون چینی کے
 نشا پید شدن سوی شیران لیر
 نجا ہے جانا طرثیون کے دلیر
 شکسپا شوا از خود صبور کے نامی
 صابر ہوا اور ارغنی جان سے صبر کر
 ورین رز کہ جنگ شیران کنیم
 اس لڑائی کی جگہ میں لڑائی شل شیر کو کریم
 ورین کار فیروز مندی کر است
 اس کام میں فتح مندی کسک ہے
 جوشیدن و رول شہر یار
 جوش کیا خون نے پادشاہ کے دل میں
 ستیرندہ را خون جوش آورد
 لڑتیوالے کا خون جوش میں لڑتا ہے
 مزن بہیدہ پیش مروان کز ان
 بیودہ مت بک آگے بہاوردن کے
 ہراسان شوا از سایہ خوشتن
 خوف کہ ہم اپنے سایہ سے
 ولیر کے مکن با ولیر افکنان
 بہاوری مت ظاہر کر بہاوردن سے ہو
 پر خاشاوی چہ باید فشر و
 اسکی لڑائی میں کیا چاہیے قدم جانا

فون سنہوش کی
 یعنی نہایت غصہ
 اور لڑت طاری
 ہوئی

سکندر بہ دگفت آنکہ
 یعنی سکندر نے
 پتلا جواب دیا

کہ بہاوردن سے
 اسکا بہت غور
 اور ڈنگ کی باتیں

کرنا بالکل بھول
 ہے

دستان
 مصاف کروں سکندریا

ہنگیان
 یعنی ہنگام سکندر
 کے لڑنے کی باتیں

درویشوں کی باتیں
 کہ جو بہاوردن سے

سایہ سے
 ہراسان ہونے کی باتیں

بہاوردن سے
 اور لڑنے کی باتیں

در نشان کی تیغ چون شمشیر
 بختی ہوئی ایک تلوار مثل آنکہ گور کے
 برائیت آمد بر ان تند شیر
 رشتائی اور آیا اس تند شیر یعنی سکندر
 بشت گفت کای صید شیر آزما
 پادشاہ سے کہا کہ اے نیکار شیر کزبانیاں
 مرو تا برو و لیسران کنیم
 مت جا کہ لڑائی دیر دن کی طرح کرینگے ہم
 پیچیم کز مابلندی کر است
 دیکھیں ہم کہ ہم میں سے کس کی کسک ہے
 ز جوشیدن زنگی خام کار
 اوبنے یعنی ڈنگ مارنے زنگی بیوقوف سے
 چوبدخواہ کین درخروش آورد
 جب دشمن کینہ ظاہر کرتا ہے
 سکندر بد و گفت چندین ملاو
 سکندر نے اس سے کہا اتنی ڈنگ مت مار
 ز مروانے لاف چند ان کن
 بساوری سے اپنی اس قدر ڈنگ مت مار
 ترس ارچہ شیری ز شیر افکنان
 ڈر اگرچہ شیر ہے تو شیر افکنوں سے
 می را کہ نتوانے از جامی برو
 جس شخص کو نہ سکے تو جگہ سے جنبش دینا

در نشان کی تیغ چون شمشیر
 بختی ہوئی ایک تلوار مثل آنکہ گور کے
 برائیت آمد بر ان تند شیر
 رشتائی اور آیا اس تند شیر یعنی سکندر
 بشت گفت کای صید شیر آزما
 پادشاہ سے کہا کہ اے نیکار شیر کزبانیاں
 مرو تا برو و لیسران کنیم
 مت جا کہ لڑائی دیر دن کی طرح کرینگے ہم
 پیچیم کز مابلندی کر است
 دیکھیں ہم کہ ہم میں سے کس کی کسک ہے
 ز جوشیدن زنگی خام کار
 اوبنے یعنی ڈنگ مارنے زنگی بیوقوف سے
 چوبدخواہ کین درخروش آورد
 جب دشمن کینہ ظاہر کرتا ہے
 سکندر بد و گفت چندین ملاو
 سکندر نے اس سے کہا اتنی ڈنگ مت مار
 ز مروانے لاف چند ان کن
 بساوری سے اپنی اس قدر ڈنگ مت مار
 ترس ارچہ شیری ز شیر افکنان
 ڈر اگرچہ شیر ہے تو شیر افکنوں سے
 می را کہ نتوانے از جامی برو
 جس شخص کو نہ سکے تو جگہ سے جنبش دینا

بہ پہلوی شیرانگے دست کش

شیر کے پہلو میں اس وقت ہاتھ ڈال
جس طرح خود تر کٹاڑی کے

پنہٹ جانے یعنی ہلاک میں پوشش کرتا ہوتا
ہے تاکہ اگر وہ میدانِ محشر

آؤ تو دو طرحین ہیں ہم کہ میدان اچھا ہے
گرفتہ مزار میں بر حریف اسے

وہ سب سے پہلے
 ونگست مار حریف کے گرانے پر
 اس وقت تک کہ گھوڑا شاہ

جنہیلا با رنگی سکندر کی باتوں سے

مرد است پیر و پادشاه
چو می تواری پادشاه یعنی سکندر که خود

بر اصفیہ شد شاہ زمان نشست و
غصہ آیا پارمہ دشاہ کو اسی میں بد صورت سے

چندی ایسے تیغ زوہر ش
تیزی سے ایک کواڑی آپکے بدن پر

بے حملہ بریکد گر ساختند
اسی طرح بہت حملے اک نے دوسرے کر کے

بدرنگ کو نہ تماشب در آئینہ
اسی طرح سے دل نہ ختم نہ آئینہ کہ ات اگر

چون زنگی شد از جنگ خسرو ستوده

جب زمینی سکندر کی لڑائی سے عاجز ہوا

مسنی اصلی یعنی ای تو حقیقت است

که داری بشیر افکنی دست خوش

کہ شیر افگنی میں مشق رکھتا رہتا
کہ کنجشک باشی و بازی گئے

کہ ایک چڑیا ہے اور باز کا کام کرتا ہے تو
پیغمبر کرنا کہ سختی کس پر ہے

وکیسین ہم کہ ہم میں سے کون سختی کی برائیت نبی اک
گرفتہ شوہر اگر گرفتہ زنی

گر فتنه ہو گا تو اگر لاف ماریگا
عالمشہور آجہا

بجائے کو آیا رشتہ اب سیاہ کے

بہر قافلتے رسد میغ را
بجلی سے کب حد نہ پہنچاے بدلی کو

چوتھیں از عشق سر بر آورد موی
مثل تلوار کے اُسکے بدن کی ہر گٹھڑی ہو گئی

نشد کار گز زخم بر جوشش
کار گز نه ہو از خم آکے جوشن

یکی زخم کاری نینداختند

فشد زخم کس در میان کارگر

ہوا دونوں این سے زخم کسی پر کاری
بد و گفت حور شید شدمی کوہ

اُس سے کہا کہ آقا بابا بزرگسین گئی یعنی

مجلسی رتقا کی تہذیب
نہایت جہل و غیبت
اور جس طرح اب

[illegible]

شب آتش خون پاکردنیست

رات ہو گئی رات کو لڑائی موقوف کر دینا چاہیے
 لیکن کارشب چون شود زحت سوز
 تا ریکی رات کی جیسا سبب جلانیوالی ہو
 کتم با تو کار کے درین کارزار
 کہ دنگا ساتھ تیرے وہ کام اس لڑائی میں
 بشرطیکہ چون صبح راند سپاہ
 اس شرط پر کہ جیسے ہی صبح سپاہ دوڑے یعنی ہوا
 بجھت این و از حرکہ بازگشت
 یہ کہا اور میدان سے واپس پھر گیا
 بمثلت ز شب عذرخواہ آمدند
 رات بکاملت سے عذرخواہ بیان کیں
 بیاساتی از خم و دوشیکہ مے
 آد ساتی اسی کل رات والی مٹھور کی شراب
 بدو تا طبیعت سیاوش شود
 دے کہ طبیعت رنگین اور خوش ہو دے

بیعاً و قرضاً و فاکر و فیست

وعدہ کل پورا کرنے کو لایق ہے
 بیرون آتش آید ز گردنہ روز
 آگ نکلے گردش کرینا و دن سے یعنی آفتاب بجلیگا
 کہ اندر گریزے بسورخ مار
 کہ بھاگ جائیگا تو سانپ کے بن میں
 ترانہ ز چوین صبح یہ سنم گاہ
 تجھ کو بھی مثل صبح کے دیکھو سنن تڑو کو
 یارین داستان شاہ و مساز گشت
 اس بات سے سکندر نے بھی افقت کی
 زمیندان سو خواب گاہ آمد
 میدان سے طرہ خواجگاہ کے آئے
 کہ ماندست باقی ز کاؤس و کسے
 جو باقی رہ گئی ہے کاؤس کے سے
 چونوشد و می چند سر خوش شود
 جو پیے چند گھونٹ بھی مست ہو جاوے

ظفر یافتن سکندرباشکرزگیان

فتح پانا سکندر کا زنجیوں کے شکر پر

چون روز دیگر چشمه آفتاب

جب دوسرے دن خیمہ آفتاب نے

بر آنکشت آتش ز دریای آب

آٹھائی مہنی مہند کی آگ مہنی روشنی پانی کو دیر مہنی مہنی

[illegible]

۳۵
ہے زبانی
نور دینی
توحید
کائنات ہو کر
فستق
برابر جا
کر
بلان
زبان
پسند
از کرم
ایک

[illegible][illegible]

کلا ہے ز پولا وچین برہش
 ایک خود چینی فولا دکا اسکے سر پر
 بر آوینتہ نائے ز ہر وار
 لٹکائے ہوئے ایک بر چھی زہر کی بھی ہوئی
 نشست از ہر بارہ کوہ و ش
 سوار ہوا ہار کے مانند گھوڑے قد اور پر
 روان کرو موکت بمیاد گاہ
 روانہ کیا شکر کو طرف وعدہ کی جگہ مینی زنگاہ
 نیامد لپٹ کر کہ پشمر وہ بود
 گر پشمر نہ آیا کیونکہ شست ہو گیا تھا
 و گز زنگی را چو عفتیت مست
 اور ایک زنگی کو جو شل دیو مست کے تھا
 شیک نایح شہ کہ بروی رسید
 ایک پادشاہ مینی سکندر کی بر چھی جو اسپر چھی
 و گز دیو کے آمد چو یکا رہ کوہ
 اور ایک دیو آیا شل ایک ہار کے چکر کے
 ہمان خور و کان ناتراش و کر
 اسی طرح اور بھی زنگا لائق احمقوں
 سیر روی تر زنگے دیو سار
 ایک زنگی نہایت سیاہ دیو کے مانند
 بروینر شہ نائے راند زو و
 اد سپر بھی پادشاہ نے فوراً ایک چھی لٹی

کہ گوہر بر شک آمد از گوہر ش
 کہ موتی رشک میں آیا اسکے جوہر سے
 بوقت زدن رخ چون زہر مار
 مارنے کے وقت سانپ کے زہر کی طرح کر دی
 بدیدن ہمایون پر ہمار خوش
 دیکھنے میں ہمارے اور چال میں اچھا
 بدیدہ کہ دشمن کے آید براہ
 دیکھنے کے لیے کہ دشمن کیا تا ہے سائے
 بازیشہ لنگر فرو برد وہ بود
 فکر میں لنگر ڈالو ہرے مینی مترد تھا
 فرستاد تا کوہر آرو بدست
 بھجوا کہ موتی ماتم میں لادے مینی سکندر ہارے
 زنگی رک زندگائے برید
 زنگی سے رگ زندگی کی کٹ گئی مینی رگیا
 کز و چشم بنیدگان شدستوہ
 کہ جس سے آنکھ دیکھنے والوں کی حیران گئی
 چنین چند را خاک خارید سر
 کہتے ہی لوگوں کا خاک نے سر کھجایا یعنی مار گئے
 ہمیشہ در آمد چو چیدہ مار
 آیا بل کھاتا یا اگر تا ہوا شل لہر آؤ سانپ کے
 بزخمی بر آو زو زو و و و
 ایک ہی زخم میں اس سے بھی حوائج لا

کے مقابلے کیلئے
 بھجوا
 ایک پادشاہ نے
 مطلب یہ کہ سکندر
 کی ایک بی باھی
 بن اس زنگی کی
 مینی زنگی کی
 دیکھ کر اس کی
 دیکھ کر اس کی
 اور اس کی
 عاقر اور فرہ

یا فتی سکندر بر شکر

بجلیان

بل بل مینی
 سامنے شکر اور
 سیاد گاہ سامنے
 وعدہ کی جگہ اور
 اس سے لڑائی
 پیرہن اور
 سکندر نے شکر
 جنگ میں شکر
 بھجوا اور پشمر
 اس کا انتقام لیا

ایک دن پشمر کا
 سکندر نے شکر
 لکھنا تھا اس پر
 کی فہم میں
 زنگا تھا اس پر
 پادشاہ نے فوراً
 ایک چھی لٹی

[illegible]

فروخت باران رحمت میخ

گرای یعنی بر ساینده رحمت کا بدلی سے
 شاہ وہ ملک زیر زمین درفش
 کھڑا ہوا بادشاہ شہر بے علم کے
 زہر سوکشان زنگی چون ہنگ
 ہر طرف سے کھینچے ہوئے زنگیوں کو مثل گھڑیاں کے
 سے کہے را کہ زیر علم سائنسند
 جس جس کو کھینچے علم کے کیا کہیں لے گئے
 دوران وادی از زنگیان کسانند
 اوس جنگل میں زنگیوں سے کوئی دریا
 گروہیک برپیل کروند و
 وہ گروہ میں جو لوگ کہ ہاتھ بڑے زور کے تھے
 خربندہ کو بار مردم کشد
 گدھا کر ایسے کا کہ وہ بوجھ آدمی کا کھینچتا ہو
 چو خصمان گرفتار خواری شدند
 جب دشمن خواری میں گرفتار ہوے
 بنجشود بر سخته کارشان
 ہم کیا ادنیٰ مصیبت پر سکندر نے
 شہ آن وحشیان اکہ بودار حبش
 بادشاہ نے ان حبشیوں کو جو وحشی تھے
 بفرمود تا داغ شان برکشند
 منہ مایا کہ ادھو داغ کو دین

یہاں وہاں

معلوم ہوئے کہ حبشی اور زنگیوں میں کچھ فرق ہے

فروخت زنگار زنگی کے زتیغ

دھوگ زنگ زنگیوں کا تلوار سے
 زسیفور برتن قبائے نفیس
 اُدوے سیفور سے برہن ایک قبائے ہوئے
 بگردن در افشار بابا لنگ
 گردن میں ڈالے ہوئے باگ ڈور
 بفرمان خسرو سر انداختند
 حکم بادشاہ سے سر کاٹ ڈالا
 وگرماند جز خور و کرکس نماند
 اور جو رہا سوا گدو کے کھانیکے لائق نہ
 قتاوند چون پیلہ در پامی مور
 گروہیک شل ریشم کے کپڑے کو چھٹی کو پھینک
 گئے شمشک شد کہ بریشم کشد
 کبھی جوتے لاوتا ہے کبھی ریشم لاوتا ہے
 حبش در میان زمیناری شدند
 حبش کے لوگ امان مانگنے لگے
 ز شمشیر خود و او ز نہار شان
 اپنی تلوار سے پناہ دی کہ شمشیر
 بفرمود کشتن و ران کشش
 قتل کرنے کی اجازت دی اس شمشیر
 حبش زمین سبب داغ برکشند
 حبشی اسی سبب داغ سر پر کھنے ہیں

برایان رحمت میخ
 زنگار زنگی کے زتیغ
 زنگار زنگی کے زتیغ
 زنگار زنگی کے زتیغ

مطلب یہ کہ اس

جنگل کوئی زنگی
 زندہ باقی نہ رہا
 حوت مردوں کی
 لاشیں پڑی پھیلیں
 جل کر زنگیوں کا
 لہو "س" لگا
 لہو دیکھا
 پیلہ زنگیوں کی
 ریشم کا جالا بنا کر
 خود اسی ریشم
 مطلب یہ کہ وہ لوگ

یا متن سکندر بر شکر

بنگیاں

یہاں وہاں

معلوم ہوئے کہ حبشی اور زنگیوں میں کچھ فرق ہے

یہاں وہاں

یہاں وہاں
 یہاں وہاں
 یہاں وہاں
 یہاں وہاں

فرزندہ شان کروڑاں گرم داغ
 روشن کر دیا اور نکو اس گرم داغ سے
 رئیس غارت اور ون از بہر شاہ
 بادشاہ کے واسطے بہت کچھ لوٹ لائے سے
 چو شاہ آن متاع کران بنج
 بادشاہ نے جو قیمتی اسباب دیکھا
 بجز گوہرین جام وزرین عمود
 سو سوتی کے پیالوں اور سنہری گزروں کے
 ہم از زر کاٹے ہم از لعل و در
 کان کے خالص سونے اور بھی لعل اور موتیوں کے
 ز کا فور چون سیم صبر استوہ
 جاندی کے ایسے کار نور سے جمل عاجز
 ہمہ زندہ پیلان گنجینہ کش
 سب مست تھی خزانہ کھینچنے والے
 بے بر وہ یونانی و بربرے
 بہت یونانی اور بربری بردے
 زبرگستہ انہما کے گوہر نگار
 سوتی ٹکی ہوئی گھوڑوں کی پوششوں سے
 ہمو رو کے صحرا پر از خواستہ
 تمام زمین جنگل رکی مال سے بھر گئی
 شہ از فتح ز کے و تاراج گنج
 بادشاہ ز کیوں پر فتح پانے اور لوٹ کی خزانے سے
 کروڑاں فروزندہ گرد و چراغ
 کیونکہ آگ سے جل اڑتا ہے چراغ
 حکیمت گنجیدہ در عرضہ گاہ
 لوٹ کی خزانہ کی گنجائش نورانی سانے
 چو دریا سے دشت پر گنج وید
 دریائی طرح ایک جنگل خزانے سے بھرا دیکھا
 بحر وارہ کو ہر بابا رعود
 ڈھیر دن سوتی اور ڈھیر دن عود
 بے چشم قظار ہا کر دہر
 بہت پر سے بھر دایے
 نسیم جو کا فور صبر پارہ کوہ
 کا نور ایسی یعنی سپید چاندی سوتلی پانے ٹکڑے
 ہماں تازی اسپان طائوس ش
 وہی عربی گھوڑے نور دن کی طرح کے
 سبقت بر وہ بر ماہ و بر مشترے
 سبقت لے گئے چاند اور مشتری پر
 ہماں فرش زرافہ آبدار
 اور بھین رنگ رنگ تصویر دار فوشوں سے
 گنجینہ گوہر آراستہ
 سوتی کے خزانوں سے آراستہ ہو گئی
 بر آسودہ دامن شد از در و درج
 آسودہ ہوا اور بخوف ہوا در دار درج سے

[illegible]

عبرت در ان کشتگان نیکویت

عبرت سے آن مردن کو دیکھتا رہ تھا
 کہ چندین خلایق در ان ارکس
 کہ اتنے لوگ اس لڑائی میں
 گنہ گرا ایشان تھم نارو است
 منہ اگر ان پر رکھو نہیں نا جائز ہے
 فلک را سر انداختن شدشت
 آسمان کی خصلت سر مہکا دین کی پید ہوئی
 جو دو دوازہ لاجوردی نقاب
 شل دھوئیں کے نیچے نیچے پردہ بینی آسمان
 فلک کہ چون لاجوردی خمدند
 آسمان کہ شل نیچے ریشمی کپڑے کے ہیں
 ورین پودہ فوج سرودی مگوی
 اس پڑے پردے میں کوئی راگست و
 کہ داند کہ این خاک انکسیت
 کون جانے کہ اس اٹھی ہوئی خاک میں
 ہمہ راہ اگر نیست بینندہ کور
 اگر دیکھنے والا اندھانیں ہے تو تمام راہ
 بیاساقی از می مراست کن
 آؤ اے ساقی شراب سے جگہ مست کر
 ازان می کہ دل را بد خوش کنم
 اس شراب سے کہ اس سے دل کو خوش کریں

بخت بد پیر او پنهان گراست

خا ہرین ہنستا تھا اور پوشیدہ رہتا تھا
 چراکشت پاید شمشیر و تیغ
 کیون قتل کرنا ضرور تھے کموار اور تیرے
 گرا از خود خطا بنیم اینم خطا است
 اگر اپنی خطا دیکھوں یعنی کون یہی غلطی ہے
 شاید کشیدن سر از سر نوشت
 سر نہ پھیرنا چاہیے تقدیر کے لکے ہوئے
 سر از گنبد لاجوردی متاب
 سر گنبد لاجوردی سے مت پھیر
 ہمہ حاتم لاجوردی کے لڑند
 سب کے نیچے کپڑے رنگے ہوئے ہیں
 ورین خاک شوریدہ آبی محوی
 اس اور سرین میں کسی پانی کی تلاش نہ کر
 بخون چه ولہاست انکسیت
 کتنے دنوں کے خون سے ہوئے ہیں
 اویم گوزنست و کیمخت گور
 جسے اور کیمخت گور اور گوزن کا ہے
 چومی وروہی نقل دروست کن
 جب تو شراب دیتا ہے تو گوزن بھی دے
 بدوزخ و رش طلق آتش کنم
 دوزخ کی آگ کے لیے ابرک بناؤں میں

بخت بد پیر او پنهان گراست
 خا ہرین ہنستا تھا اور پوشیدہ رہتا تھا
 چراکشت پاید شمشیر و تیغ
 کیون قتل کرنا ضرور تھے کموار اور تیرے
 گرا از خود خطا بنیم اینم خطا است
 اگر اپنی خطا دیکھوں یعنی کون یہی غلطی ہے
 شاید کشیدن سر از سر نوشت
 سر نہ پھیرنا چاہیے تقدیر کے لکے ہوئے
 سر از گنبد لاجوردی متاب
 سر گنبد لاجوردی سے مت پھیر
 ہمہ حاتم لاجوردی کے لڑند
 سب کے نیچے کپڑے رنگے ہوئے ہیں
 ورین خاک شوریدہ آبی محوی
 اس اور سرین میں کسی پانی کی تلاش نہ کر
 بخون چه ولہاست انکسیت
 کتنے دنوں کے خون سے ہوئے ہیں
 اویم گوزنست و کیمخت گور
 جسے اور کیمخت گور اور گوزن کا ہے
 چومی وروہی نقل دروست کن
 جب تو شراب دیتا ہے تو گوزن بھی دے
 بدوزخ و رش طلق آتش کنم
 دوزخ کی آگ کے لیے ابرک بناؤں میں

بخت بد پیر او پنهان گراست
 خا ہرین ہنستا تھا اور پوشیدہ رہتا تھا
 چراکشت پاید شمشیر و تیغ
 کیون قتل کرنا ضرور تھے کموار اور تیرے
 گرا از خود خطا بنیم اینم خطا است
 اگر اپنی خطا دیکھوں یعنی کون یہی غلطی ہے
 شاید کشیدن سر از سر نوشت
 سر نہ پھیرنا چاہیے تقدیر کے لکے ہوئے
 سر از گنبد لاجوردی متاب
 سر گنبد لاجوردی سے مت پھیر
 ہمہ حاتم لاجوردی کے لڑند
 سب کے نیچے کپڑے رنگے ہوئے ہیں
 ورین خاک شوریدہ آبی محوی
 اس اور سرین میں کسی پانی کی تلاش نہ کر
 بخون چه ولہاست انکسیت
 کتنے دنوں کے خون سے ہوئے ہیں
 اویم گوزنست و کیمخت گور
 جسے اور کیمخت گور اور گوزن کا ہے
 چومی وروہی نقل دروست کن
 جب تو شراب دیتا ہے تو گوزن بھی دے
 بدوزخ و رش طلق آتش کنم
 دوزخ کی آگ کے لیے ابرک بناؤں میں

[illegible]

بجوش آمد از بانگ طبل رحیل
 جوش کوئے لگی آواز کوچ کز قمارے کی
 ز بانگ تھی مغرور اگر وہ پر
 خالی آواز دن سے دماغ بھر گئے
 ز شور جس گوشہ اگر در
 گھنٹے کی آواز دن سے اپنے کان بند کر لے
 نہ چند آنکہ داند کس اور ایشمار
 نہیں اس قدر کہ کوئی اسکا شمار
 خرامندہ بر یکبشت قاصد خوش
 چل رہا تھا اپنے نہ چنے والے پکس پر
 ز پیلوی وادی در آمد بدست
 جنگل کے کنارے سے آیا جنگل کے بیچ میں
 سفر قس شدہ گنبد لا جوڑو
 بیٹھا ہو گیا گنبد لا جوڑی بنی آسمان
 ز گوہر شیدن ہیونان ستوہ
 موتیوں کو لادنے سے گھوڑے عاجز ہو گئے
 بعد جامی پل بست بر رویل
 سیکڑوں جگہ پل بندہ گیا دریائے نیل پر
 بامین خود کار آن شہر ساخت
 اپنے طور پر کام اس شہر کا کیا
 برا فراختہ سر پر خ بلند
 بلند کیا سر برابر آسمان بلند کے

نور پائی افریجیہ تار و سبیل
 دریائے افریجیہ سے دریائے نیل تک
 درآئید ہر سو در اسکے شتر
 ہر طرف آنے لگی آواز اذیتوں کے گھنٹوں کی
 وہاں جلاجل بھڑک رہا ہے
 جہاں بھڑکے گھنٹے نہ جیسے سو نیکی پھلین
 ہر کوئی روانہ شکر از ہر کنار
 سو اسی شکر کی پٹی ہر طرف ہے
 جہاں دار و درموب خاص و عیش
 یاد شاہ اپنی خاص سواری میں
 چوتھی زمین نہ ان طرف در نوشت
 چپ بھڑکی زمین اس طرف کی لڑکی
 نہیں رہا ہے اکیسری شہر و زرد
 شہر اور زرد و نیزون کے زیادہ اٹھوے
 بصرہ غنیمت بر آورو کوہ
 جنگل میں بوٹ کو ڈھیر نسل بہار کے لگو ہو
 زبیر گنج آگندہ پریشیت پیل
 خزانہ لدے ہوئے ہاتھوں کی پیٹھ کی کثرت سے
 بصرہ آمد و مصر بایں رانواخت
 مصر میں آیا اور مصر والوں کو سزا دیا
 بدین فرخے شاہ فیروز مند
 اس مبارکی سے پادشاہ فتح مند نے

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

وزرا خجاردون شد بدریا کنار

اور وہاں سے باہر گیا وہ کنارے دریا کے
بہرمنسزلی کو علم بر شید
طرف جس منزل کے کائنات علم کینی
بگنج و بفرمان دوران مریوم
دولت اور حکومت سے اس سرزمین میں
بر آبادی راہ مے بر درنج
راہ کے آباد کرنے میں کوشش کر رہا تھا
بروزیکہ بود اتفاق و فدا
جہن کہ اتفاق پڑا تھا یعنی ساعت نیک تھی
خستین عمارت بدریا کنار
پہلے عمارت میں کنارے دریا کے
آبادی و روشنی چون مہشت
آبادی اور روشنی میں مثل مہشت کے
اسکندر ان شہر چون شد تمام
جب سکندر کے ہاتھ سے وہ شہر بالکل تیار ہوا
چو پر داخت آن نغز بنیاد را
ب بنا چکا اس بنیاد بنیاد
میوان شدن گشت عزمش و
برمان کی طرف جانے کا اسکا مقصد ارادہ
زوریا گذر کرد و آمد بر روم
دریا سے گذر کیا اور آیا طرف روم کے

پذیرفت کیچند آسجا قرار

اختیار کیا وہاں چند روز قیام
وران منزل آمد عمارت پرید
اس منزل میں عمارت ظاہری یعنی بنائی
عمارت ہے کہ در شہر روم
عمارتن بہت بنائیں بطریق رومیوں کے
بران یک چون یک مہر خستین گنج
اس ریگستان میں ریت کی طرح رو پیچ کر آتا تھا
مهندس بیا مداساسے نہاد
بنوی آیا اور اسے ایک بنیاد رکھی
بنا کر و شہر کے چو خرم ہمار
قائم کیا ایک شہر مثل سرسبز ہمار کے
مہش جامی بازار و ہم جامی
اس میں جگہ بازار کی اور کھیتی کی بھی تھی
ہم اسکندر شیش نہاد و زمان
اسکا نام بھی اسکندر یہ رکھا
کہ مانند شد مصر و بغداد را
کہ مصر اور بغداد کے مانند ہو گیا
کہ آسجا روم و کا یہ خست
کیونکہ جو شخص آتا ہے پہلے وہاں جاتا ہے
جہان نرم و زریں مہش جو روم
جہان م اس کے گئے کو بچہ روم کی طرح یعنی فرمان

نام سکندر نے لکھا ہے
چو پر داخت آن نغز بنیاد را
ب بنا چکا اس بنیاد بنیاد
میوان شدن گشت عزمش و
برمان کی طرف جانے کا اسکا مقصد ارادہ
زوریا گذر کرد و آمد بر روم
دریا سے گذر کیا اور آیا طرف روم کے
اختیار کیا وہاں چند روز قیام
وران منزل آمد عمارت پرید
اس منزل میں عمارت ظاہری یعنی بنائی
عمارت ہے کہ در شہر روم
عمارتن بہت بنائیں بطریق رومیوں کے
بران یک چون یک مہر خستین گنج
اس ریگستان میں ریت کی طرح رو پیچ کر آتا تھا
مهندس بیا مداساسے نہاد
بنوی آیا اور اسے ایک بنیاد رکھی
بنا کر و شہر کے چو خرم ہمار
قائم کیا ایک شہر مثل سرسبز ہمار کے
مہش جامی بازار و ہم جامی
اس میں جگہ بازار کی اور کھیتی کی بھی تھی
ہم اسکندر شیش نہاد و زمان
اسکا نام بھی اسکندر یہ رکھا
کہ مانند شد مصر و بغداد را
کہ مصر اور بغداد کے مانند ہو گیا
کہ آسجا روم و کا یہ خست
کیونکہ جو شخص آتا ہے پہلے وہاں جاتا ہے
جہان نرم و زریں مہش جو روم
جہان م اس کے گئے کو بچہ روم کی طرح یعنی فرمان

نام سکندر نے لکھا ہے
چو پر داخت آن نغز بنیاد را
ب بنا چکا اس بنیاد بنیاد
میوان شدن گشت عزمش و
برمان کی طرف جانے کا اسکا مقصد ارادہ
زوریا گذر کرد و آمد بر روم
دریا سے گذر کیا اور آیا طرف روم کے
اختیار کیا وہاں چند روز قیام
وران منزل آمد عمارت پرید
اس منزل میں عمارت ظاہری یعنی بنائی
عمارت ہے کہ در شہر روم
عمارتن بہت بنائیں بطریق رومیوں کے
بران یک چون یک مہر خستین گنج
اس ریگستان میں ریت کی طرح رو پیچ کر آتا تھا
مهندس بیا مداساسے نہاد
بنوی آیا اور اسے ایک بنیاد رکھی
بنا کر و شہر کے چو خرم ہمار
قائم کیا ایک شہر مثل سرسبز ہمار کے
مہش جامی بازار و ہم جامی
اس میں جگہ بازار کی اور کھیتی کی بھی تھی
ہم اسکندر شیش نہاد و زمان
اسکا نام بھی اسکندر یہ رکھا
کہ مانند شد مصر و بغداد را
کہ مصر اور بغداد کے مانند ہو گیا
کہ آسجا روم و کا یہ خست
کیونکہ جو شخص آتا ہے پہلے وہاں جاتا ہے
جہان نرم و زریں مہش جو روم
جہان م اس کے گئے کو بچہ روم کی طرح یعنی فرمان

دولت کا سکندر نے
نہایت ہی خوشی سے
میں وہ بہت خوش
نہایت ہی خوش
نہایت ہی خوش

میں وہ بہت خوش
نہایت ہی خوش
نہایت ہی خوش
نہایت ہی خوش
نہایت ہی خوش

بدان موم چون رختش خواست
اُس موم یعنی اُن لوگوں جو کچھ خواہش کی ہوتی
از انجا یونان در آمد ز راه
یونان سے یونان میں آیا راہ سے
بزرگان و موم آفرین خوان شدند
بزرگوں و موم آفرین خوان شدند
روم کے سردار سکندر کی تعریف کرنے لگے
ہمہ شہر یونان بیاراستند
تمام شہر یونان کو آراستہ کیا
نشانند مطرب نشانند بال
جھللائے گوئے جھاڑے بازوینی خوشی بقلین
محالفت شکن شہادہ فیروز تخت
دشمن کو شکست دینے والا بادشاہ فتح نصیب
فیروز کے دولت کا مکار
فتحندی مقصد و دولت سے
بے ارمغانی ز تاراج زنگ
بہت تحفے زنگیوں کی لوٹ سے
ز گنجیکہ اور افرستاد و ہر
اُس خزانے سے کہ اُسکے لیے زانو زنجیا
و گر بہرہ از بہر وار انہما و
دو سرا جہت واسطے دارا کے بھیجی
گزید از غنیمت طرائف بے
انتخاب کین بہت نادر چیزیں لوٹ سے

بکروی از وہر چہ میخواست
کرتے جو کچھ وہ چاہتا تھا
کہ پوشیدہ کر وون ز کردیہا
کہ چھپ گیا آسمان لشکر کی گرد سے
بران گوہری کو ہر افشان شدند
ادسکی عقلت دی کی توفین کرنے لگے
کہ دیدند از وہر چہ میخواستند
کہ دیکھا اُس سے جو کچھ چاہتے تھے
کہ آمد چنان بازے و خیال
کب آتی ہے ایسی بازی کیسے خیال میں
بغیر وز قالے و آمد بہ تخت
فتحندی کی فال سے بھیجی تخت پر
نشاط نو آگیت و در روزگار
نیا جشن کیا زمانے میں
بہر سو فرستاد بی وزن و تنگ
بھیجے ہر طرف بے تولے ناپے ہوئے
بہر گنجیکہ فرستاد و ہر
ہر ایک خزانے کو مالک یعنی مالک شہر کو ایک حصہ بھیجا
نہ از بہر بیم و مدار انہما و
نہ واسطے صلح اور خون کے اُسکو بھیجا
کز انسان نہ بنید طرائف کے
کہ ویسی نادر کسی نے نہ دیکھی ہونگی

سکندر نے بہت خوشی سے
میں وہ بہت خوش
نہایت ہی خوش
نہایت ہی خوش
نہایت ہی خوش

چوتوبت بسر بخش دارا سید

جو آخر کو نوبت دارا کے حصے کی ہو وہی
گزین کر و مروی بفرہنگ را
بہند کیا ایک شخص کو درانی اور قتل
گرا نایا ہیکل باشد غریب

وہ قیمتی چیزیں کہ ہونی ہیں تار و
برون از طبقہ های زیرین شک

سوا شک سونے کے بھرے ہوئے خواتون کے
کلی خرمن از سیم نلد خستہ

ایک کھلیان یعنی بہت سی خالص چاندی
زخمو گرہ بار ہا بستہ تنگ

عود گرہ دار کے بہت بوجھ کس کر باندھے
مضع بے تیغ گو ہر نگار

جڑا و بہت جو ہر عہدہ تلواریں
کنیزان چابک غلامان چست

بوندیان تیز اور عین سلام چالاک
ہمان تختائے مکمل ز علاج

مہر مانتی دانت کے جڑا و تخت
اسیران زنجیر بر پا و دست

قیدی مانتہ پاؤں میں زنجیریں پٹی ہیں
ز گوش جبریدہ شتر بارما

کٹے ہوئے کانوں سے اونٹ لدی ہوئے

شتر بار زرتما بخار ارسید

لدے ہوئے اونٹ سونے سے بخارا تک پہنچے
کہ آئین آن خدمت آرو بجائی

کہ طریقہ اس خدمت یعنی آداب شاہی بخارا تک ہو
زمر کو بوجہ ہرزویا طیب

سوار یون اور جواہرات اور کپڑوں قیمتی اور خوشبو
بصندوق عینہ خروار مشک

عینہ کے بھرے صندوق اور ڈمیر دن مشک
کلی خانہ کا فورنا ساحت

ایک صندوق یعنی بہت سا خالص رکا فور
کہ ہر پارہ زو بود صد من سنگ

کہ ہر ٹکڑا اسکا وزن میں تسو من کا تھا
نسطہا کے زرافے ابدار

ہر قسم کے رنگ بڑگ اور آبدار فرش
ہنگام خدمت گری تندرست

خدمت کرنے کے نہایت مستعد
گجو ہر برآمد باطوق و تاج

موتی جڑے ہوئے طوق اور تاج
ببالا و پینا چوپیلان مست

قد آور اور موٹے مثل مست مانتی کے
ز مسما کے پر کاہ خروار ما

سروں کے مثل گھاس کے گٹھے کو بوجھ

از گره دار عود و

بہا اور ادسی کی

نودانی کسٹین

بہا کسٹین

توسن کی

سوی زو

نگار سے

من بوجھ

کی ہا

مرحت

سکندر از جنگ

زیگیان و بنا کردن

اور ادسی کی

اور ادسی کی

از گره دار عود و

بہا اور ادسی کی

نودانی کسٹین

بہا کسٹین

توسن کی

سوی زو

نگار سے

من بوجھ

کی ہا

مرحت

سکندر از جنگ

زیگیان و بنا کردن

اور ادسی کی

اور ادسی کی

۱۳۱
 معنی این است که در این کتاب
 فیاض و در عمده
 معنی این است که در این کتاب
 فیاض و در عمده
 معنی این است که در این کتاب
 فیاض و در عمده

زبیلان پیکار صد شتر تہہ پیل
 سو بڑے بڑے لڑائی کے قابل ہاتھی
 ہم انسان گرا نایا ہائے سرہ
 اس طرح کی قیمتی اور فاصلہ پسین
 چو آمد فرستاد و کوراہ سنج
 جب آیا قاصد راہ پہلنے والا
 شکوہ میدہ وارا ز زلی چنان
 در گیار دارا ایسے تحفے سے
 پذیرفت گنجینہ بی قیاس
 بقول کیا وہ بے اندازہ خندانہ
 تہہ بر جای خود پائے ساز کرد
 ایسے سو محبوب بھی کوئی موافق جواب نہ دیا
 فرستاد نیا پانچ سرسری کے
 بیعتا سرسری جواب کا
 سکندر رشدا زردہ از کار او
 سکندر آزدہ ہوا اسکے کام سے
 رفیقہ وزمی دولت جاہ و خویش
 فتحندی دولت اور مرتبے اپنے سے
 زہر سو خیر ترکستانے نمود
 ہر طرف خبریں دوڑنے لگیں
 زہر کشور کے قاصدان مانتند
 ہر ایک ایک سے قاصد دوڑے

گہ زرم جوشند و چون و و نیل
 زانی کے وقت جوش گریو اما مثل ریانی نیل کے
 فرستاد باقا صدیک سرہ
 سب بھیجیں قاصد کے سارے
 بدار اسپر و آن کرانامہ گنج
 دار اسکے حوالے کیا وہ قیمتی خزانہ
 خند را بر و تیز تر شد عنان
 حد کی باگ اد سپر دیا وہ تیز ہوئی
 پذیرفتہ رانا مدار و می سیاسی
 لیکن اس قبول کیو یعنی باؤ ہو دکا نہ لیا اس سے شکر
 و رکیں پوشیدہ را باز کر و
 بلکہ دروازہ پوشیدہ رکھنے کا کھول دیا
 پوشیدہ برامی اسکندر کے
 نہ پوشیدہ را بار اے سکندری پر
 نہانے ہمیشہ آزار و
 پوشیدہ رکھنے کا رنج اس سے
 نمودش سرکس بدخواہ خویش
 نہ تھا اسکو خیال اپنے دشمن کے کہنے کا
 کہ رومی نہ تکی چہ بازے نمود
 کہ رومیوں نے زنگیوں کے ساتھ کیسی بازی کی
 باین چہر کے تہنیت ساختند
 اس غلبے کا مبارکباد کیا

[illegible]

اور زنگیوں کے
اعضا اور فیوی
دیکھ کر کسی قدر ڈرا
اور اسے اس بات
کا شک ہوا کہ اسکند
اب نہایت دہشتناک
اور شرار و مکر کا جو
موجود ہے۔ یہ سب کچھ
سمجھ کر وہ بڑا غصہ
آیا اور کہا کہ میں
اس کو مار دوں گا۔

در طعن بر رویان بسته شد

و دا زہ طعنے کا رومیوں پر بند ہو گیا
زمانہ چو عا جز نوازی کند
زمانہ جب عا جز نوازی یعنی کردہ نیرم نام
درین آسیادانہ بینی ہے
اس جگہ میں بہت دانے دیکھگا تو
بد ساقی آن می کہ قریبی
اے ساقی وہ شراب کو مبارک قدم ہے
میں کوست حلوائی ہر غم کشتے
وہ شراب کہ ہے حلوا ہر غم لگین کے لیے

همه رومی از بدولی رسته شد

سب روی بدولی سے چھوٹ گئے
پیشدار و پامور بازی کنند
چو نہی تیزاڑو ہے کچھ ساتھ بازی کرتی ہے
نبوت و رش افکند ہر کسے
باری باری آسین ڈالیگی ہر شخص کو
بس وہ کہ واروی مردان می
مجھ کو دے کہ دوامردوں کی شراب ہے
ندیدہ و بجز آفتاب آفتاب
نہ دیکھے ہوئے سوا آفتاب کے کوئی آگ

سگالش نمودن اسکنند بر قهر و ارا و فال

عذر کرنا سکندر کا دارا کے غمگین اور فال

زودن به فیروزی خود

دیکھنا اپنی تختہ بندی کی

چنان بنیم از میل جویند ویر

جهان کو دیکھتا ہوں نہیں ڈھونڈتا ہوں کسی کو اس زمانے میں
 جو میں کہے راورین روزگار
 نہیں دیکھتا ہوں کسی کو اس زمانے میں
 چو من لعلے را بو و ناگزیر
 مجھ ایسے بیل کو اب یہ ضرور معلوم ہوتا ہے

میں سوئے و سہاگنی سوئے

ایک کی طرف دریا کے ایک کی طرف موتی کے
کہ میلش ہو دسویں آموزگار
کہ خواہش اولی ہو طرف خدا کے
کہ زمین گوشہ گیران شوم گوشہ گیر
کہ ان اوصاف سے الگ پی ہو دن یعنی اہل دنیا کو جو گوشہ گیر

۱۴۹

در طعنہ بر رویان بستہ شد
 در دانه طعنہ کار و میون پر بند ہو گیا
 زمانہ چو عاجز نوازی کند
 زمانہ جب عاجز نوازی مینی کز درد نیرم تا
 درین آسیادانہ مینی بستے
 اس پکی بن بہت دانے دیکھا تو
 بد ساقی آن می کہ قریح پیست
 اس ساقی وہ شراب کو مبارک قدم ہے
 می کوست حلوائی ہر غم کشتے
 وہ شراب کہ ہے حلوائی ہر غم کشتے کے لیے

ہم روی از بدولی رستہ شد
 سب روی بدولی سے چھوٹ گئے
 بہشت از دیا مور بازی کند
 بیونٹی تیزاڑو ہے کے ساتھ بازی کرتی ہے
 نبوت ورش افکنہ ہر کسے
 باری باری آسین ڈالیں ہر شخص کو
 بس وہ کہ واروی مردان می
 مجھ کو دے کہ دوامردن کی شراب ہے
 ندیدہ بحر آفتاب آتے
 نہ دیکھے ہوئے سوا آفتاب کے کوئی آگ

سگالش نمودن سکندر بر قہر دارا و قال
 عذر کرنا سکندر کا دارا کے غصے پر اور قال

زودن یہ فیروزی خود
 دیکھنا اپنی فتح مندی کی

جہان بنیم از میل جویدہ
 جہان کو دیکھتا ہوں نہیں ڈھونڈتا ہوں کوئی خوشی
 وہ بنیم کسے راورین روزگار
 نہیں دیکھتا ہوں کسی کو اس زمانہ میں
 چومن بلبلے را بودنا گزیر
 بعد ایسے بلبلے کو اب یہ ضرور معلوم ہوتا ہے

میلی سوے وریا ملی سوے
 ایک کی طرف دریا کے ایک کی طرف موتی کے
 کہ میلش بود سوے آموزگار
 کہ خواہش اس کی ہو طرف خدا کے
 کزین گوشہ گیران شوم گوشہ گیر
 کہ ان وقت سے الگ ٹپی ہو دن مینی اہل دنیا کو جو گوشہ گیر

۱۵۲
 علم بر فلک ن که عالم تر است
 علم آسمان پر بند کر که جان تیر کو ہے
 شمع از نصرت مصر و تاراج زنک
 پادشاه مدد کرنے مصر اور پوٹے زنک بگاری سے
 زبون کردن دشمن آسان گرفت
 عاجز کرنا دشمن کا آسنے آسان فرض کر لیا
 بیستم شکے خویش در روم و شام
 اپنے برابر یعنی مقابل اسکو روم و شام میں
 بد ارادہ و انچه داد از نخست
 وار اسکو نہ دیا جو کچھ پہلے سے دیتا تھا
 از انجا کہ روز جو ایشان بود
 اس جگہ سے کہ دن اسکی جوانی کے سہتے
 کہ عید ایرانستان است
 کہ عید ایرانین کے ڈھیلے کر دیے
 درختی کہ او سر بر آرد بلند
 جو درخت کہ وہ زیادہ سر بلند کرتا ہے
 نخل شد شاہ یک روز کش
 نخل کے واسطے ایک دن پادشاہ گیا
 شکار افکنان و شہتا در نوشت
 شکار کھیلتا ہوا جنگلون کو طے کرتا ہوا
 فلک و ارمیشد سری پر شکوہ
 آسمان کے مانند جاتا تھا سر غور سے بھرا ہوا

بدولت و آویزگان مجہ تر است
 دولت سے بل کہ وہ بھی تیر سے لے ہے
 بچہ در آور و دو بود آب رنگ
 چہرے پر آب و رنگ پیدا کر رہا تھا
 حساب حراج خراسان گرفت
 حساب محصول خراسان کا کرنے لگا
 نیامد کش در تراز و تمام
 نہ معلوم ہوا کوئی اسکی ترازو میں پورا
 ہمان دادہ را نیز از و باز بست
 اس دیے ہوئے کو بھی اس سے پھر لیا
 تنہای کشور ستایش نمود
 آرزو ملک گیری کی اسکو معنی
 بایران گرفتن کہ خجست کرد
 ایران کے لینے پر کہ مضبوط بانڈر ہی
 بدید درختان رساند گزند
 اور درختوں کو پہونچاتا ہے تکلیف
 ہم او خوش مش بود و ہم روز خوش
 وہ دن بھی مبارک تھا اور طبیعت بھی خوش تھی
 ہمیکہ و چہرہ بر کوہ و دشت
 شکار کر رہا تھا پہاڑ اور جبل میں
 کے سوی صحرا کے سوی کوہ
 کبھی جبل کی طرف کبھی پہاڑ کی طرف

جوانی کے دن
 علم آسمان پر بند کر کہ جان تیر کو ہے
 شمع از نصرت مصر و تاراج زنک
 پادشاه مدد کرنے مصر اور پوٹے زنک بگاری سے
 زبون کردن دشمن آسان گرفت
 عاجز کرنا دشمن کا آسنے آسان فرض کر لیا
 بیستم شکے خویش در روم و شام
 اپنے برابر یعنی مقابل اسکو روم و شام میں
 بد ارادہ و انچه داد از نخست
 وار اسکو نہ دیا جو کچھ پہلے سے دیتا تھا
 از انجا کہ روز جو ایشان بود
 اس جگہ سے کہ دن اسکی جوانی کے سہتے
 کہ عید ایرانستان است
 کہ عید ایرانین کے ڈھیلے کر دیے
 درختی کہ او سر بر آرد بلند
 جو درخت کہ وہ زیادہ سر بلند کرتا ہے
 نخل شد شاہ یک روز کش
 نخل کے واسطے ایک دن پادشاہ گیا
 شکار افکنان و شہتا در نوشت
 شکار کھیلتا ہوا جنگلون کو طے کرتا ہوا
 فلک و ارمیشد سری پر شکوہ
 آسمان کے مانند جاتا تھا سر غور سے بھرا ہوا

جوانی کے دن
 علم آسمان پر بند کر کہ جان تیر کو ہے
 شمع از نصرت مصر و تاراج زنک
 پادشاه مدد کرنے مصر اور پوٹے زنک بگاری سے
 زبون کردن دشمن آسان گرفت
 عاجز کرنا دشمن کا آسنے آسان فرض کر لیا
 بیستم شکے خویش در روم و شام
 اپنے برابر یعنی مقابل اسکو روم و شام میں
 بد ارادہ و انچه داد از نخست
 وار اسکو نہ دیا جو کچھ پہلے سے دیتا تھا
 از انجا کہ روز جو ایشان بود
 اس جگہ سے کہ دن اسکی جوانی کے سہتے
 کہ عید ایرانستان است
 کہ عید ایرانین کے ڈھیلے کر دیے
 درختی کہ او سر بر آرد بلند
 جو درخت کہ وہ زیادہ سر بلند کرتا ہے
 نخل شد شاہ یک روز کش
 نخل کے واسطے ایک دن پادشاہ گیا
 شکار افکنان و شہتا در نوشت
 شکار کھیلتا ہوا جنگلون کو طے کرتا ہوا
 فلک و ارمیشد سری پر شکوہ
 آسمان کے مانند جاتا تھا سر غور سے بھرا ہوا

گذشت از قضا بر یکے کو سہار

گذرا اتفاقاً ایک پساڑ

دو کیک و تھی ویدہ بر خارہ

دو پہاڑی چکور دیکھے اور پہاڑ کے

کہ این مغر از ان بقا رخت

کبھی اسے اس کے مغر کو چنچ نو چپا

وران معرکہ راند شہ بار کے

اس میدان میں دوڑیا پادشاہ نے گھوڑا

رختی کہ کیکان ورا و تختہ

اس مضبوطی سے وہ چکور لنگے بیٹھتے ہوئے

شکستے فروماند زان شہریار

تعب میں رہا ان سے پادشاہ

کی نشان کرد بر نام خویش

کہ بود از بے گونہ بروی شکار

کرتے بہت قسم کے انہیں شکار

پائین کیکان جنگلی جنگ

لڑائی کے چکوروں کی طرح پر لڑ رہے تھے

گو آن بالین را بناخت

کبھی اسے اس کے بازو کو بچوں سے موڑا

ہے کہ دور ہر دو نظار کے

دونوں کا غور سے تماشا دیکھنے لگا

ز نظارہ شاہ نگر تختہ

کہ پادشاہ کے دیکھنے سے نہ بھاگے

کہ در مغر معان چہ بو آن نقار

کہ ان چڑیوں کے داغ میں ایسا کیا کہ پتہ تھا

بران بست فال سرا انجام خویش

اسیر باندھی یعنی غالی فال اپنے انجام کار کی

بران فال چشم آشکارا نہا و

اس فال پر آنکھ کھولے مینی دیکھتا رہا

ز مائے نمود جنگ و رکے

بڑی دیر تک رتی

کہ بر نام خود فال زو شہریار

جس پر کہ پادشاہ نے اپنے نام کی فال ماری

وکیل ظفر یافت آن فال را

وکیل اپنی فتح کی پائی وہ فال

دیل

ان بھائی بھائی
دلاور دوران دی
نہ زنا سنی یعنی
دو دنوں سکھو دی
دیر تک اس طرح
شاہ پہاڑ
نہ شہر ان عاقبت
یعنی آخر کار مطلب
یہاں لڑنا

ان بھائی بھائی
دلاور دوران دی
نہ زنا سنی یعنی
دو دنوں سکھو دی
دیر تک اس طرح
شاہ پہاڑ
نہ شہر ان عاقبت
یعنی آخر کار مطلب
یہاں لڑنا

ان بھائی بھائی
دلاور دوران دی
نہ زنا سنی یعنی
دو دنوں سکھو دی
دیر تک اس طرح
شاہ پہاڑ
نہ شہر ان عاقبت
یعنی آخر کار مطلب
یہاں لڑنا

ان بھائی بھائی
دلاور دوران دی
نہ زنا سنی یعنی
دو دنوں سکھو دی
دیر تک اس طرح
شاہ پہاڑ
نہ شہر ان عاقبت
یعنی آخر کار مطلب
یہاں لڑنا

ان بھائی بھائی
دلاور دوران دی
نہ زنا سنی یعنی
دو دنوں سکھو دی
دیر تک اس طرح
شاہ پہاڑ
نہ شہر ان عاقبت
یعنی آخر کار مطلب
یہاں لڑنا

ان بھائی بھائی
دلاور دوران دی
نہ زنا سنی یعنی
دو دنوں سکھو دی
دیر تک اس طرح
شاہ پہاڑ
نہ شہر ان عاقبت
یعنی آخر کار مطلب
یہاں لڑنا

ان بھائی بھائی
دلاور دوران دی
نہ زنا سنی یعنی
دو دنوں سکھو دی
دیر تک اس طرح
شاہ پہاڑ
نہ شہر ان عاقبت
یعنی آخر کار مطلب
یہاں لڑنا

ان بھائی بھائی
دلاور دوران دی
نہ زنا سنی یعنی
دو دنوں سکھو دی
دیر تک اس طرح
شاہ پہاڑ
نہ شہر ان عاقبت
یعنی آخر کار مطلب
یہاں لڑنا

ان بھائی بھائی
دلاور دوران دی
نہ زنا سنی یعنی
دو دنوں سکھو دی
دیر تک اس طرح
شاہ پہاڑ
نہ شہر ان عاقبت
یعنی آخر کار مطلب
یہاں لڑنا

سکندر بر قہر دارا
وقال دن نصیر وی
ایک لڑائی میں
اور متوجہ اور
کے ساتھ لڑنے
کے لیے تیار
بھی نہ بھلا
کے شعلے
ز فرائض کی
سماجی جی
نقار بالکھ سامنی
ان دونوں کا
کے کمال کی
کہ معلوم ان دونوں

سکندر بر قہر دارا
وقال دن نصیر وی
ایک لڑائی میں
اور متوجہ اور
کے ساتھ لڑنے
کے لیے تیار
بھی نہ بھلا
کے شعلے
ز فرائض کی
سماجی جی
نقار بالکھ سامنی
ان دونوں کا
کے کمال کی
کہ معلوم ان دونوں

سکندر بر قہر دارا
وقال دن نصیر وی
ایک لڑائی میں
اور متوجہ اور
کے ساتھ لڑنے
کے لیے تیار
بھی نہ بھلا
کے شعلے
ز فرائض کی
سماجی جی
نقار بالکھ سامنی
ان دونوں کا
کے کمال کی
کہ معلوم ان دونوں

سکندر بر قہر دارا
وقال دن نصیر وی
ایک لڑائی میں
اور متوجہ اور
کے ساتھ لڑنے
کے لیے تیار
بھی نہ بھلا
کے شعلے
ز فرائض کی
سماجی جی
نقار بالکھ سامنی
ان دونوں کا
کے کمال کی
کہ معلوم ان دونوں

سکندر بر قہر دارا
وقال دن نصیر وی
ایک لڑائی میں
اور متوجہ اور
کے ساتھ لڑنے
کے لیے تیار
بھی نہ بھلا
کے شعلے
ز فرائض کی
سماجی جی
نقار بالکھ سامنی
ان دونوں کا
کے کمال کی
کہ معلوم ان دونوں

سکندر بر قہر دارا
وقال دن نصیر وی
ایک لڑائی میں
اور متوجہ اور
کے ساتھ لڑنے
کے لیے تیار
بھی نہ بھلا
کے شعلے
ز فرائض کی
سماجی جی
نقار بالکھ سامنی
ان دونوں کا
کے کمال کی
کہ معلوم ان دونوں

سکندر بر قہر دارا
وقال دن نصیر وی
ایک لڑائی میں
اور متوجہ اور
کے ساتھ لڑنے
کے لیے تیار
بھی نہ بھلا
کے شعلے
ز فرائض کی
سماجی جی
نقار بالکھ سامنی
ان دونوں کا
کے کمال کی
کہ معلوم ان دونوں

سکندر بر قہر دارا
وقال دن نصیر وی
ایک لڑائی میں
اور متوجہ اور
کے ساتھ لڑنے
کے لیے تیار
بھی نہ بھلا
کے شعلے
ز فرائض کی
سماجی جی
نقار بالکھ سامنی
ان دونوں کا
کے کمال کی
کہ معلوم ان دونوں

سکندر بر قہر دارا
وقال دن نصیر وی
ایک لڑائی میں
اور متوجہ اور
کے ساتھ لڑنے
کے لیے تیار
بھی نہ بھلا
کے شعلے
ز فرائض کی
سماجی جی
نقار بالکھ سامنی
ان دونوں کا
کے کمال کی
کہ معلوم ان دونوں

میرید از پر یکب سرفاقت
 اور گویا چکور سر پیر ہو کر
 عقابے ورا آمد سرش باز کر
 ایک عقاب نے آکر اسکا سر جدا کر
 ملک نیز شکست و نامد تباب
 پادشاہ بھی شکستہ دل ہوا اور نہ آیا بج
 بنودش ہما تا غم جان و تن
 ہوا او کو تحقیق کر غم آجان تن یعنی مر جان
 بدارا پرش کا مکارے دہر
 دارا پراو کو مقصد دری یعنی فتح دیگا
 نباشد بے عمر او یا مدار
 نہ ہیگی عمر او سکی بہت دن قیام
 مقرر کیے طاق گردون شکوہ
 بلند ایک محل آسمان کے رتبے کا
 خبر باز جہتند از راتہ خویش
 پوچھ لیتے تھے حال اپنے بھید کا
 بد انسان کہ بودی نمودار بہت
 جیسا کہ انکے نصیب سے ظاہر ہو نوالا ہوتا تھا
 خبر باز پرسد ز کوہ بلند
 حال دریافت کرے اس بلند چارے
 سر انجام اقبال شمعون نمود
 انجام کار کو اقبال پادشاہ کا کیسا رہگا

ختم آئندہ کبک نظر یافت
 خوش رفتار چکور فتح پایا ہوا
 سو پستہ کوہ پرواز کر و
 ملت ٹیلے پہاڑ کے اور ٹگب
 جو شکست کبک رومی ان عقاب
 جب شکست کھائی اُس جیتے ہوئے چکور نے اُس عقاب
 وزیر و وزیر و زمی خوشی متن
 کہتی نمندی کی پرواز یعنی خوشی سے
 بدانت کا قبال یاری و ہر
 جانا کہ اقبال مدد گاری دے گا
 ولیکن دران دولت کامگار
 اور لیکن اُس دولت مقصد و سر میں
 شہید م کہ بود اندران خارہ کوہ
 ستارہ میں نے کہ تھا اُس پہاڑ میں
 کہ پرستندگان زو با و از خوش
 کہ پوچھنے والے اُس سے اپنی تونری
 خدا کے شہید نہ از کوہ سخت
 آواز سنتے تھے اُس پہاڑ سخت سے
 بفرمودہ شاہ کے ہوشمند
 حکم دیا بادشاہ نے کہ کوئی دانا شخص
 کہ چون در جہان زیش خون
 کہ جب جہان میں خونریزی ہو گی

اس پیراں کی گھاٹ
 مراد ہے "ع
 یعنی وہ پیراں جو
 بیان اور بیان کے
 لوگ سکندر کے
 گئے کہ اس حاکم
 لوگ ان کے مطالب
 کو ریاست کرتے
 بین اور دنیا اٹھیا
 کوئی بین اس
 صدارت میں
 شہید بن گئے
 سکندر
 سکندر برقرار
 حال دن بفروری
 اس پیراں کی
 دوازہ تھی
 کچھ اور اس
 فتنی ہو تا تھا
 نے ایک عظیم
 کیا کہ اس
 شکست کا بیان
 کہ لاؤ دیکھو
 پیراں کی
 کہ سکندر
 اسکی فتح
 پیراں

[illegible]

اگر او شکر آرو و پیکار من
 اگر وہ شکر لارے گانجے رانی کو لیے
 مرا نصرت از روی حاصلست
 جسکو فتح خدا کی طرف سے حاصل ہے
 سپہ را کہ فیروز مندی رسد
 جس سپاہ کو کہ فتح مندی پہنچتی ہے
 و دول یک شود شکند کورا
 و دول ایک ہو کر پہاڑ کو توڑ داتے ہیں
 امیدم خیانت شدہ نیروی سخت
 ایسی امید تمکو ہوتی ہے نصیب کی مدد سے
 چه باید رصد گاہ دارا شدن
 کیون چاہیے خراج گزار دارا کا بننا
 شماریرکان از سر پایورے
 اسے عقلمند دم دانائی کی راہ سے
 چه حجت بود پیش دارا
 کیا دلیل کردن میں آگے دارا
 شناسندگان سرانجام کا
 پہچاننے والوں انجام کار یعنی بخوبی جاننے
 کہ تا چرخ کر وندہ و آخرت
 کہ جب تک آسمان گردش کرے اور آخرت
 چرخ جهان کو ہر شاہ باد
 چرخ جہان کا بادشاہ کی ذات ہوگا

نگہدار من بس نگہدار من
 میرنگہ بیان یعنی خدا کا کافی سے محافظت کرنا
 کہ رایم قومی لشکر مکی دست
 کہ تیر میری زبردست اور لشکر میرا متفق ہے
 زیاران یکدل بلندی رسد
 سب لوگوں کے اتفاق و قوت پہنچتی ہے
 پرالند کے آرو و ابوہ را
 پریشان کر دیتے ہیں عجم یعنی لشکر کو
 کہ لبنا تم از دشمنان تاج و تخت
 کہ لے لو گھائیں دشمنوں سے تاج اور تخت
 بجز یہ وہے آشکارا شدن
 خواجگزاری میں مشہور ہونا
 چه گوید چون باشندین و اور
 کیا بتلاتے ہو کیا ہوگا یہ معاملہ
 نہانے کنسید آشکارا مرا
 پوشیدہ حال ظاہر کر دینی تباد مجکو
 دعا تازہ کر وندہ بر شہر بار
 تازہ تازہ دعائیں بادشاہ کو دیکر کہسا
 وزیرین ہر دو آمیزش کو ہرست
 اور ان دونوں سے تعلق ذاتی ہے
 رخ شاہ روشن تر از ماہ باد
 منہ بادشاہ کا چاند سے زیادہ روشن ہو

اگر او شکر آرو و پیکار من
 اگر وہ شکر لارے گانجے رانی کو لیے
 مرا نصرت از روی حاصلست
 جسکو فتح خدا کی طرف سے حاصل ہے
 سپہ را کہ فیروز مندی رسد
 جس سپاہ کو کہ فتح مندی پہنچتی ہے
 و دول یک شود شکند کورا
 و دول ایک ہو کر پہاڑ کو توڑ داتے ہیں
 امیدم خیانت شدہ نیروی سخت
 ایسی امید تمکو ہوتی ہے نصیب کی مدد سے
 چه باید رصد گاہ دارا شدن
 کیون چاہیے خراج گزار دارا کا بننا
 شمار یرکان از سر پایور کے
 اسے عقلمند دم دانائی کی راہ سے
 چه حجت بود پیش دارا
 کیا دلیل کردن میں آگے دارا کے
 شناسندگان سر انجام کا
 پہچاننے والوں انجام کار یعنی جو نیوں کے
 کہ تا چرخ گردندہ و آخرت
 کہ جب تک آسمان گردش کرے اور آخرت
 چرخ جهان گوہر شاہ باد
 چرخ جہان کا پادشاہ کی ذات ہوگا
 نگہدار من بس نگہدار من
 سر نگہبان منی خدا کا کافی سے محافظت کرنا
 کہ رایم قومی لشکر مکی دست
 کہ تیر میری زبردست اور لشکر میرا متفق ہے
 زیاران یکدل بلندی رسد
 سب لوگوں کے اتفاق و قوت پہنچتی ہے
 پرالند کے آرو و ابوہ را
 پریشان کر دیتے ہیں عجم یعنی لشکر کو
 کہ لبنا تم از دشمنان تاج و تخت
 کہ لے لو گھائیں دشمنوں سے تاج اور تخت
 بجز یہ وہے آشکارا شدن
 خواجگزاری میں مشہور ہونا
 چه گوید چون باشندین اور
 کیا بتلاتے ہو کیا ہوگا یہ معاملہ
 نہانے کنسید آشکارا مرا
 پوشیدہ حال ظاہر کر دینی تباد مجکو
 دعا تازہ کردند بر شہر یار
 تازہ تازہ دعائیں پادشاہ کو دیکر کہا
 وزیرین ہر دو آمیزش کو ہرست
 اور ان دونوں سے تعلق ذاتی ہے
 رخ شاہ روشن تر از ماہ باد
 منہ پادشاہ کا چاند سے زیادہ روشن ہو

اگر او شکر آرو و پیکار من
 اگر وہ شکر لارے گانجے رانی کو لیے
 مرا نصرت از روی حاصلست
 جسکو فتح خدا کی طرف سے حاصل ہے
 سپہ را کہ فیروز مندی رسد
 جس سپاہ کو کہ فتح مندی پہنچتی ہے
 و دول یک شود شکند کورا
 و دول ایک ہو کر پہاڑ کو توڑ داتے ہیں
 امیدم خیانت شدہ نیروی سخت
 ایسی امید تمکو ہوتی ہے نصیب کی مدد سے
 چه باید رصد گاہ دارا شدن
 کیون چاہیے خراج گزار دارا کا بننا
 شماریرکان از سر پایورے
 اسے عقلمند دم دانائی کی راہ سے
 چه حجت بود پیش دارا
 کیا دلیل کردن میں آگے دارا
 شناسندگان سرانجام کا
 پہچاننے والوں انجام کار یعنی جو نیوں کے
 کہ تا چرخ گردندہ و آخرت
 کہ جب تک آسمان گردش کرے اور آخرت
 چراغ جهان گوہر شاہ باد
 چراغ جہان کا پادشاہ کی ذات ہوگا
 نگہدار من بس نگہدار من
 سر نگاہ بیان یعنی خدا کافی ہے محافظت کرنا
 کہ رایم قومی لشکر مکی دست
 کہ تیر میری زبردست اور لشکر میرا متفق ہے
 زیاران یکدل بلندی رسد
 سب لوگوں کے اتفاق و قوت پہنچتی ہے
 پرالند کے آرو و ابوہ را
 پریشان کر دیتے ہیں عجم یعنی لشکر کو
 کہ لبنا تم از دشمنان تاج و تخت
 کہ لے لو گناہین دشمنوں سے تاج اور تخت
 بجز یہ وہے آشکارا شدن
 خواجگزاری میں مشہور ہونا
 چه گوید چون باشندین و اور
 کیا بتلاتے ہو کیا ہوگا یہ معاملہ
 نہانے کنسید آشکارا مرا
 پوشیدہ حال ظاہر کر دینی تباد مجکو
 دعا تازہ کردند بر شہر یار
 تازہ تازہ دعائیں پادشاہ کو دیکر کہا
 وزیرین ہر دو آمیزش کو ہرست
 اور ان دونوں سے تعلق ذاتی ہے
 رخ شاہ روشن تر از ماہ باد
 منہ پادشاہ کا چاند سے زیادہ روشن ہو

اگر او شکر آرو و پیکار من
 اگر وہ شکر لارے گانجے رانی کو لیے
 مرا نصرت از روی حاصلست
 جسکو فتح خدا کی طرف سے حاصل ہے
 سپہ را کہ فیروز مندی رسد
 جس سپاہ کو کہ فتح مندی پہنچتی ہے
 و دول یک شود شکند کورا
 و دول ایک ہو کر پہاڑ کو توڑ داتے ہیں
 امیدم خیانت شدہ نیروی سخت
 ایسی امید تمکو ہوتی ہے نصیب کی بد سے
 چه باید رصد گاہ دارا شدن
 کیون چاہیے خراج گزار دارا کا بننا
 شمار یرکان از سر پایور کے
 اسے عقلمند دم دانائی کی راہ سے
 چه حجت بود پیش دارا مرا
 کیا دلیل کروں میں آگے دارا کے
 شناسندگان سر انجام کا
 پہچاننے والوں انجام کار یعنی جو نیوں کے
 کہ تا چرخ گردندہ و آخرت
 کہ جب تک آسمان گردش کرے اور آخرت
 چرخ جهان گوہر شاہ باد
 چرخ جہان کا پادشاہ کی ذات ہوگا
 نگہدار من بس نگہدار من
 سر نگہبان یعنی خدا کا کافی سے محافظت کرنا
 کہ رایم قومی لشکر مکی دست
 کہ تیر میری زبردست اور لشکر میرا متفق ہے
 زیاران یکدل بلندی رسد
 سب لوگوں کے اتفاق و قوت پہنچتی ہے
 پرالند کے آرو و ابوہ را
 پریشان کر دیتے ہیں عجم یعنی لشکر کو
 کہ لبنا تم از دشمنان تاج تخت
 کہ لے لو گناہین دشمنوں سے تاج اور تخت
 بجز یہ وہے آشکارا شدن
 خواجگزاری میں مشہور ہونا
 چه گوید چون باشندین و اور
 کیا بتلاتے ہو کیا ہوگا یہ معاملہ
 نہانے کنسید آشکارا مرا
 پوشیدہ حال ظاہر کر دینی تباد مجکو
 دعا تازہ کردند بر شہر یار
 تازہ تازہ دعائیں پادشاہ کو دیکر کہا
 وزیرین ہر دو آمیزش کو ہرست
 اور ان دونوں سے تعلق ذاتی ہے
 رخ شاہ روشن تر از ماہ باد
 منہ پادشاہ کا چاند سے زیادہ روشن ہو

توفی آنکه بیروی بنیش قست

تو ہے کہ قوتِ مینائی کی جتنے ہے
بہر جا کہ بائے خداوند بائیں

جنگ کہ تو رہے ملک رہے
بکام تو بادا سپر بلند

تیرے مقصد پر ہو آسمان بلند
نست تویر گاہ فرخنده با

نجم کو تخت پر بیٹھا ہمیشہ مبارک ہو رہے
چو چرمیدی از مال بفرسناک و در

چنانست رخصت بر احوال

تو نیشین گرا و با تو جنگ و رو

تو بیچارہ اگر وہ مجھے لڑے کو آو
زشت تو یک تیغ برداشت

تیرے ایک تلوار کا نام تھا اٹھارے کن
گوزنے کہ باشیر بازے کن

زوارانیا بدبحر نامی و نو شر

دارا سے سوا کھائے اور پیئے کو اور بھی ہے
تو نہ ویش ویش کر آ رہا ستمگر

و لشکر سی مین اوس کے برہا ہوا ہے

سید بن بشر بن شهاب

بروندی آفرقش چیست

تجمل مندی پیدائش کی تیری ذات ہے
نہ تجھی کہ کار سے کہ بر و مند ہاں

جو بیج تو بودے اُس سے پھلندے رہے
ز چشم بدانت مسبا و اگر زند

بڑی نگاہوں سے جھک کر دیکھتا ہے کہ
 سرانِ جہان پیش تو بندہ ہوا

تیرے اگے سردار تمام جہان کے غلامی کریں
 بگویم چون محبت شد رہنما می

تلائے میں ہم جیسا نصیب رہائی کرنا ہے
کہ شبہ بر محافل تیار و شاد

برویش تو کار تنگ آورد

روشنی سحر و جادو نکند

زمین جامی قربان نماز می کش

گر آید تو خوشش آید محبوبش

خارج از تہ بونمان لوان عماس

لیا اسباب اختیار کیا یہی ہنرمند

یادداشت

برو مندی آفریش قیمت

نہ تھی کہ کار سے بے پروا و مند باب
جوزیع تو ہوئے اُن سے کلن رہ

رُخسرم بدانت مسبا و اگر نند
رِی نگا کیوں سے تجھ کو لہذا نہ ہو نیچے

سرانِ جهان پیش تو بندہ یا
تیرے اگے سردار تمامِ جان کے غلامی کریں

بگویم چون سخت شد رہنمای
بتلائے زمین ہم جیسا نصیب رہنمائی کرتا ہے

کہ شہر پر مخالفت نیا رہے
کہ پادشاہ دشمن پر حملہ آور نہ ہو

بروینج تو کار تنگ آورد
ادبیر تیری تلوار کام تنگ کردی

دشمن سے سوا سراسر اور کلمہ اور جہیز و خیر و کچھ نہ

زمین جہاں قربان ہوا زمین کی

گرا دید تو خوشش آید مجبور
جو آویگاطن تیرے ادسکا خون جوش کرے

خراج از تہ تومان لوان عوام
محصل کمزور دن سے مانگنا چاہتے

لی اسے اور کون
اسے ملے گا
رضت ان کے
پہن ہے
نہیں

...

سری کردن مردم از مردیت
 سرداری کرنا آدمی کا لوگوں کی مروت کرنے سے
 نہ ہر آدمی کے سرفرائے کند
 نہیں ہر شخص سرداری کرتا ہے
 و دو و ام را شیراز است شاه
 ورنہ دن اور چار پادشاہ کے شیر پادشاہ ہے
 جہان خوش بینان نیست کاری بہ
 جہان کو لوگ اس کے خوش نہیں ہو تو کہ لاگو تو ہوتے
 ز عیش خوش آگاہ نشانی ہے
 عیش خوش سے اس وقت نشان لگودے تو
 جو اندر پیوستہ با کس ہو
 جو اندر دینی سخی کو پاس ہمیشہ لوگ مینا جانتے ہیں
 با کس کہ اور اخیر ست خام
 اس شخص کو کہ ادسا کا غیر کتا ہے
 مروت تو داری مروی تر است
 تو مروت رکھتا ہے اور بہادری پیری ہو ہے
 گراؤ نہ آئے تو تھے درخت
 اگر وہ بادل کی گرج ہے تو تو بجلی ہے
 پھر گرچہ با قوت شیر بود
 با پتیرا مینا قوس اگر چہ قوت شیر کی رکھتا تھا
 تو آن شیر گری کہ در وقت جنگ
 تو وہ بہادر ہے کہ لڑائی کے وقت

و گر نہ آدمی آدمی است
 اور جو نہیں تلم آدمی اولاد آدم کی ہیں
 سر آن شد کہ مردم نوازی کند
 سردار وہ ہو اہر رعایا پر مہربانی کرتا ہے
 کہ مہمان نوازیست در صید گاہ
 کہ مہمان نوازی کرتا ہے شکار گاہ میں
 بزنجیر و قفلش کنی پای بست
 زنجیر اور قفلش میں اس کے قید کرے تو
 کہ نیش ستائے بدانش دہ
 کہ اس کے لوگو اور ادسکو دے تو مینا بخش کرے تو
 کس آثر انباشد کہ ناکس ہو
 کوئی ادسا نہیں ہوتا ہے جو لائق ہوتا ہے
 ہمہ کس و ہمان کشم ہوام
 سب لوگ دھرتے ہیں قرض روٹی گھوٹ کی
 بداندیش را کج با اثر و با ست
 دشمن کے خزانے رسا ہے مینا کوئی نہیں پاتا
 گراؤ گنبدان شد توئی کج بخش
 وہ اگر خزانہ ہے تو خزانے کا بچنے والا ہے
 بکین خواستن نرم شمشیر بود
 کینہ نکالنے میں نرم شمشیر یعنی لڑائی پسند کرتا تھا
 ز شمشیر تو خون شود و چارہ سنگ
 تیری تلوار سے خون ہو جاتا ہے سنگ خارا

سردار آدمی کا لوگوں کی مروت کرنے سے
 نہ ہر آدمی کے سرفرائے کند
 نہیں ہر شخص سرداری کرتا ہے
 و دو و ام را شیراز است شاه
 ورنہ دن اور چار پادشاہ کے شیر پادشاہ ہے
 جہان خوش بینان نیست کاری بہ
 جہان کو لوگ اس کے خوش نہیں ہو تو کہ لاگو تو ہوتے
 ز عیش خوش آگاہ نشانی ہے
 عیش خوش سے اس وقت نشان لگودے تو
 جو اندر پیوستہ با کس ہو
 جو اندر دینی سخی کو پاس ہمیشہ لوگ مینا جانتے ہیں
 با کس کہ اور اخیر ست خام
 اس شخص کو کہ ادسا کا غیر کتا ہے
 مروت تو داری مروی تر است
 تو مروت رکھتا ہے اور بہادری پیری ہو ہے
 گراؤ نہ آئے تو تھے درخت
 اگر وہ بادل کی گرج ہے تو تو بجلی ہے
 پھر گرچہ با قوت شیر بود
 با پتیرا مینا قوس اگر چہ قوت شیر کی رکھتا تھا
 تو آن شیر گری کہ در وقت جنگ
 تو وہ بہادر ہے کہ لڑائی کے وقت

لوگوں کی مروت کرنے سے
 نہ ہر آدمی کے سرفرائے کند
 نہیں ہر شخص سرداری کرتا ہے
 و دو و ام را شیراز است شاه
 ورنہ دن اور چار پادشاہ کے شیر پادشاہ ہے
 جہان خوش بینان نیست کاری بہ
 جہان کو لوگ اس کے خوش نہیں ہو تو کہ لاگو تو ہوتے
 ز عیش خوش آگاہ نشانی ہے
 عیش خوش سے اس وقت نشان لگودے تو
 جو اندر پیوستہ با کس ہو
 جو اندر دینی سخی کو پاس ہمیشہ لوگ مینا جانتے ہیں
 با کس کہ اور اخیر ست خام
 اس شخص کو کہ ادسا کا غیر کتا ہے
 مروت تو داری مروی تر است
 تو مروت رکھتا ہے اور بہادری پیری ہو ہے
 گراؤ نہ آئے تو تھے درخت
 اگر وہ بادل کی گرج ہے تو تو بجلی ہے
 پھر گرچہ با قوت شیر بود
 با پتیرا مینا قوس اگر چہ قوت شیر کی رکھتا تھا
 تو آن شیر گری کہ در وقت جنگ
 تو وہ بہادر ہے کہ لڑائی کے وقت

انھوں نے نہایت ہی سادگی سے
 لکھ کر دیا ہے جو کہ
 ہر ایک کو سمجھ میں آسکے
 اور نہ صرف اس کے لئے
 بلکہ ہر ایک کے لئے
 ایک نیا ہیرو بن گیا ہے
 اور وہ ہے **سید**
 انھوں نے نہایت ہی سادگی سے
 لکھ کر دیا ہے جو کہ
 ہر ایک کو سمجھ میں آسکے
 اور نہ صرف اس کے لئے
 بلکہ ہر ایک کے لئے
 ایک نیا ہیرو بن گیا ہے
 اور وہ ہے **سید**

جنگ سیانہ رنگی سرشت
 بیشیوں رنگی خلقت نے رانی میں
 چو باج تو سر کشتے ساختند
 سب تیری توار سے آنھوں نے مقابل کیا
 چو زبان سیلہا بر نہ کستے جو کو
 جب اس مثل سیلاب سے نہ منہ پھیر تو نے مثل سیلاب
 کسکے کہ او پیل را پے کند
 وہ گھڑیاں کہ ہاتھی کے قدم کا تھکا ہے
 ہر ریشیان کے شو و صید گور
 شیرست کب ہو دے خٹکار گور کا
 عقابے کہ پتھر سازے کند
 وہ عقاب کہ شکار کر سکتا ہے
 و گر کا خیر ان نیک خواہ تو اند
 اور سو اور کے سب ستارے تیرے نیک ہیں
 نمودار گیتے کشاکشے تر است
 یہ سب نشان تیری ملک اپنے ہیں فتح کے ہیں
 چندین نشانہا کے فیروز مند
 اتنی فتنہ علامتوں سے
 بفا کے کہ اختر تو ان بر شمر و
 دس فال سے کہ تو ستاروں سے شمار کرتا ہے
 ہمان در حروف خط ہند سے
 انہیں حرفوں کے خط ہند سی میں

نہایت

نہایت ہی سادگی سے لکھ کر دیا ہے جو کہ ہر ایک کو سمجھ میں آسکے اور نہ صرف اس کے لئے بلکہ ہر ایک کے لئے ایک نیا ہیرو بن گیا ہے اور وہ ہے سید

کہ بودند چون دیو و فرخیز رشت
 جو تھے مثل دیو کے بر صورت او اجملت
 بجز سرچہ و ریایت انداختند
 سواتیرے پانوں کے بچے سر رکھ دینے کے کیا کیا
 ازین قطر باہم نگر دی مستوہ
 ان قطر دن سے بھی کہ عاجز ہو جائیگا تو
 نہ آہو پرہ عاجزی کے کند
 بکری کے بچے سے عاجزی کب کر یگا
 سپہ مار کے روئے تابد ز مور
 کالاسان کب چیونٹی سے پیرے منہ
 بفر و جگان دستباز می کند
 اندھے اس سے کیا رو سکتے ہیں
 ہمہ خاکیاں خاک راہ تو اند
 تمام آدمی تیری راہ کے خاک یعنی فرانہ ہیں
 خلل خصم را مومیائی تر است
 شکست دشمن کی اور فتح تیری ہے
 بد اندیش را چون نیاید کند
 دشمن کو کیونکر نہ پوچھگی ایذا
 تو واری وین و آوری مستور
 تو ہی اس لڑائی میں غلبہ رکھتا ہے
 تو غالب ترے کہ دشمن برے
 تو ہی زیادہ غالب ہے اگر بات سمجھے تو

انھوں نے نہایت ہی سادگی سے
 لکھ کر دیا ہے جو کہ
 ہر ایک کو سمجھ میں آسکے
 اور نہ صرف اس کے لئے
 بلکہ ہر ایک کے لئے
 ایک نیا ہیرو بن گیا ہے
 اور وہ ہے **سید**
 انھوں نے نہایت ہی سادگی سے
 لکھ کر دیا ہے جو کہ
 ہر ایک کو سمجھ میں آسکے
 اور نہ صرف اس کے لئے
 بلکہ ہر ایک کے لئے
 ایک نیا ہیرو بن گیا ہے
 اور وہ ہے **سید**
 انھوں نے نہایت ہی سادگی سے
 لکھ کر دیا ہے جو کہ
 ہر ایک کو سمجھ میں آسکے
 اور نہ صرف اس کے لئے
 بلکہ ہر ایک کے لئے
 ایک نیا ہیرو بن گیا ہے
 اور وہ ہے **سید**

انھوں نے نہایت ہی سادگی سے
 لکھ کر دیا ہے جو کہ
 ہر ایک کو سمجھ میں آسکے
 اور نہ صرف اس کے لئے
 بلکہ ہر ایک کے لئے
 ایک نیا ہیرو بن گیا ہے
 اور وہ ہے **سید**
 انھوں نے نہایت ہی سادگی سے
 لکھ کر دیا ہے جو کہ
 ہر ایک کو سمجھ میں آسکے
 اور نہ صرف اس کے لئے
 بلکہ ہر ایک کے لئے
 ایک نیا ہیرو بن گیا ہے
 اور وہ ہے **سید**

چون بندیم دل در جهان سال ما

کیا باندھے رہیں ہم دل جان پہنچان اور
جان و امیر خویش از تو کیسے کرو

جان قرض اپنا محضے تمام لے لیگا
چو باران کہ یک یک میا شود

مطہج پانی کہ ایک ایک قطرہ کر کے جمع ہوتا
ہے اس کو ریم انچہ و اریم شاد

اُو تو خوشی سے کھائیں ہم خوشی ہو جو کچھ کہتو ہیں
فہنکے با بر گذر کر دو یہ

ایک گمڑ پال ہم پر گنڈا ہوا فرض کر
از ان رنج کا ورو قارواست

اُس خزانے سے کفار و منافقین لایا
 واپس لایا۔

کیا رکھنا چاہیے اس دنیا پر دل
بہ خوشی و بہ شادی و بہ شادی

از ان سب ررین صدو
اُس شہادو عا سہو کی سونے کی ٹٹوں سے

درین باب زمین ریحی درخت

وزارتش سن زیور تاج و تخت
ایمان کر نیوالے زیور تاج و تخت نے

کمی روز فارغ دل و مشاویہ
ایک دن خوشدل اور خوشحال

فان من جملة ما كان عليه من قارون سنة من الان لا يملك

وہی ہے جو کہ

که هم دیو خانه است هم غول راه

کہ گھر کا بھی دیو ہے اور راستے کا بھی شیطان
بجرحہ فرستد بسا غبر و

گھونٹ گھونٹ کر کے بھیتجا اور پیالہ بھر کر لیجا
شور سیل وانگہ پیرا سوو

سیلاب ہو جاتا ہے اور اس کو دریائے جاتا ہے
ورم پر ورم خیز باید نہا و

درم پر درم کب ملت جمع کر کر کھنجر چاہیے
ہمان گیتج ناخوردہ راخوردہ کہ

اُس نہ کھائے ہوئے خزانہ کو نہ کھائے
سہ انجامہ ورنہ خاک مرہ جو است

آخر کو دیکھ کیونکر خاک میں دب گیا
کمزور گنہگار واد فرودش

کہ اوس سے خزانہ قادیون کا دھنس گیا

چھ اندر بسر مرون نامرا و
کیا حاصل ہوا سو اے بی فیض مر جانیکے

کہ اندازِ فحاشی بزرگِ رست
کہ طرحی کچھ سب کی گردنی سے درست یعنی سلامت
خند گزشتہ کا نشانہ بخند

پسین لست کان ویر و رحمت
ایسا بیان کیا کہ وہ پادشاہ نمٹند

بر آسوده بود از ہوسہائی و ہر
دل آسودہ تھا دنیا کی خواہشوں سے

مطلب یہ کہ موت سے ڈریں

...

سید محمد علی شاہ

دعوتِ گیارہویں
لوگ گئے تھے

فاردون زمین میں
ہیں کہ

کے مغربی قطر اور
یہ "ہی" شاہجہان
ایں خاک

[illegible]

خارج حوائج مستحقین

دارا از سکنه و جواب
دادن او

ماصل اسکا کھنسی
ہے مسئلہ

یہاں سے پاس
بہار کے پاس

کتابت فی سبیل اللہ
محکم دلائل سے مزین
مفتاح

کوسا کی پیمائش میں
کیا خاص بات ہے

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے

تنگ گاه

30

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي هدانا لهذا
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله
والحمد لله رب العالمين

زمانہ دیگر گونہ آئین تہا

زمانے نے اب دوسری طرح کا طریقہ پیدا کیا
 سپہر آن بساط کس در نوشت
 آسمان نے وہ پڑانا بچھونا اولٹ دیا
 ہمہ سالہ گوہر سینہ در تنک
 ہر سال سلی نہیں پیدا ہوتا ہے پتھر سے
 گردن کسی بر میا و نفس
 مجھے غور پر دم مت پار یعنی کچھ نہ کہ
 آں کفایت کہ شمشیر من
 تھکو دہی کافی ہے کہ تلوار میری
 چو من پار کا بے کہ بروا شتم
 بے ایک پانون کی رکابھائی یعنی تو چنانچہ
 تو با آنکہ وارے چنان نوشتہ
 تو با وجود اسکے کہ رکھتا ہے تو ہیا نوشتہ بری
 بر آنم سیا و رک عزم آدم
 اسپر مجھے مستعد نہ کہ کہ ارادہ کہ نہیں
 بکیو ہم مھر و آرم را
 ایک طرف رکھ دوں مجبتر اور صلح کو
 کرشمہ اند کہ ور روز جنگ
 شاید پادشاہ نہیں جانتا ہے کہ لڑائی کون
 یک تاخصن تاکھا آسم
 ایک محلے میں کمان تک دوڑ گیا میں

شد آن مرغ کو خایہ زرین نہاد

گئی وہ چڑیا جو سونے کا اندڑ کر رکھتی تھی
 بساطی و کر ملک را آمازہ کشت
 ایک دوسرے بچھونے سے ملک کو تازہ کیا
 گوی صلح ساز و جهان کا جنگ
 کبھی صلح کرتا ہے جہان کبھی لڑائی
 بشیر با من سخن کوے وں
 تلوار سے مجھے بات کر اور بس
 نیار و سر تخت تو زیر من
 نہیں لاتی ہے سر ترے تخت کا پرے نیچے
 عیان جہان بر تو بکذا ستم
 باگ تمام جہان کی تیرے لیے چھوڑ دی مینے
 رہا کن مرا و چین گوشت
 بچھوڑ دے مجھ کو اس ایک کونے میں
 ہم چسکی با تو زرم آدم
 برابر سے تیرے ساتھ لڑو نہیں
 بجوش آدم کیستہ گرم را
 ترقی دون میں کبیتہ گرم کو
 چہ سرا بریدیم در اقصای ملک
 کتنے سر کاٹے میں نے کناروں بگبار میں
 چہ گردن کشان را سر اندا حتم
 کتنے ظالموں کے سر کاٹے میں نے

اور نہ دیکھو جو
 کی ملک سے بیانی
 جہاں میں اس قدر
 ہر سالہ کو لڑا
 چھوڑ دیا کی جنگ
 ملک و دین اس
 کسی کا تو چھوڑ
 دس اور اس کا
 خراج ختم
 دارا از سکندر جواب
 و اون او
 اور نہ دیکھو جو
 کی ملک سے بیانی
 جہاں میں اس قدر
 ہر سالہ کو لڑا
 چھوڑ دیا کی جنگ
 ملک و دین اس
 کسی کا تو چھوڑ
 دس اور اس کا
 خراج ختم
 دارا از سکندر جواب
 و اون او
 اور نہ دیکھو جو
 کی ملک سے بیانی
 جہاں میں اس قدر
 ہر سالہ کو لڑا
 چھوڑ دیا کی جنگ
 ملک و دین اس
 کسی کا تو چھوڑ
 دس اور اس کا
 خراج ختم
 دارا از سکندر جواب
 و اون او

اور نہ دیکھو جو
 کی ملک سے بیانی
 جہاں میں اس قدر
 ہر سالہ کو لڑا
 چھوڑ دیا کی جنگ
 ملک و دین اس
 کسی کا تو چھوڑ
 دس اور اس کا
 خراج ختم
 دارا از سکندر جواب
 و اون او

کسی کار معافی و ہر طوق و تاج
جو شخص کہ تھنے میں دیتا ہے طوق اور تاج
زمین مصر باید نہ زر خواستن
مجھے شہر چاہیے نہ کر دپیہ مانگنا
بین پاگاہ مرا تا کجاست
دیکھ مرتبہ میرا کمان تک پہنچا ہے
غور جو اسے بر آن اروت
غور جوانی کا اسپر لاوے گا تجھکو
مینگیہ فتنہ میفرور کین
مناومت پیدا کر اور کینہ ست بڑھاؤ
ترا ملکی آسودہ بیدار غور رنج
تری پاس بنکر ہی سو ایک ملک بے داغ بلاحت
مسوزان بخود کا مے ایام را
ست جلاؤ خود غرضی میں اپنے مانے کو
زمین انچہ بر نامہ آترا محواہ
مجھے جو کچھ ہو سکا اس کی خواہش کر
فرسا وہ کین و استان کو شکر و
فاصد نے جب یہ باتیں سنیں
سوشاہ شد داغ بر دل کشان
بادشاہ مینی دارا کے پاس گیا داغ دیر لیکر
فر و گفت پیغامائے درشت
بیان کیے سکندر کے سخت پیغام

چون نہاریان چون فرستد خراج
فریاد یوں کی طرح کیوں بھیجے محصول
سخن چون نہ مصری آرستن
مجھے بات نقل سکڑ مصر کے نرم کنا چاہیہ
برین پایہ باید زمین یہ خواست
اس مرتبے پر مجھے چاہیہ روپیہ مانگا
کہ گردن ہمیشہ من خاروت
کہ گردن میری تلوار سے کھیلاد و گایتیری
خرابی میاورد و ایران زمین
حسرا بی زمین ایران میں نہر لاؤ
مکن ناسپاسی دوران مال و گنج
ناتکری مست کر اس مال اور خزانہ میں
قلم درکش اندیشہ خام را
کاٹ دے یعنی دل نکال اندیشہ ناقص کو
چنان باش با من کہ باشا شاہ
ایسی طرح رہ میرے ساتھ جیسے پادشاہ پادشاہ
سخنهای خود را فراموش کرد
باتین اپنی بھول گیا
تشانبدہ چون برق آتش نشان
دوڑتا ہوا مثل آگ جھاڑ پینوالی بجل کے
کز دوسروں را دو واکشت پشت
جس سے کہ نہر قد یعنی دارا کی پیٹھ جھک گئی

۱۰۰
 بی بین بدیاری
 در بزم سین
 خالفت بیعتی
 تو کی مرزوت
 که با دینی
 خونی بیگون
 ۱۰۱
 پاینده زون مهر
 یعنی بیعتی
 ملک کی جوی
 ساخان بیعتی
 چایچه که کمان
 خراج خوشن
 دارا از کسند
 ۱۰۲
 داون او
 یک پیر
 پادشاه
 بابای
 ۱۰۳
 داستان
 قاصد
 نین
 ۱۰۴
 سکن
 قاصد
 کو

ایران اسلام ملک است
جسین کی شکرست
دولت اور خزانہ
جای تاجگذاری
مخزن کائنات
معدن کربلا
محل شکرست
محل شکرست

افغانستان کی
مطلب برائے
کے بادشاہین
نوع غنی
کیا اجازت دیکھو
لا با بون اوکو
عوض کروں
میں نے یہ
پیشوا کے

۱۲

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

داده شده است

چو انبوه شد شکر بیکران
جب جمع ہو چکا ہے انتہا شکر
خبر داد عارض کد ششصد ہزار
بیان کیا بخشی نے کہ چھ لاکھ
چو شد ساختہ کار شکر تمام
جب درست ہو گیا سب کام شکر کا
نشستند بیدار مغروران و
میٹھے روشن دماغ یعنی دانا روم کے
شہ از کار و دار او پیکار او
سکندر نے دارا کے معاملہ اور ادسکی لڑائی کا
چنین گفت کین نامور شہر بار
اسطرح کہا کہ اس نامور بادشاہ رضی اللہ عنہ
چہ سازیم تدبیرش از صلح جنگ
کیا تدبیر کریں ہم ادسکی صلح اور لڑائی سے
اگر بپایاریم تیغ از نیام
اگر ہم تلوار میان سے نہیں کھینچتے ہیں
وگر تاج بستانم از تاجور
اور اگر دارا سے تاج و تخت ایسے لے لیا ہوں
لیان الی از ملک بیرون کنم
لیا ہوں کو کیونکر ملک سے نکال دوں گے
ترسم کہ آخربا بن طبر کے
دور تا ہوں کہ آخر کو بسبب اس غفے کے

[illegible][illegible][illegible]

چند سیر باشد درین سم و راه
 اس باب میں کیا تدبیر اور کیا راہ نکلتی ہے
 تندریشہ خوب فرامی صواب
 خوب غور اور پسندیدہ تدبیروں سے
 جانندیدہ پیران بیدار ہوش
 جانندیدہ بڑے عقلیت لوگوں نے
 پیاخ کشاوند کیس زبان
 جواب کے لیے سمجھنے باتفاق زبان کھولی
 سرسبز باوآن ہالیوں درخت
 ہر اہل ہر اہل ہے وہ مبارک درخت
 جناح و بہشت جہان تازہ باد
 اسکی سلطنت سے جہان تازہ رہے
 تو بہت چون دین در
 دین کی طرح تیری تدبیر بھی درست ہے
 لیکن فرمان تو نکریم
 لیکن تیرے حکم سے بھی ہم درگزر نہیں کر سکتے ہیں
 جان و دولت آید جہانندیدہ را
 ایسا جہانندیدہ لوگوں کے دل میں آتا ہے
 چون کینہ و زردول کینہ خوا
 جب دشمنی اختیار کرتا ہے دل دشمن کا
 تو نیز آتش کینہ را بر فروز
 تو بھی دشمنی کی آگ کو روشن کر

کز و کار ما برنگر دوستا
 جس سے میرا کام نہ بگڑے
 پدید آورید اس سخن جواب
 اس بات کا جواب تم سب لوگ مجھ کو دو
 چو گفتار گویندہ کردند گوش
 جب باتیں سکندر کی سنیں
 وعاتازہ کردند بر مرزبان
 وعاء ہر از سر نو سکندر کو دی
 کہ نامش بلندست نیز و شخت
 جسکا نام بڑا ہے اور قوت اسکی زبردست
 شہر خصم اوتاج دروازہ باد
 سردشمن گھاٹ کے دروازے کا تاج مٹی کا ہے
 درتے چہ باید ز ما باخست
 ہلوگوں سے درستی کیا ڈھونڈھو کی ضرورت
 بجز راہ فرمان تو نہیں
 سوا تیرے حکم کے اور راہ نہیں چلتے ہیں
 ہمان زیرکان پسندیدہ را
 اور ایسا ہی نامور داناؤں کو پسند معلوم ہوتا
 ہمہ خار و حشت بر آید ز راہ
 راہ میں تمام کانٹے و حشت کے گل آتے ہیں
 کہ فرخ بود آتش کینہ سوز
 کہ اچھی ہوتی ہے آگ کینہ جلائی والی

اس باب میں کیا تدبیر اور کیا راہ نکلتی ہے
 تندریشہ خوب فرامی صواب
 خوب غور اور پسندیدہ تدبیروں سے
 جانندیدہ پیران بیدار ہوش
 جانندیدہ بڑے عقلیت لوگوں نے
 پیاخ کشاوند کیس زبان
 جواب کے لیے سمجھنے باتفاق زبان کھولی
 سرسبز باوآن ہالیوں درخت
 ہر اہل ہر اہل ہے وہ مبارک درخت
 جناح و بہشت جہان تازہ باد
 اسکی سلطنت سے جہان تازہ رہے
 تو بہت چون دین در
 دین کی طرح تیری تدبیر بھی درست ہے
 لیکن فرمان تو نکریم
 لیکن تیرے حکم سے بھی ہم درگزر نہیں کر سکتے ہیں
 جان و دولت آید جہانندیدہ را
 ایسا جہانندیدہ لوگوں کے دل میں آتا ہے
 چون کینہ و زردول کینہ خوا
 جب دشمنی اختیار کرتا ہے دل دشمن کا
 تو نیز آتش کینہ را بر فروز
 تو بھی دشمنی کی آگ کو روشن کر

اس باب میں کیا تدبیر اور کیا راہ نکلتی ہے
 تندریشہ خوب فرامی صواب
 خوب غور اور پسندیدہ تدبیروں سے
 جانندیدہ پیران بیدار ہوش
 جانندیدہ بڑے عقلیت لوگوں نے
 پیاخ کشاوند کیس زبان
 جواب کے لیے سمجھنے باتفاق زبان کھولی
 سرسبز باوآن ہالیوں درخت
 ہر اہل ہر اہل ہے وہ مبارک درخت
 جناح و بہشت جہان تازہ باد
 اسکی سلطنت سے جہان تازہ رہے
 تو بہت چون دین در
 دین کی طرح تیری تدبیر بھی درست ہے
 لیکن فرمان تو نکریم
 لیکن تیرے حکم سے بھی ہم درگزر نہیں کر سکتے ہیں
 جان و دولت آید جہانندیدہ را
 ایسا جہانندیدہ لوگوں کے دل میں آتا ہے
 چون کینہ و زردول کینہ خوا
 جب دشمنی اختیار کرتا ہے دل دشمن کا
 تو نیز آتش کینہ را بر فروز
 تو بھی دشمنی کی آگ کو روشن کر

مکمل دارد و از ریح سخت کپان

سنگھار کئے شہر میں تخت کیا بیٹوں کی
سکندر چودر حکم اس میں داری
سکندر نے جب اس مقدسے میں

بدستوری رخصت استبان

بطور اجازت سچے یعنی داناؤں سے
کئی روز گزر کر دس روز گار
ایک دن کہ زمانے کی گردش سے

بغال هایون بترتیب راه

مبارک خاں مین راہ کی آراغی سے
عنانِ تائب شد شاہِ فیروز

بھیری باگ پادشاہ طائی پر فتح پانپور

فولا دکی - تموار سے مثل شیر مست

۶۷
پس ہے چوں بنور پر نقش

ایک سپاہ مثل بھڑکے دھنک داری یعنی
نشان رہا رحمت از دور مشاہد

نشان کے لیے ڈھونڈ جا بلند نیز

بوضوحی که آن وقت سازنده

بسم بتر از گاو یانی در فست

بلند زیادہ گادیاں فیروزے سے

بخونیزی اوّل نه بند و میان

پہلے لڑائی پر کمر نہ باندھے

زنگنه یان یا مے نیاور
سردار دین کے وہ مدد یافتہ

بلشکرشی گشت ہمدستان

شکر کشی سے ہوا مُستفیع

بدست آمدش طلوع کامیاب
اُس کے ہاتھ آنا مقصد و رُخِ نصیب

بفرمود که از جای جفتد سیاه

فرمایا کہ کوئی جہل کرے

میان بسته بر زمین بجوای سوار

بکشتورکشانی کلیدی بدست

ملک فتح کرنے کی ایک کنجی اسکے ہاتھ

زَعُو عَامِي زَبُونِ رَہْمِ بَیہ

بھرون کے باجوہ کے لیے
کہ مانند فریدوارہ فیروز مت

چونکه باقی محتاج مند فریون پادشاه

فلک و دستان انوار عدده

بمستحق برز و دیرند

برابر چتر کے لگائی اودھ چپ

فواره کوزه و آب از کوزه ها

نہاں

...

لا بد من

یہ مضمون لکھنے میں جی جی سکندر کے

...

دستی سادق
دستی سادق
دستی سادق
دستی سادق
دستی سادق
دستی سادق

چو با کر شودے گرم کینی کنے
 اگر تو ایک بچہ سے دشمنی کرتا ہے تو
 بیش از ان پشہ میشد
 اندیشہ کر اس ڈنک والے بچہ سے
 جہان آنکسے رست کو درو
 جان آنکسے لیے ہے جس نے رائی من
 گر نہ چو باشیر خایہ کباب
 بھوکا شخص شیر کے ساتھ کباب کھاتا ہے
 زبیکانہ گر ہست فرزند زن
 غیر آدمی سے اگر چہ رطاکا ہے عورت کے
 چو شد جامہ برقد فرزند رست
 جب ہو گیا کپڑا لٹکے کے بدن پہ پناٹھک
 چو بالابر آرو کیا و لب
 جب بڑی ہو جاتی ہے نہایت گھاس
 ز پند بزرگان نباید گذشت
 بزرگوں کی نصیحت سے درگزر نہ کرنا چاہیے
 کہ چون آزمودہ شود روزگار
 کہ جب آزمایا جائیگا خوب زمانہ
 سگاشکری کو نصیحت شلند
 جس انجام اندیش نے کہ وہ نصیحت سنی
 شہ از پند آن پیر پا لودہ مغز
 بادشاہ اس روشن دماغ پرشہ کی نصیحت سے

میں خروا اگر خرد و بینی کنے
 چھوٹا نہ جان اگر بار یک بین ہے تو
 کہ نرو ورا گفت سر پیش دار
 جس نے ریز و د کا سر جھکا دیا
 لیے مرد کنداشت برامیج مرد
 قدم مردی کا پھوڑا میں رائی نہ کی ادنیٰ سے بھی
 بغیر ترین لغت آرد ستاب
 موٹے سے موٹے نوالے پر دوڑتا ہے
 کہ ہم جامہ گرد و شود جامہ کن
 جب برابر کی کر گیا کپڑا تار لگا میں دعا کر گیا
 نیاید و گر مہر فرزند خواست
 اس سے رک کون کی سی محبت کی امید نہ چاہیے
 سہی سرور ابا شد از وی گزند
 درخت سرور کو اس سے تخفیف پہنچتی ہے
 سخن را ورق ورنیاید نوشت
 بات کے ورق کو اولٹا یعنی بھولنا نہ چاہیے
 بیا و آیدت پسند آموزگار
 یاد آویںگی تجھ کو نصیحتیں سکھائیں گے کی
 ورجار ورا ورا گفت آروکید
 تدبیر چمکے دروازے کی کنجی ہاتھ میں لایا
 ہر اسان شد از کار آن پامی
 ڈر گیا اس ٹھوکر یعنی کام کی خرابی سے

[illegible]

لیکن
درا
نہ ہر تلبا
پرزوا
میں بھو
روید
میں
سرس
کے
گت
تا یا
بند

کلا و کیان ہم کیان را سز و
ساج کیا لیون کا کیا نیون ہی کو لاق ہے
من از تخرم بہمن و پشت کے
مین اولاد بہمن اور کیا نیون کی پشت ہے
زروین تن و رع اسفندیا
اسفند یار و دین تن کی درہ سے
اگر باز گر دو بہ پیشینہ راہ
اگر بھر آجادے اگلے طریقے پر
لوگر کشتے آرو پد ریامی من
اور اگر میرے دریا میں اپنی کشتی لاؤ گا
چو دریا بنے جو آبش ہم
پیش دریا کے سختی سے اسکو جو اجہنگامین
از ان بر عاصی خیال نرم آب
اس خطا کر نیوالے ابر کی ایسی پر در زری دنگا
تکیرندہ چون روستائی بود
اڑنے والا اگر گنوار آدمی سو دے
خرا از زمین ز رہ کہ پالان کشد
گد ہا سنہرے زمین سے ہر ہے کہ پالان کہنے
من آن صید را کردہ ام سبند
اس شکار کو میں ہی نے سربند کیا ہے
تو آدمی مغر و پوسیدہ سا بخورد
تو اے بیخبر سٹھائے ہوئے بچہ ہے

ورین خرتن و میان کی خرو
اس ریشمی کپڑے میں ہوں رو میر نکا کیونکر جاؤ
چرا ترسم از رومی شست پی
کیون رومی شست قدم سے نور و ن
بر او رنگ زرین منم یا و کار
تحت زرین پر بہمن یا و کار ہوں
بر و روز روشن نگر و و تباہ
او سپر و در روشن تاریک نہو کا
سری بنید افتادہ و ریامی من
سراپنا میرے پاؤں کے نیچے پڑا ہوا دیکھو گا
ز خاکش ستانم بایش ہم
فاک کی طرح سے لیکر اسکو پانی میں ڈال دوں گا
کہ نار و و کر دست بر آفتاب
یک دو بارہ ہاتھ قریب آفتاب کے نہ لاؤں
شکستن بہ از مومیائے بود
شکست دینا مومیائی دینو سے اسکو تہر ہو
کہ تاخت خربندہ آسان کشد
تاکہ اسباب ہلک کا آسانی سے بچد
منش باز و گردن آرم کند
جس میں ہی پھر اسکی گردن میں کینڈا لورن کا
ز کستائے خسروان باز کرد
پادشاہوں کے آگے بڑا دبی سے باز آؤ

سہمی اور زار زار سٹھایا ہے اور تیر داغ خراب ہو گیا ہے کہ میرے سامنے ایسی کشتی کرتا ہے

کلا و کیان ہم کیان را سز و
ساج کیا لیون کا کیا نیون ہی کو لاق ہے
من از تخرم بہمن و پشت کے
مین اولاد بہمن اور کیا نیون کی پشت ہے
زروین تن و رع اسفندیا
اسفند یار و دین تن کی درہ سے
اگر باز گر دو بہ پیشینہ راہ
اگر بھر آجادے اگلے طریقے پر
لوگر کشتے آرو پد ریامی من
اور اگر میرے دریا میں اپنی کشتی لاؤ گا
چو دریا بنے جو آبش ہم
پیش دریا کے سختی سے اسکو جو اجہنگامین
از ان بر عاصی خیال نرم آب
اس خطا کر نیوالے ابر کی ایسی پر در زری دنگا
تکیرندہ چون روستائی بود
اڑنے والا اگر گنوار آدمی سو دے
خرا از زمین ز رہ کہ پالان کشد
گد ہا سنہرے زمین سے ہر ہے کہ پالان کہنے
من آن صید را کردہ ام سبند
اس شکار کو میں ہی نے سربند کیا ہے
تو آدمی مغر و پوسیدہ سا بخورد
تو اے بیخبر سٹھائے ہوئے بچہ ہے

کلا و کیان ہم کیان را سز و
ساج کیا لیون کا کیا نیون ہی کو لاق ہے
من از تخرم بہمن و پشت کے
مین اولاد بہمن اور کیا نیون کی پشت ہے
زروین تن و رع اسفندیا
اسفند یار و دین تن کی درہ سے
اگر باز گر دو بہ پیشینہ راہ
اگر بھر آجادے اگلے طریقے پر
لوگر کشتے آرو پد ریامی من
اور اگر میرے دریا میں اپنی کشتی لاؤ گا
چو دریا بنے جو آبش ہم
پیش دریا کے سختی سے اسکو جو اجہنگامین
از ان بر عاصی خیال نرم آب
اس خطا کر نیوالے ابر کی ایسی پر در زری دنگا
تکیرندہ چون روستائی بود
اڑنے والا اگر گنوار آدمی سو دے
خرا از زمین ز رہ کہ پالان کشد
گد ہا سنہرے زمین سے ہر ہے کہ پالان کہنے
من آن صید را کردہ ام سبند
اس شکار کو میں ہی نے سربند کیا ہے
تو آدمی مغر و پوسیدہ سا بخورد
تو اے بیخبر سٹھائے ہوئے بچہ ہے

نہ چاہک شد این چاہی ساختن

نہ چاہا ہوا ایسی چاہا کی کرنا

چراغے بصر ابرا فروختن

جنگل میں ایک چراغ جھلانا

مکش خرمندیشہ خورشید پائے

لے نچے اندازے سے قدم باہر نہ نکال

قبا کو نہ درخورد و بالابود

وہ چپکن کہ موافق بدن کے نہ ہو

ترافرت پیری از حاکمے برد

تھم کو بڑھاپے کی سستی جگہ سے ہٹا دیا

چوپیر کین کرد و از نہ وہ پشت

بڑے آدمی کی جب بہت پیٹھ جھک جاتی ہے

ز پیری نمونہ شود ماسے لغز

نمونہ بڑھاپے کا ہے پانون کا لڑکھڑانا

ز پیران دچیزست بازیب ساز

بڑھوں کو دو چیزیں زیب معلوم ہوتی ہیں

جهان بر جوانان جنگ آزادی

جہان کو لڑنے والے جوانوں کے لیے

تن ناتوان کے سواری کند

کمزور شخص کیا گھوڑی کی سواری کر سکتا ہے

سہ بہ کہ برنا بود ز انکہ پیر

سباہ کو بڑے ہونے سے وہ بہتر ہو کہ جوان ہو

مکندی بکوسے در انداختن

ایک پہاڑ پر ایک گند ڈالنا

فلک اجماعدار کے آموختن

آسمان کو طریقہ پادشاہی کا سکھانا

کہ ہر جوہری را پدیدست جانی

کیونکہ ہر ایک جوہر کی جگہ ظاہر ہے

ہمانا کہ وز ویدہ کالا بود

جیٹیک جوہری کی معلوم ہو گی

کس گشت از سر اسے برد

بڑے ہو جانے سے نہ تھکے عقل کی راہ سے دور کر دیا

ز نیزہ عصا بہ کہ گیر و بہ مشت

تیز سے سے بہتر ہے کہ لاٹھی ہاتھ میں لے

فراموش کار کے در آرد معجز

نسیان یعنی بھول و بھلا سے من آجاتی ہے

یکی درشتودان کے در تاز

اول تو در جانا اور دوسرے عبادت اکی کرنا

رہا کن فردکش تو پیرانہ پائے

مچھوڑ دے اور تو بڑھوں کی طرح پانون میں ہے

سلاح قکستہ چہ یاری کند

ٹوٹا ہوا ہتھیار کیا مدد کر سکتا ہے

میاجی کشد چون رسد تیغ و تیر

کیونکہ بڑھتا جب لڑائی کا وقت آتا ہو صلح کرنا چاہتا ہو

میں لڑتا اور دوتا ہوا ہتھیار درود لیتا ہے

نہ چاہک شد این چاہی ساختن
نہ چاہا ہوا ایسی چاہا کی کرنا
چراغے بصر ابرا فروختن
جنگل میں ایک چراغ جھلانا
مکش خرمندیشہ خورشید پائے
لے نچے اندازے سے قدم باہر نہ نکال
قبا کو نہ درخورد و بالابود
وہ چپکن کہ موافق بدن کے نہ ہو
ترافرت پیری از حاکمے برد
تھم کو بڑھاپے کی سستی جگہ سے ہٹا دیا
چوپیر کین کرد و از نہ وہ پشت
بڑے آدمی کی جب بہت پیٹھ جھک جاتی ہے
ز پیری نمونہ شود ماسے لغز
نمونہ بڑھاپے کا ہے پانون کا لڑکھڑانا
ز پیران دچیزست بازیب ساز
بڑھوں کو دو چیزیں زیب معلوم ہوتی ہیں
جهان بر جوانان جنگ آزادی
جہان کو لڑنے والے جوانوں کے لیے
تن ناتوان کے سواری کند
کمزور شخص کیا گھوڑی کی سواری کر سکتا ہے
سہ بہ کہ برنا بود ز انکہ پیر
سباہ کو بڑے ہونے سے وہ بہتر ہو کہ جوان ہو

نہ چاہک شد این چاہی ساختن
نہ چاہا ہوا ایسی چاہا کی کرنا
چراغے بصر ابرا فروختن
جنگل میں ایک چراغ جھلانا
مکش خرمندیشہ خورشید پائے
لے نچے اندازے سے قدم باہر نہ نکال
قبا کو نہ درخورد و بالابود
وہ چپکن کہ موافق بدن کے نہ ہو
ترافرت پیری از حاکمے برد
تھم کو بڑھاپے کی سستی جگہ سے ہٹا دیا
چوپیر کین کرد و از نہ وہ پشت
بڑے آدمی کی جب بہت پیٹھ جھک جاتی ہے
ز پیری نمونہ شود ماسے لغز
نمونہ بڑھاپے کا ہے پانون کا لڑکھڑانا
ز پیران دچیزست بازیب ساز
بڑھوں کو دو چیزیں زیب معلوم ہوتی ہیں
جهان بر جوانان جنگ آزادی
جہان کو لڑنے والے جوانوں کے لیے
تن ناتوان کے سواری کند
کمزور شخص کیا گھوڑی کی سواری کر سکتا ہے
سہ بہ کہ برنا بود ز انکہ پیر
سباہ کو بڑے ہونے سے وہ بہتر ہو کہ جوان ہو

نہ چاہک شد این چاہی ساختن
نہ چاہا ہوا ایسی چاہا کی کرنا
چراغے بصر ابرا فروختن
جنگل میں ایک چراغ جھلانا
مکش خرمندیشہ خورشید پائے
لے نچے اندازے سے قدم باہر نہ نکال
قبا کو نہ درخورد و بالابود
وہ چپکن کہ موافق بدن کے نہ ہو
ترافرت پیری از حاکمے برد
تھم کو بڑھاپے کی سستی جگہ سے ہٹا دیا
چوپیر کین کرد و از نہ وہ پشت
بڑے آدمی کی جب بہت پیٹھ جھک جاتی ہے
ز پیری نمونہ شود ماسے لغز
نمونہ بڑھاپے کا ہے پانون کا لڑکھڑانا
ز پیران دچیزست بازیب ساز
بڑھوں کو دو چیزیں زیب معلوم ہوتی ہیں
جهان بر جوانان جنگ آزادی
جہان کو لڑنے والے جوانوں کے لیے
تن ناتوان کے سواری کند
کمزور شخص کیا گھوڑی کی سواری کر سکتا ہے
سہ بہ کہ برنا بود ز انکہ پیر
سباہ کو بڑے ہونے سے وہ بہتر ہو کہ جوان ہو

نہ چاہک شد این چاہی ساختن
نہ چاہا ہوا ایسی چاہا کی کرنا
چراغے بصر ابرا فروختن
جنگل میں ایک چراغ جھلانا
مکش خرمندیشہ خورشید پائے
لے نچے اندازے سے قدم باہر نہ نکال
قبا کو نہ درخورد و بالابود
وہ چپکن کہ موافق بدن کے نہ ہو
ترافرت پیری از حاکمے برد
تھم کو بڑھاپے کی سستی جگہ سے ہٹا دیا
چوپیر کین کرد و از نہ وہ پشت
بڑے آدمی کی جب بہت پیٹھ جھک جاتی ہے
ز پیری نمونہ شود ماسے لغز
نمونہ بڑھاپے کا ہے پانون کا لڑکھڑانا
ز پیران دچیزست بازیب ساز
بڑھوں کو دو چیزیں زیب معلوم ہوتی ہیں
جهان بر جوانان جنگ آزادی
جہان کو لڑنے والے جوانوں کے لیے
تن ناتوان کے سواری کند
کمزور شخص کیا گھوڑی کی سواری کر سکتا ہے
سہ بہ کہ برنا بود ز انکہ پیر
سباہ کو بڑے ہونے سے وہ بہتر ہو کہ جوان ہو

نہ چاہک شد این چاہی ساختن
نہ چاہا ہوا ایسی چاہا کی کرنا
چراغے بصر ابرا فروختن
جنگل میں ایک چراغ جھلانا
مکش خرمندیشہ خورشید پائے
لے نچے اندازے سے قدم باہر نہ نکال
قبا کو نہ درخورد و بالابود
وہ چپکن کہ موافق بدن کے نہ ہو
ترافرت پیری از حاکمے برد
تھم کو بڑھاپے کی سستی جگہ سے ہٹا دیا
چوپیر کین کرد و از نہ وہ پشت
بڑے آدمی کی جب بہت پیٹھ جھک جاتی ہے
ز پیری نمونہ شود ماسے لغز
نمونہ بڑھاپے کا ہے پانون کا لڑکھڑانا
ز پیران دچیزست بازیب ساز
بڑھوں کو دو چیزیں زیب معلوم ہوتی ہیں
جهان بر جوانان جنگ آزادی
جہان کو لڑنے والے جوانوں کے لیے
تن ناتوان کے سواری کند
کمزور شخص کیا گھوڑی کی سواری کر سکتا ہے
سہ بہ کہ برنا بود ز انکہ پیر
سباہ کو بڑے ہونے سے وہ بہتر ہو کہ جوان ہو

بہارِ لعلی ... ۱۹۴

بہنگام خود گفت باید سخن
 اپنے وقت پر بات رکھنا چاہیے
 خروسیکہ بیکہ نواب کشید
 جس مرغ نے کہ بے وقت آواز لگائی
 زبان بند کن تا سر آئے لہر
 زبان بند رکھ تا سر بچا لہجہ دے تو
 سر بے زبان کو سخن تر بود
 سر بے زبان کے جو کہ خون میں تر ہو دے
 زبان بہ کہ او کام داری کند
 زبان وہ بہتر ہے کہ تا کو میں پہنچا دے
 زبان را نگہ دار و رکام خوش
 زبان کو اپنے تالو میں رکھے رہ
 زبان ترازو کہ شد رست نام
 کانٹے کی سوئی کا جو سیدھا نام مشہور ہوا
 چو از کام خود کامی آید برون
 جب اپنے تالو سے ایک قدم باہر جاتی ہے
 بسا گفتیہا کہ باشد نصفت
 بہت کہنے والی باتیں جو ہوں پوشیدہ
 بگفتن کسی کو شو و سخت کوش
 کہنے میں جو شخص بہت کوشش کرتا یعنی بکھاتا ہوا
 سخن بہ کہ صاحب تلج و تخت
 بات بہتر ہے کہ مالک تاج و تخت یعنی پادشاہ سے

کہ بے وقت برناور و نار بن
 کیونکہ بے وقت انار کا درخت نہیں چلتا ہے
 سرش را یکہ باز باید برید
 صبح کو اور سکا سر کاٹ ڈالنا چاہیے
 زبان خشک بہ یا کلو گاہ تر
 زبان خشک بہتر ہے یا گردن تر ہونا خون سے
 بہت از زبانی کہ بے سر بود
 بہتر ہے اوس زبان سے کہ بے سر کے رہے
 چو کامش رسد کامکاری کند
 جب اسکا موقع آوے مقصد وری کر دینی ہو
 نفس در مرن جز بہنگام خوش
 دم نہ مار سوا اپنے وقت کے
 از ان شد کہ بیرون نیاید ز کام
 اس سبب سے ہوا کہ تالو سے باہر نہیں نکلتی
 بہر سو کہ جسید شو و سر ملون
 جس طرف کہ جنبش کرتی ہے سر جھکتا ہوا
 بہر گز زبان باید ش بازگشت
 دوسری زبان یعنی دوسری طرح آنکو بیان چلا
 نیو تشندہ را وریا بد کوش
 سننے والوں کے کان میں نہیں آتیں یعنی نہیں سنتے
 بگویند سخن کو مستحکم
 سنجیدہ یعنی مقبول کہیں سخت نہ کہیں

مستقل ای بات کہنا چاہیے

پاک صفت ...
 دوسری زبان میں
 جس سے صوفی چپ
 ہی واقف ہو کی جاتی
 ہیں تاکہ وہ لوگ کو
 نہ سمجھ سکیں
 گفتن کسی کو نہیں چاہی
 بہت کہنے والی باتیں
 جو ہوں پوشیدہ
 بگفتن کسی کو شو و سخت کوش
 کہنے میں جو شخص بہت کوشش کرتا یعنی بکھاتا ہوا
 سخن بہ کہ صاحب تلج و تخت
 بات بہتر ہے کہ مالک تاج و تخت یعنی پادشاہ سے

بہارِ لعلی ...

کلونیک باکوہ سازند

جو کنگ پھاڑے کرے رانی
ورخت کہ دمانہ بس روزگار

کہ دکا درخت ہرگز نہیں بت دون تک
چو گرد و زو و لایہ تاک سپر

جب انکور کے ساتھ پانی پہنچو سے سیرت جانا
کہ دمیست او گردن افراختہ

وہ ایک کہ وہے گردن بلند کیے ہوئے
رسن زو و پوسد چو باشد گیارہ

رتی جلد سڑ جاتی ہے جب گھاس کی ہوتی ہے
چو خورشید شعل در آرو باغ

جب آفتاب اپنی شعل جہان میں روشن کرتا ہے
بہنگام سرخبر و باد لنگ

دنت اڑاتی کے لنگڑی بوٹری
گرہ زابڑ و خویش بر گوشہ نہ

تسکن اپنی ابرو کے کنارے پر کہ
باہر کے کار عالم برآر

آہستگی سے کام جہان کا آراستہ اگر
چراغ ار بلرے میخروختے

چراغ اگر غصے سے نہ روشن کرتا تو
خمیر آمد و آتش اندر نور

جب خمیر تیار ہو گیا اور تند و خوب گرم ہو گیا

بنگے توان زو برآورد گردو

ایک پتھر سے چاہیے اسکو توڑ دانا

کنہ و عوی ہمسرے باچار

کرتا ہے دعوی درخت چنار کی برابری کا

رسن بازو و گردن آید بزر

نمون کی طرح گردن کے بھل نیچے آتا ہے

رساق کیا ہے رسن ساخنہ

ایک گھاس کی جڑ سے رتسی جالی ہوئے

وگر بار دلو ش در افتد بجاہ

دوسہری بار اس سے ڈول کنوین میں پڑتا ہے

پروا کی پیش میر و چراغ

پروا کی طرح چراغ اچکے اگو بجھ جاتا ہے

چکو نہ نہد پای پیش لینک

کیونکہ بڑھا سکتی ہے تدم اگے پیٹنے کے

نہ خود را نہ پروا نہ را سوختی

اور اسکی پتھر کا منہ
دخت کہ دکا پھاڑے کرے رانی
بت دون تک نہیں
ایک گھاس کی جڑ سے رتسی جالی ہوئے
دوسہری بار اس سے ڈول کنوین میں پڑتا ہے
پروا کی طرح چراغ اچکے اگو بجھ جاتا ہے
چکو نہ نہد پای پیش لینک
کیونکہ بڑھا سکتی ہے تدم اگے پیٹنے کے

راخی دن
دارا کور کند با خاصا
خوش
بدی بہ مطلب
پاک تو بہ مطلب
پیشا نظام کہ بدی
از بدی
نوی بدی یا غفلت
جو اور نہ دوسرے
نوی بدی یا غفلت
جب خمیر تیار ہو گیا اور تند و خوب گرم ہو گیا

نہ خود را نہ پروا نہ را سوختی
نہ اپ کو نہ پروا نہ را سوختی
نہ اپ کو نہ پروا نہ را سوختی
نہ اپ کو نہ پروا نہ را سوختی

شکیب آور دیند ہارا کلید
 صبر لاتا ہے مشکون بہت کی کبھی
 نہ نیکو ست شطرنج بد باختن
 بہترین ہے ایسی بڑی شطرنج کھیلتا
 بسا رو دکر زخم کردن شکست
 بہت باجے باجا جانے سے ٹوٹ گئی
 تو شاہ ہے قیاس تو افزون کرم
 تو شہنشاہ ہے تیرا رقبہ بڑھاتا ہوں میں
 بہ تعظیم دارا جہان دیدہ مرد
 دارا کی تعظیم کے لیے اس مرد جہان دیدہ نے
 جاندار دارا می جو شیدہ مغز
 یاد شاہ دارا جیکے دماغ میں غصہ بھرا تھا
 دوران تندی و آتش افزون
 اوس تیزی اور آگ جلانے میں
 طلب کرد کا یڈر دیوان بیر
 بلا یا کہ پکھری سے دیوان یعنی منشی آو
 دبیر نویسندہ آمد جو باد
 منشی تھنے والا آیا مثل ہوا کے معنی فوراً آیا
 روان کرد کلک سیہ رنگ را
 روان کیا یعنی چلایا سیہ رنگ قلم کو
 کی نامہ تفریح پیکر نوشت
 ایک خط پسندیدہ صورت کا لکھا

۲۰۰
 مرقاۃ المفاتیح
 فی شرح معانی الآثار
 لشیخ الاسلام
 ابن قیم الجوزی

تو ای طفل ناپختہ و خام را
 تو ای رطوبت کے نا تجربہ کار اور بے عقل
 بچہ چمکی با منت یار کو
 بچہ مقابلی میں تیرا دو گار کوں ہو رہا
 چو کوہ دم بولے مار خوبی کنے
 چو جب بچہ ہو کر تو سانپ کی عادت اختیار کر گیا
 اگر روی این خوبی ماراں پا
 اگر کی تو نے یہ عادت سانپوں کی چھوڑا
 چنانچہ ہم مالش از تیغ تیر
 چھوڑو ایسی تنبیہ دے گا کہ گائین تیر تلوار سے
 بر خستہ آذر با ستا و ترند
 بر خستہ روشن آگ کی قسم استیا اور زندگی
 بیزوان کہ آہر منش و شمن ست
 قسم خدا کی کہ شیطان اور سکا دشمن ہے
 بروم اندر آرم ز گرد سیاہ
 بروم میں لاؤ گا سیاہ اور او سکی گرد سے
 کہ از روم و رومی نام نشان
 کہ روم اور رومیوں سے نشان رکھنے ہو گا
 ترا آن بای سرور و میان
 تجھ کو وہ بہتر ہے اسے روئے سرہ
 گر قسم ہمہ آہن آری ز روم
 اگر میں کیا میں نے تمام ہوا یعنی ہتھیار روم تو لاؤ گا

من پنجہ باشیر خنک از ما
 پنجہ ست کرطائی لڑائیوں سے
 سیاہست کجا و سپہ دار کو
 سیاہ پتری کمان اور سردار کو رہا ہے
 کہ با آرد ما خنک جونی کنے
 کہ با آرد ہے کے ساتھ لڑتا ہے تو
 و کر نہ من و تیغ چون آرد ما
 نہیں تو میں اور میری تلوار آرد ہے کی ایسی
 کہ یا مرگ خواہے ز من یا کر نہ
 کہ یا موت مانگے گا تو مجھے یا بھاگنا
 بخور شیر روشن بچرخ بلند
 قسم آفتاب روشن کی قسم آسمان بلند کی
 بزردشت کو خصم آہر من ست
 قسم زردشت کی کہ وہ دشمن کا شیطان کا ہے
 کہم چشم خورشید روشن سیاہ
 آفتاب روشن کی آنکھ تارک کہ دنگا میں
 شوم بر سر ہر دو آنکش نشان
 دونوں کے سر پر آگ برساؤں گا میں
 کہ بندی جو ہند و نجدت میان
 کہ خلیفہ من تمام کے خدمت کیلئے کرانہ ہے تو
 در آشکرہ ماچہ آہن چوموم
 میرے آشکرہ میں کیا ہوا اور کیا موم چمکیا گیا

ہونے کی بات
 مقابلی میں تیرا دو گار کوں ہو رہا
 عادت کمان سے
 اور تیرا کون ہو رہا
 ہے اور تیری پہ
 کیا چمکیا اور کون
 اس وقت کمان سے
 ہوا کہ تو نے
 ہونے کی بات
 دارا باسکندر رہبر
 آہستہ آہستہ
 روشنی کو سیاہ کر دیا
 تیغ بیکرہ روم اور رومی
 لوگوں کا نشان
 بانی ہندوستان
 اور خاک میں ملا دیا
 شمشیر و آن بای
 آہستہ آہستہ
 ہے کہ غلاموں کی
 بری اطاعت کر

مرقاۃ المفاتیح
 فی شرح معانی الآثار
 لشیخ الاسلام
 ابن قیم الجوزی

[illegible]

درستی نیست
 شکرست کی دینا
 پس تو کیا نون
 درستی نیست
 شکرست کی دینا
 پس تو کیا نون
 درستی نیست
 شکرست کی دینا
 پس تو کیا نون

درستی نیست
 شکرست کی دینا
 پس تو کیا نون
 درستی نیست
 شکرست کی دینا
 پس تو کیا نون
 درستی نیست
 شکرست کی دینا
 پس تو کیا نون

ترا دهنم و گیران زیر دست
 سیری اصل درست ہے دوسروں کی کمزور
 ورا اندازہ من غلط بودہ
 میرے قیاس میں تو نے بڑی غلطی کی ہے
 خداوند ملکہ ہم پر ہوندر خویش
 میں ملک ملک کا ہوں اپنے سلسلہ آباداجد کو
 پشیمان کنوں شوکہ چون کار بود
 بھی سے پشیمان ہو کیونکہ جب کام ہو گیا
 جو آنے ملن گرچہ ہستی دلیر
 غرور مست کہ ہر چند کہ نور پر ہے
 ورستی رہا کن نیری گراے
 سختی چھوڑ دے نرمی کی طرف توجہ کر
 بہندی بغارت برم کشورت
 نرمی کرنے سے تیرا ملک ٹوٹ لوں گا میں
 من از ساکنی ہستم آن کوہ سنگ
 میں اپنے سکون سے وہ بھاری پہاڑ ہوں
 صفت لشکرت گر شود دشمنم
 تیرے لشکر کا پتہ اگر میرا دشمن ہو جاوے گا
 مجھیاں مرا تا بحسب زمین
 مجھ کو جتنی ست دے تاکہ زمین کو زلزلہ نہ آوی
 چو خوانندہ نامہ شہر پار
 جب دراکا خط کند رختے پڑھنے داکے

درستی نیست
 شکرست کی دینا
 پس تو کیا نون
 درستی نیست
 شکرست کی دینا
 پس تو کیا نون
 درستی نیست
 شکرست کی دینا
 پس تو کیا نون

درستی نیست
 شکرست کی دینا
 پس تو کیا نون
 درستی نیست
 شکرست کی دینا
 پس تو کیا نون
 درستی نیست
 شکرست کی دینا
 پس تو کیا نون

ترا دیکھان را کہ یار و شکست
 کیا نیون کی اولاد و انوکو کون شکست دیکھا ہو
 کہ بازوی بہمن نہ پیمو و
 کہ بازو بہمن کے نہیں تاپے ہیں تو نے
 مشو عاصی اندر خداوند خویش
 گنہگار ست بن اپنے ملک کے سامنے
 ندر و پشیمانے آگاہ شود
 اوس وقت بچت نامہ نہیں ہوتا ہی
 منہ پامی گستاخ و رکام شیر
 قدم بیباکی شیر کے منہ میں ست آکر
 ز جابیم ہر تابا ہالے سجائے
 اپنی جگہ سے مجھے جنبش نہ تے کہ تو بھی اپنی جگہ قائم رہے
 بخوانش و ہم کشور و دیکرت
 مانگنے سے تجھ کو اور ملک بھی دوں گا میں
 کہ در جنبش آہستہ وارم سنگ
 کہ جنبش دیر کر رہا ہوں آہستہ آہستہ
 اگر کو آہن بود و شکست
 اگر کو ہے کا پہاڑ بھی ہو تو توڑ ڈالوں گا میں
 ہمیں گویت باز گویم ہمیں
 ہی ہمیں تجھے کھڑکتا ہو نہیں
 پروا خست آن نامہ چون کار
 بخوبی پڑھ کر سنا یا اوس خط کو جو اس میں مقوش تھا

درستی نیست
 شکرست کی دینا
 پس تو کیا نون

درستی نیست
 شکرست کی دینا
 پس تو کیا نون
 درستی نیست
 شکرست کی دینا
 پس تو کیا نون

سکندر بنده مودکار و شراب
 سکندر نے حکم دیا کہ جلد قلم دیوات کا غنہ لاوے
 و بیری قلمزن قلم پر گرفت
 لکھنے والے منشی نے فوراً قلم اٹھایا
 جوابی نبشتہ آنچنان دلپند
 جواب اوس منشی نے ایسا دلپند لکھا
 چو سر بستہ شد نامہ و لنوار
 جب سر بھر ہو گیا وہ خط پسندیدہ
 و بیری آمد و نامہ را سر کشاد
 منشی آیا اور اوسے سرنامے کا کھولا
 فرو خواند نامہ زمستار بہ بن
 پڑھ کر سنایا خط کو شروع سے آخر تک
 بیاساتی از بھر دفع خار
 اداے ساتی واسطے دور کرنے خار کے
 ازان می کرد و شادمانی کنم
 وہ شراب کہ جس سے خوش ہو جاؤ نہیں

سکندر نے حکم دیا کہ جلد قلم دیوات کا غنہ لاوے
 لکھنے والے منشی نے فوراً قلم اٹھایا
 جوابی نبشتہ آنچنان دلپند
 جواب اوس منشی نے ایسا دلپند لکھا
 چو سر بستہ شد نامہ و لنوار
 جب سر بھر ہو گیا وہ خط پسندیدہ
 و بیری آمد و نامہ را سر کشاد
 منشی آیا اور اوسے سرنامے کا کھولا
 فرو خواند نامہ زمستار بہ بن
 پڑھ کر سنایا خط کو شروع سے آخر تک
 بیاساتی از بھر دفع خار
 اداے ساتی واسطے دور کرنے خار کے
 ازان می کرد و شادمانی کنم
 وہ شراب کہ جس سے خوش ہو جاؤ نہیں

سزائی نبشتہ نوید جواب
 موافق لکھے ہوئے کے جواب لکھ دے
 ہمہ نامہ در گنج و گوہر گرفت
 تمام خطا میں خزانہ اور سوتی بھر دیے
 کہ بوسید و ستش سپر بلند
 کہ آسمان بلند نے اوسے ہاتھ جوڑ لیے
 رسانند و را دا و تا بڑ و باز
 قاصد کو دیا تاکہ جواب واپس لگیا
 زہر تکتہ صد گنج را در کشاد
 ہر ایک باریکی سے صد ہاتھ خزانہ کے دروازے کھولے
 بر آمو وہ چون در سخن در سخن
 بھری ہو میں موتی کی لڑیوں کی طرح باتیں
 دوانی دل در و مندان بیا
 دوا در دمندون کے دل کی سامنے لاؤ
 اگر چند ستم جو اے کنم
 ہر چند کہ مت ہوں اور جوانی کر دینیں

سکندر نے حکم دیا کہ جلد قلم دیوات کا غنہ لاوے
 لکھنے والے منشی نے فوراً قلم اٹھایا
 جوابی نبشتہ آنچنان دلپند
 جواب اوس منشی نے ایسا دلپند لکھا
 چو سر بستہ شد نامہ و لنوار
 جب سر بھر ہو گیا وہ خط پسندیدہ
 و بیری آمد و نامہ را سر کشاد
 منشی آیا اور اوسے سرنامے کا کھولا
 فرو خواند نامہ زمستار بہ بن
 پڑھ کر سنایا خط کو شروع سے آخر تک
 بیاساتی از بھر دفع خار
 اداے ساتی واسطے دور کرنے خار کے
 ازان می کرد و شادمانی کنم
 وہ شراب کہ جس سے خوش ہو جاؤ نہیں

جواب نامہ سکندر بدارا

جواب دارا کے خط کا سکندر کی طرف سے

سرنامہ نامہ جاندار پاک
 خط کے شروع پر نام خدا کے تعالیٰ کا

ہر آرزو رستینہا از خاک
 جو ہے پیدا کر نیوالا روید گیون کا خاک سے

سکندر نے حکم دیا کہ جلد قلم دیوات کا غنہ لاوے
 لکھنے والے منشی نے فوراً قلم اٹھایا
 جوابی نبشتہ آنچنان دلپند
 جواب اوس منشی نے ایسا دلپند لکھا
 چو سر بستہ شد نامہ و لنوار
 جب سر بھر ہو گیا وہ خط پسندیدہ
 و بیری آمد و نامہ را سر کشاد
 منشی آیا اور اوسے سرنامے کا کھولا
 فرو خواند نامہ زمستار بہ بن
 پڑھ کر سنایا خط کو شروع سے آخر تک
 بیاساتی از بھر دفع خار
 اداے ساتی واسطے دور کرنے خار کے
 ازان می کرد و شادمانی کنم
 وہ شراب کہ جس سے خوش ہو جاؤ نہیں

سکندر نے حکم دیا کہ جلد قلم دیوات کا غنہ لاوے
 لکھنے والے منشی نے فوراً قلم اٹھایا
 جوابی نبشتہ آنچنان دلپند
 جواب اوس منشی نے ایسا دلپند لکھا
 چو سر بستہ شد نامہ و لنوار
 جب سر بھر ہو گیا وہ خط پسندیدہ
 و بیری آمد و نامہ را سر کشاد
 منشی آیا اور اوسے سرنامے کا کھولا
 فرو خواند نامہ زمستار بہ بن
 پڑھ کر سنایا خط کو شروع سے آخر تک
 بیاساتی از بھر دفع خار
 اداے ساتی واسطے دور کرنے خار کے
 ازان می کرد و شادمانی کنم
 وہ شراب کہ جس سے خوش ہو جاؤ نہیں

عقل مند و عاقل
 دینہ عقل مند و عاقل
 کا پورا جاننا اور
 عاقل و عاقل
 انسان بلکہ کائنات
 خداوند تعالیٰ
 کلمہ حق یعنی وہ
 مبین سر نامہ
 نبی کا خدا
 سکندر والہ
 شہنشاہ
 بلندی وہ

عقل مند و عاقل
 دینہ عقل مند و عاقل
 کا پورا جاننا اور
 عاقل و عاقل
 انسان بلکہ کائنات
 خداوند تعالیٰ
 کلمہ حق یعنی وہ
 مبین سر نامہ
 نبی کا خدا
 سکندر والہ
 شہنشاہ
 بلندی وہ

کشانیدہ ویدہ ہوشمند
 کھولنے والا ویدہ عقل مند کا
 ہنگام بچا کے چارہ ساز
 وقت بچا کے تیر تیر تیرنے والا
 کمر بست گردن زکروان سپر
 کمر باندھی گرداؤ کے گھونے والی آسمان سے
 برافروخت چون چشمہ آفتاب
 روشن کیا مثل چشمہ آفتاب کے
 نہ پڑی درون پر اکند کے
 نہ جمیت ادھین ہے نہ پریشانی
 ہمہ ہستی از ملک و اندکی ست
 تمام ہستی اس کے ملک سے تھوڑی ہے
 بری حاجت از ہر چہ آید بکا
 بے پروا دن حاجتوں سے خلی عزت ہوتی ہے
 کہ تاز و بسا زیم چیری درست
 تاکہ اس سے کوئی اچھی چیز بنا سکیں ہم
 بد ریافتش عقل را باب است
 اس کے دریافت کرنے میں عقل کو دخل نہیں ہے
 دل از واعداران سلیم دوست
 دل اس کی تسلیم کے دان رکھنے والوں سے ہے
 حکم آشکارا حکمت انسان
 حکم کا ظاہر ہے حکمت سے پوشیدہ

بلندی وہ آسمان بلند
 بلندی دینے والا آسمان بلند کا
 جہان آفرین و زجہان بی نیا
 جہان کا پیدا کرنے والا اور جہان سے بیخ
 زمین را بزم بر آراست چہر
 زمین کا آدمیوں کے آراستہ کیا چہرہ
 نیام زمین را ز شمشیر آب
 زمین کے نیام کو پانی کی تلوار سے
 خداوند بے نسبت بند کے
 ایک بے نسبت بندگی کے
 کی کو نامزد ہر کی ست
 ایک کہ وہ نہیں مشابہ کسی ایک سے ہے
 قوی حجت از ہر چہ گیری شمار
 جس چیز سے کہ شمار کرے تو اس کی دلیل بردست ہے
 مرا و ترا مایہ باید نخست
 مجھ کو اور تجھ کو پہلے وہ اسباب چاہیں
 ہر آنچہ آفرید او با سباب نیست
 جو کچھ پیدا کیا اس نے اسباب سے نہیں ہے
 خرد و دانش آموز تعلیم دوست
 عقل عقل سیکھی ہوئی اس کی تعلیم کی ہے
 پر از حکمت و حکم او شد جہان
 اس کی حکمت اور اس کے حکم سے جہان بھر گیا

عقل مند و عاقل
 دینہ عقل مند و عاقل
 کا پورا جاننا اور
 عاقل و عاقل
 انسان بلکہ کائنات
 خداوند تعالیٰ
 کلمہ حق یعنی وہ
 مبین سر نامہ
 نبی کا خدا
 سکندر والہ
 شہنشاہ
 بلندی وہ

عقل مند و عاقل
 دینہ عقل مند و عاقل
 کا پورا جاننا اور
 عاقل و عاقل
 انسان بلکہ کائنات
 خداوند تعالیٰ
 کلمہ حق یعنی وہ
 مبین سر نامہ
 نبی کا خدا
 سکندر والہ
 شہنشاہ
 بلندی وہ

عقل مند و عاقل
 دینہ عقل مند و عاقل
 کا پورا جاننا اور
 عاقل و عاقل
 انسان بلکہ کائنات
 خداوند تعالیٰ
 کلمہ حق یعنی وہ
 مبین سر نامہ
 نبی کا خدا
 سکندر والہ
 شہنشاہ
 بلندی وہ

فرشتہ و شاعرین
راویں از شاعرین
راویں از شاعرین
راویں از شاعرین

فرشتہ و شاعرین سادہ و سست
 فرشتہ صفوں یعنی اولیا اور نبیا کو اس سادہ و سست
دل و دیدہ راز و شانی از دست
 دل اور دیدہ سے کو رشتہ اسی سے ہے
ز فرمان او نیست کس را گزیر
 اس کے حکم سے کسی کو گزیر نہیں ہے
مرا گزند در جهان تاجدا
 مجھ کو اگر جہان میں پادشاہ کرے
تو نیز ای جاندار فیروز تخت
 تو بھی اسے فتح مند پادشاہ
خدا دادت این چہ دست
 خدا نے دی تجھ کو یہ قوت کہ ہے
سیاس خدا کن کہ بر تاسیاس
 حکمران خدا کا کہ نہ تاشکے شخص پر
ببادا بیشاری و بی شے
 مت ہو جو ہو بیشاری اور بی شے
مرا گر خداوند یارے و ہر
 مجھ کو اگر خدا سے پاک مدد دے
توانم کہ گردن فرازی کنم
 یہ کہ ہو کہ گردن بلند گردن میں
بمع فسرو گاہ خواہم گرفت
 تمہارے سے تاج اور تخت کے لون گامیں

۱۲۷

از و آمدن ہم بد و باز گشت
 اویسی کی طرف سے آنا اور اویسی کی طرف پھر جانا
مرا و ترا پایا و شانی از دست
 میری اور تیری پادشاہی اسی سے ہے
خدا دوست ما بندہ فرمان پذیر
 وہ مالک ہے ہم اس کے حکم قبول کنو بندہ
عجب نیست از بخشش کردگار
 تعجب نہیں ہے خدا کی بخشش سے
نہ از ما و را و رود تاج و تخت
 نہ ان کے پیٹ سے تاج اور تخت تو نہیں لایا ہے
مشو با خدا و او گان چہ دست
 مت ہو غالب خدا دادہ لوگوں پر
نگوید نام و لہر و دشناس
 تعریف نہیں کرتے ہیں دیندار لوگ
کسی راز فرمان او فرستے
 کسی کو اس کے حکم سے فراموشی
عجب نیست گر شہبازی و ہر
 عجب نہیں ہے اگر پادشاہی عطا کرے
بیشیر باشیر بازی کنم
 تمہارے سے شیر کے ساتھ لڑوں میں
بدین اثر و ہا ماہ خواہم گرفت
 اس پر میں تمہارے چاند میں دارا کو گل جاؤنگا میں

راویں از شاعرین
راویں از شاعرین
راویں از شاعرین
راویں از شاعرین

فرشتہ و شاعرین
راویں از شاعرین
راویں از شاعرین
راویں از شاعرین

جواب
نامہ اسکندر

فرشتہ و شاعرین
راویں از شاعرین
راویں از شاعرین
راویں از شاعرین

فرشتہ و شاعرین
راویں از شاعرین
راویں از شاعرین
راویں از شاعرین

فرشتہ و شاعرین
راویں از شاعرین
راویں از شاعرین
راویں از شاعرین

[illegible]

بخواندی ز تیرا رخ جمشید شاه
 نہیں پڑھا ہے تو نے جمشید بادشاہ کی تاریخ سے
 فریدون بان اژدہا پارہ مرد
 فریدون نے اوس اژدہ کی قوت مرد سے
 برآزندہ آسمان و زمین
 قسم رکھنے والے آسمان اور زمین کی
 خدائی کروہر کہ آگاہ نیست
 یا خدا کہ اوس سے جو شخص واقف نہیں ہے
 برآونیاکان پیشین ما
 قسم طریق آبا اور اجداد ہمارے کے
 بصفت براہیم ایزد شناس
 قسم صحیفوں حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی
 کہ دوست یاکم بایرانیان
 کہ اگر غالب ہوئیں ایرانیوں پر
 نہ آتش گذارم نہ آتشکدہ
 نہ آگ باقی رہنے دوئیں نہ آتشکدے
 چنین رسم پاکیزہ و راست
 ایسا طریق پاک اور راہ سیدھی
 برین مشک فاشاک نتوان نشانہ
 اس مشک پر کوڑا ڈالنا بچا ہے
 کسی راست خرم از محل بلند
 مجھ ہمارے اوس شخص کے لیے ہیں خت بلند سے

کہ آن اژدہا چون فرو برد
 کردہ اژدہا یعنی ضحاک کیونکہ اس طائر کو محل گیا
 ہم از قوت اژدہائی چہ کرد
 اسی اژدہ کی قوت یعنی توار سے کیا کام کیا
 کردہ مایہ دار وہمان و ہمیں
 کہ اسی سے قوت رکھتے ہیں وہ اور یہ
 خرو را بان بخیر و راہ مست
 عقل کا اس بقیل کے دماغ میں گذر نہیں ہے
 کہ بودند پیسہ دین ما
 جو تھے پیسہ ہمارے دین کے
 کزان دین کہ ہم پیش نہ وان سپاس
 کہ اس مذہب کے آگے خدا کو شکر کرتا ہوں میں
 برص دین ز رشتہ را از میان
 قطع کر دین میاں یعنی شاد نہیں دین ز رشتہ کو
 شود و شہر و و از دستم آتش زدہ
 دہ خون میرے ہاتھ سے جل کر خاک ہو جائے
 رہ ماور سم تیاکان است
 راہ ہماری اور طریقہ آبادی ہمارا کیا ہے
 کہ بوی خوش مشک نہان نامزد
 کیونکہ خوشبو مشک کی پوشیدہ نہائیگی
 کہ بر محل خرمار ساند کشت
 جو چھو مارے کے درخت پر ڈالے کشت

[illegible][illegible]

از این جهت که
عالم در آنجا
که مسایط ملک است
بسیار از یک سو
در دود و غبار
است بهر حال
چون از این عالم
فراتر رود
۲۱۰

پنیر آب و ادون نشاید بمیش

بھڑ کو پینر کا پانی دنیا بیکار ہو گا
مزن پیش ازین لاٹ گرد و خشتی

آج کے اس سے ڈینگ عسبرہ کی نمازنا
سارامہ و تندی رما کہ نہ ہست

مشر اور بڑے بڑے حکمرانین کو چھوڑ دے

ہمان سیشہ منی کہ داری بخیل
وہی شراب کاشیشہ کہ تو ہاتھ من پوے

جانی حسین پر زلف چید

جہان میں تیرے ظلم سے ایسا روعن بھر گیا ہے
 سر آس کے عیش خود مسکند

تو عیش اور آرام میں اپنی گزریہ جا

مثلاً ایک شخص، ایک عزیز کو ایک باغ دیتا تھا

ز بوشن ترز من صیدی آوریز

مجھے زیادہ کسی خسار کو تو دبا لے
شاخے صمد و در آ و مختار

اور اس شاخ میں نکلنے سے کیا فائدہ ہے

منشاهی است که از پادشاه یعنی
از پادشاه یعنی

چہ باید غرورے بر آراستن

ایک ضرور ہے اس قدر غور کرنا

[illegible]

۱۰۰

جہاں چین پہ
 آغ تظاہر
 کے معنی
 مطلب کہ یہ ہے
 غلام جہاں خیر ملان
 ہے اور یہ ہے مانجے
 کی فکر میں ہے یہ
 وہ اپنے بیکار
 ہیں سے صوفیہ لکھ
 ہے بیکار کی
 نہیں خود آغ نہیں
 شہ در رام ہے

بیانی گوئی کیلئے یہاں پہنچا
 یاد صفت تلاش عالم
 کیا مطلب ہے اس قدر
 نہیں آرزو میں
 یعنی ملے بندہ نوم
 کیوں کیا فکر غلام
 ہم کتابت مشکل ہے
 ہستی صریح عواظ
 بندہ عتقاد کیلئے
 بڑی کرم

جواب
 ہمارے
 بدارا
 ازینہ ازینہ
 بین جو ایک نہایت
 نرم دھات ہوتی
 ہے اور یہاں
 سخت ہوتا ہے کہ
 اور کسے غم ہے
 جو ہر بات میں رونے
 کیا جا بلکہ اور
 رات کے کی سوسے
 کو رات کیا جا بلکہ
 کہیں کہیں کتاب
 میں اگر کسی نہ

که باید در قطره خون خویش

کیونکہ وہ احسن اپنے خون کا قطرہ پیوے دیکھی
کہ خاک کے گلبہ میں نہ از آستے

کہ خاک ہی سوتیری پیدائش ہے آگ پر سے نہیں ہے

کہ الماس دراز میری یاد بست
میرے کیونکہ ہیرا انکے سے ٹوٹ سکتا ہے

نکمدار و مستیز باخار و شک

زخوفان آتش نگہدار بید

پس آگ کے طوفان سے اپنے سید کو بچاؤ رکھو

پادشاہ یعنی تھمکو جزیرے کو کیا مطلب ہے

فداوتش ز باغ آن و گر خوشه

کہ چربے نہ خیزد نہ پہلومی شیر

ایسوں کہ شیر کے پہلو کا گوشت کھا کر سوئی ہوئی اشیاء

جس سے کچھ میوہ نہیں گرتا ہے

که بر روی و ریاضت و ان کیست

بہر جای خویش آرزو خواستن

بلکہ بحسب آرزو کرنا یعنی جسکی نظا ہر میدانہ

درآمد من

مجلس

چو چمن جو آنے بر آن روت
 چمن کی طرح غور تجھ کو اسپر آمادہ کرتا ہے
 زرد و یور راہت چو اسفند یار
 شیطان تجھ کو مثل اسفند یار کے گمراہ کر رہا ہے
 چو باد و یو وار و سلیمان شست
 جب سلیمان بادشاہ دیودن میں بیٹھا ہے
 ترس از غلط کاری روزگار
 خوف کر زمانے کی دھوکا دینے سے
 حسابے کہ با خود بر انداختے
 جو حساب کہ اپنے دل میں لگا یا ہے تو نے
 عنان باز کش زمین منامی خام
 باگ پھیرے اس غیر ممکن آرزو سے
 زر کی نہ آدے خوار تر
 نہ تو رنگیوں سے زیادہ آدم خوار ہے
 بھین تباہنگام کین کترے
 دیکھ کہ میں نے لڑائی کے وقت
 مارا کن از کین کتے باز گرد
 صلح کر لے اور لڑائی سے سر پھیر جا
 دشمن بستم اول باین کین کمر
 میں نے پہلے اس کینے پر کمر نہیں باندھا ہے
 بخور زمین لشکر کے ساتھی
 بری خون ریزی کے لیے ایک لشکر تیار کیا تو

کہ تند از دہائے بیزار روت
 کہ کوئی سخت از دہائے تجھ کو کاٹ کھا دے
 کہ بار ستم آئے سوکار زار
 کہ ستم کے مقابلے میں لڑائی کیلئے آتا ہے
 کند یا وہ انگشتری راز دست
 او کو بیفادہ انگوٹھی ہاتھ سے نہ اتارنا چاہیو
 کہ چون ماہی را غلط کر و کار
 کیونکہ ہماری بہت لوگوں کو دھوکا دیکھا ہے
 چنان نیست بازی غلط باحتے
 ویسا نہیں ہے دھوکہ میں بازی مار گیا تو
 کہ سیرغ را کس نیار و بدام
 کیونکہ سیرغ کو کوئی جال میں نہیں پھنسا سکتا ہے
 نہ از بربرے مردم آزار تر
 نہ بر بریوں سے زیادہ تو براؤمیو نکو سا سکتا ہے
 چہ خون را ند از رنگے و بربری
 کتنا رنگیوں اور بربریوں کا خون بنے گرایا تھا
 کہ مردم نیاز از واز نیک مرد
 کہ آدمی نیک مرد سے تحلیف نہیں پاتا ہے
 تو افکنده از سلا مار مسر
 تو نے ایک سانپ بٹاری سے نکالا ہے
 بشیمون کنان سوی من تاحی
 رات ہی رات میری طرف دھاوا کر کے آیا تو

کے زیادہ آدم خوار
 ہوں اور نیازی
 لوگوں سے زیادہ
 حق ہے ہر طرف
 میرا مشاہدہ کا
 ارادہ کیا لیکن کہ
 بہت عیب یاد وصف
 آدم خواروں سے
 میں نے ان کو غلٹ
 دی وہاں سے
 یا بتلا میں نے
 سنا ہو گا کہ لڑائی
 جواب
 نام نہان
 دیکھو یہاں لڑائی
 یعنی جو یہاں
 دیو دین میں بیٹھا تھا
 اس وقت سے اس نے
 تو کوئی منہ کی
 یہی کیفیت تھی
 کہ وہی "اس" سے
 صاحب کا ہوا تھا
 یعنی نونہا ہوا تھا
 اچھا دیکھ لگایا
 بہت ارادہ میں
 میں نے اس کو غلٹ
 دھاوا کر کے لگایا

میں باڑی میں ساکن
 لڑائی میں
 لڑائی میں
 لڑائی میں
 لڑائی میں
 لڑائی میں
 لڑائی میں
 لڑائی میں

جہان چوں نباشد بجان آمدہ

جہان کیونکر جان لب یعنی تنگ نہ جاوے
 جہان بامنست میج در خواست است
 سوائے اسکے سیری تجھ سے اور کچھ درخواست ہوگا
 ہم سنگے خود برابر مسج
 سیری برابری میں آپ کو مت تول
 گرم تنگ آبی وہی در جواب
 اگر مجھ کو پتھر اور آگ کو پانی بتلاتا ہے تو
 زردہ پوشم ارشع بازی کئے
 زردہ بین لوگائیں اگر تو لڑائی کرے گا
 ہرچہ آن تائی تو از گرم و سرد
 جو کچھ تو گرمی اور سردی سے منظور کریگا
 ہرچہ و ارسکے ز شمشیر و جام
 لاجو کچھ تلوار اور جام شراب سے تیری پاس ہو
 چنانچہ ارچوں نامہ اگر و گوش
 بادشاہ یعنی دارا نے جب خط کو سنا
 فرتا و بر جنگ تعجیل نصبت
 قاصد کو بھیجا اور لڑائی میں جلدی کی
 درآور و لشکر بہ مگار تنگ
 لایا لشکر واسطے لڑائی کے قریب
 چو دارا خبر یافت کان اشر و ہا
 جب دارا نے خبر پائی کہ وہ اتر دیا یعنی

منی و تونی در میان آمدہ
 جب میں اور تو آپس میں لڑ رہے ہیں
 کہ وریک تر از و دوسن است
 کہ ایک تر از و میں دوسن درست نہیں ہیں
 کہ از اثر و ہا بہمن آمدہ بر رخ
 کیونکہ اثر پردہ سے بہمن کو تکلیف پہونچی
 چو کوہ افکنم سنگ خود را و آب
 پہاڑ کی طرح اپنے پتھر کو پانی میں ڈال دوں گا
 کہ عیدم از صلح سازی کئے
 کہ باندھ دوں گا اگر تو صلح کرنا چاہیگا
 پندیرندہ ام ز آستے و ز بنرو
 قبول کروں گا میں صلح اور لڑائی سے
 کہ وارم و رین ہر دو دوستی تمام
 کہ ان دونوں میں لڑائی اور صلح میں بالکل مستعد ہوں
 و ما عیش ز گرمی و رآمد بچوش
 و ماغ اوسکا غصے سے جوش میں آگیا
 سکندر نیامد و ران کارست
 سکندر بھی اوس کام میں نہ تھا
 بر آراستہ یک بیک کار جنگ
 آراستہ کیا دونوں نے سامان لڑائی کے
 تنخواہ پس شیر کردن ہا
 پیچھا شیر کا یعنی میرا نہ چھوڑے گا

جہان چوں نباشد بجان آمدہ

جہان کیونکر جان لب یعنی تنگ نہ جاوے
 جہان بامنست میج در خواست است
 سوائے اسکے سیری تجھ سے اور کچھ درخواست ہوگا
 ہم سنگے خود برابر مسج
 سیری برابری میں آپ کو مت تول
 گرم تنگ آبی وہی در جواب
 اگر مجھ کو پتھر اور آگ کو پانی بتلاتا ہے تو
 زردہ پوشم ارشع بازی کئے
 زردہ بین لوگائیں اگر تو لڑائی کرے گا
 ہرچہ آن تائی تو از گرم و سرد
 جو کچھ تو گرمی اور سردی سے منظور کریگا
 ہرچہ و ارسکے ز شمشیر و جام
 لاجو کچھ تلوار اور جام شراب سے تیری پاس ہو
 چنانچہ ارچوں نامہ اگر و گوش
 بادشاہ یعنی دارا نے جب خط کو سنا
 فرتا و بر جنگ تعجیل نصبت
 قاصد کو بھیجا اور لڑائی میں جلدی کی
 درآور و لشکر بہ مگار تنگ
 لایا لشکر واسطے لڑائی کے قریب
 چو دارا خبر یافت کان اشر و ہا
 جب دارا نے خبر پائی کہ وہ اتر دیا یعنی

جہان چوں نباشد بجان آمدہ
 جہان کیونکر جان لب یعنی تنگ نہ جاوے
 جہان بامنست میج در خواست است
 سوائے اسکے سیری تجھ سے اور کچھ درخواست ہوگا
 ہم سنگے خود برابر مسج
 سیری برابری میں آپ کو مت تول
 گرم تنگ آبی وہی در جواب
 اگر مجھ کو پتھر اور آگ کو پانی بتلاتا ہے تو
 زردہ پوشم ارشع بازی کئے
 زردہ بین لوگائیں اگر تو لڑائی کرے گا
 ہرچہ آن تائی تو از گرم و سرد
 جو کچھ تو گرمی اور سردی سے منظور کریگا
 ہرچہ و ارسکے ز شمشیر و جام
 لاجو کچھ تلوار اور جام شراب سے تیری پاس ہو
 چنانچہ ارچوں نامہ اگر و گوش
 بادشاہ یعنی دارا نے جب خط کو سنا
 فرتا و بر جنگ تعجیل نصبت
 قاصد کو بھیجا اور لڑائی میں جلدی کی
 درآور و لشکر بہ مگار تنگ
 لایا لشکر واسطے لڑائی کے قریب
 چو دارا خبر یافت کان اشر و ہا
 جب دارا نے خبر پائی کہ وہ اتر دیا یعنی

جہان چوں نباشد بجان آمدہ

10

این جان
از امر و
طایفه جانی
از امر و
پایان کرد
از امر و
بیبی
سید

کی تین تین کی
 کھول کے پیرے
 بن مجاہد
 کب تک بچا
 بیچھا بچا
 بدوہ آغ غریب
 منی مست عاجز
 راز شرب و صحت
 ہے اسے اور این
 خرابات از دنیا
 مصاف
 کروں چرا با سکر و
 مصل
 شہسائی تیر
 دھون کا پیر
 کرانہ

22

1

This image shows a blank, aged, cream-colored page, likely an endpaper or flyleaf of a book. The paper has a slightly textured appearance with some minor discoloration and a dark, irregular stain along the left edge. A small, dark speck is visible near the center of the page.

تمام
 سکندر کا مقابلہ
 ہذا اور اس دن
 فکر کے حسب
 کے بعد اس کے

چوبه و از جوانی و گردن کشی

چونکہ جوش جوانی اور غرور سے
پیدا آمد از پر و باریستین

برو باری سے لڑان کا مشا ظا ہر ہوا

از ان پس کہ بر عینہ رو یا حسد
بید او سکے کہ ترائی کے آئینہ پائے

وَر آءِ بَغَزِ دِنِ آوازِ کوس

آوازِ نقاروں کی بلند ہونے لگی
شعبانِ آئینہ مست

شور و غل مست با قیون کے پاکردین کا

چنان آمد از نمای ترکی خروش

ایسا تری قرنا سے سور بند ہوا
بر آور و خرم سرہ آواز شہ

شکمہ نے ایک مہیب آواز قتل شیر کے نکالی

طرائی کہ از مقر عبودیت

وزیر امور خوارزم

چلو چلو کی آواز سخی رٹائی کی راہ سے

زمین صفتی از یلدر بر در
کے تو کہ زمین بج سے بھٹ گئی

عبارت زمین برپهوار است

اگر دنے زمین پر ہوا کے آئینکی راہ بند کر دی

چندین سال پیش

ادب

ہمارے جانب سے بی ہمیں آتے

دارا کی طرف سے آئی اور ادھر آتشی پڑی
واکنہ گشتہ برکہ

دل لڑنے والوں کا لڑائی پر جسم گیا

سرا از جستن مهر بر تا فتنه

فلک پروانِ اہلِ اودھ پوس

اسان نے ڈھول کا سنہ خوش گیت کر چوم لے

ہمیں تانہ برپست پیلان
کنڈے اور میٹھن رہا تھنہ

کہ انہی ترکان بر اور جو

کر سپاہیوں کے جوش سے گلزارِ گل

دماغ تر ہیون کی آواز سے ابھر گیا

برون رفت زمین طاق آرم

وہ باہر نکل گئی اس راستہ محل یعنی آسمان
نہا نے اور آدم و اہلہ

محلے کی خواہش پیدا ہوئی بہادر

سرافیل صور قیامت و

عنان سلامت کروں

سلا متی کی باگ ہاتھ سے باہر نکل

مجلس بیستم

قزاقان

کاش خفا کا ہوا نہ ہو
 (سنا دے اس کو) اے
 پوچھا ہو گئے اور
 جی بوس کی امید
 تھی وہ جانی ہی
م
 خدین کا کھنڈر
 فسادات کو پیش
 ہے پیو ہوسا میں
 اس سر کا نشان
 میں جب نقاب
 بنائے گا ایمان
 صاف
 کروں ارباب کو
م
 اور سلطان آراستہ مراد
 آسمان سے بیچنی
 کو روٹوں کے باغ کو
 ہوا تکی آواز آسمان
 سے باہر چلی گئی
م
 چاہے عہد اور زمانہ
 یعنی مار و مایہ میں
 کے دونوں میں ہوا
 مارنے کا جو
م
 ہوا زمین پر
 نہ ہی

بر آراستہ لشکر حوٹے ز موم
 آراستہ کیا لشکر کو خل ایک درخت موم کے
 قومی کر دپشت پناہ ہندہ را
 مضبوط کی پیٹھ پناہ مانگنے والوں کی
 چو آرایش گلبن از شک میخ
 جس طرح شادابی پھول کو درخت کی ہری سے
 بر آئینخت فلے شریا شکوہ
 بنائی ایک قلب مثل دبے شریا کے بلند
 یلان سولہ مودی خواستند
 پہلوان ہر طرف ٹنکے لیے کوئی آدمی چاہن گے
 ز چشم جهان دور شد روشنی
 جان کی آنکھ سے روشنی جاتی رہی
 چو کوک و سرخ آتشین گشت خاک
 مثل سرخ گندھک کے خاک سرخ ہو گئی
 کہ در غارِ ادا اثر دہا لے بنود
 کہ ادنیٰ ز خون میں ایک اثر نہ پھینکا تھا
 نیا سود بر یک زمین یک مان
 ایک دم ایک جگہ نہ ٹھہرا رہا
 وہن باز کردہ تباراج
 منہ کھولے ہوئے خالے پر کے ٹٹنے پر
 گرہ در گلی ہر بران شکست
 شیروں کے گلے میں گرہیں ٹوٹ گئیں

۱۰
 زوگیر طرف لشکر آرای روم
 دوسری طرف سے لشکر آہستہ کر نیوالی دھمکی بکنے لگی
 سلاح و سلب و اموال ہندو را
 ہتھیار اور سامان ضرورت والوں کو دیے
 چپ و رست آراستہ از ترک و تیغ
 بائیں اور داہنے کو آہستہ کیا خود اور ملہار سے
 پس و پیش را کروچون خار و کوہ
 آگے اور پیچھے کو کرلیا مثل غبار کے پھاڑ کے
 چو از ہر دو سو لشکر آراستہ
 جب لشکر دونوں طرف سے آہستہ ہوا
 سیاست و رآمد بکرون زئی
 منہ یعنی انتظام ملک داری گردن باریکی یو موجود ہوا
 ز بس خون کہ گرو آمد اندر محاک
 کثرت خون سے جو گتہ خون میں جمع ہو گیا تھا
 ز شمشیر بر کشتہ جالے نمود
 تلوار سے مارے ہوئے بے برہن کوئی ایسی جگہ تھی
 نہنگ خدنگ از کین کمان
 گڑبالی تیر کا کمان کی گھات کی جگہ سے
 کند از وہانی مسلسل شکنج
 کند مثل ایک لہراتے ہوئے اردہ سے
 ز غزیدن زندہ پیلان مست
 مست ہاتھیوں کے بہت جلائے سے

داد الما منسوب لغیرین
 درانی بر سامان کش
 بر لوار ترکش ادر
 گھوڑوں دیرہ کو
 کچے پین پناہنہ کا
 معنی پناہ مانگنا
 فواد دشمن کی فوج
 کا ہوں یا اپنے
 تشکر کا یعنی جلو
 جس سامان کی دولت
 دیکھی دیا اور جانی
 بھی مقول پناہی

[illegible]

و بس تیغ بر گردن انداختن

کثرت تلوار گردن کے گردن پر پڑنے سے
پیر با پسر کین بر آراستہ

سٹون علم جامہ در خون وہ

کثرت زخمیوں تر گانسی ہوت ہو داؤں سے
ز بس خستہ سیر مکان نشان

چنان گرم گشت آتش کارزار

جانبجوی دار از قلب سیاہ

رو دشمن گزائی و خصم افکنے

بہر جا کہ بازو و برا فراتے

نشد رتنے تاپیر و اختش

ز بس خون دی دران ترکاز

وزین سو سکندر رستمیشہ تیز

اور اس طرف سے سکندر نے تیز تلوار سے

نیارست کس گردن افراختن

کرتی شخص گردن نہ اٹھا سکتا تھا

نجات از جهان حمید بیرون وہ

شده آبلہ دست مکان کشان

کہ از فعل اسیان بر آید ترار

بر اسفت چون شیر شتر زہ سیاہ

کشادہ برو بازو و برتنے

نزد و بر سرے تائیند اختش

ہزار اطلس رومی افکنده بار

برائیکھنے از جهان رستم

اوٹھائی جان سے قیامت

کرتی شخص گردن نہ اٹھا سکتا تھا
نجات از جهان حمید بیرون وہ
شده آبلہ دست مکان کشان
کہ از فعل اسیان بر آید ترار
بر اسفت چون شیر شتر زہ سیاہ
کشادہ برو بازو و برتنے
نزد و بر سرے تائیند اختش
ہزار اطلس رومی افکنده بار
برائیکھنے از جهان رستم
اوٹھائی جان سے قیامت

کرتی شخص گردن نہ اٹھا سکتا تھا
نجات از جهان حمید بیرون وہ
شده آبلہ دست مکان کشان
کہ از فعل اسیان بر آید ترار
بر اسفت چون شیر شتر زہ سیاہ
کشادہ برو بازو و برتنے
نزد و بر سرے تائیند اختش
ہزار اطلس رومی افکنده بار
برائیکھنے از جهان رستم
اوٹھائی جان سے قیامت

۵
میں باغی تھی
انبا بی بی چاہے
۱۲
بہن بی بی کی بی بی
آغ بی بی داراے
ارکین نے داراے
کہا کہ آپ اوس
شہانہ ڈیے یکو
خاکو کو بیجے کہ
ایک بار گئے
گھوڑا اودھا دینا
شہنشاہ

کے سر پر سکندر
 کا فرزند تھا تو قور
 اوسکا سر جدا کر دیا
 تھا اس قدر صفائی
 سے وہاں تلے لگاتا
 تھا ۱۲
 پوریاں دیا قصب
 نمان سکندر کے غصے
 کا بیان ہے کہ سکندر
 اگر دیا پاد غصہ کر
 تو اسی میں بجاس

ادسکا سرحد اکر دیا
تھا اس قدر صفائی
سے وہاں تلے لگاتا
تھا ۱۲
پوریاب دیا قصب
نہاں سکندر اس کے
کا بیابان ہے اس کے
اکر دیا پھر غصہ کر
تواریکھن بجاس

سید الدین
تھا اس قدر صفائی
سے وہاں نہ لگتا
تھا ۱۲
پوریاں دیا قنبر
نہاں سکندر کا عقیقہ
کا بیاض ہے کہ سکندر
الہ دیا پاد عقیقہ کر
تواریخ میں بجایا

۱۲۳
 چو بیدار دیا قنبر
 ناز سکندر کا غنم
 کامیاب نہی کہ سکندر
 اگر دیا پر غنم کر
 تو ارمین بجایا

۱۲
 پیرایه دیا قنبر
 نازک سکر اس عفت
 کامیاب فیس اس سکر
 الودیا پار عفت کر
 قوادیمین بجاس

۱۲۳
پرواییدیا قصب
نناییدیا قصب
کاییدیا قصب
الکاییدیا قصب
قادیمن بجای

یہ ایک دیباغہ ہے
نہ نہ کہ اس کا
کامیاب ہے اس کا
الہ دیباغہ ہے
تو اس میں

کتاب الفیہ فی الفیہ
الکتاب فی الفیہ
تواریخ و جغرافیہ

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي هدانا لهذا
الذي كنا لنهتدي لہ
تبارک وتعالیٰ

وادی بن عباس

قادرین بکاس

عن أبيه

۱۰۰۰
 ۱۰۰۰
 ۱۰۰۰
 ۱۰۰۰
 ۱۰۰۰

بناموس رایت ہمیداشتند
 شرم کے سبب سے علم پر بہتور کھڑی کھڑی تھی
 چو گوہر برآمدوزنگی بجاج
 جینگلی ذائینے تاج میں موتی جڑی لینی رات ہوئی ستاروں کی
 مہر روشن از تیرہ شب تافتہ
 روشن جانے اندھیری رات سے چکا
 دوشکر بیکرا گوہ آئندہ
 دوزن لشکر ایک جگہ جمع ہوئے
 بارامگاہ آمدند از بسرو
 اپنے دیردین میں لڑائی سے آگے
 پانڈیشہ از گنبد تیرہ گشت
 رات گزاری گنبد تیر گشت لینی آسمان اس پر
 وگر روزگان روی شستہ ترج
 دوسرے دن جب دس ترج میں آفتاب منھ دھو کر
 سپاہ از دوشو صفت بیاراستند
 فوج نے دوزنوں طرف کی قطار میں باندھ لیں
 پولا وشمیشرو چہرہ مکران
 لیجے ار کے فولاد اور کمان کے چڑھو سے
 بغوغامی لشکر ورا آمد شکلیں
 لشکر کے غل میں صبر آیا یعنی غل موقوف ہوا
 بدار او ورسنگ بو وندھاں
 دارا کے دوسیا ہی خاص تھے

غیبت بہر خواہ گذاشتند
 دشمن کے لوٹ لیجانے کے لیے نہ چھوڑتے تھے
 شہر چین فرو و آذر تخت عاج
 بادشاہ چین کا اور کیا مانتی دانت کتر سے اور یابی قباغ ہوا
 چو آئینہ روشنی یافت
 مثل ایک روشنی پائے ہوئے آئینے کے
 شدند از خصوصیت ستوہ آئندہ
 لڑائی سے ہٹ گئے عاجز ہو کر
 ز تن زخم شستند و از روی
 بدن سے زخم اور تھکے سے گرد دھوئی
 کہ فرو ابسر بر چہ خواہ گذشت
 کہ کل دیکھیں سر پر کیسی گذرے
 چور و حایان سر برون زور گنج
 مثل فرشتوں کے سر باہر نکالا گوشے سے
 ہر بران بہر بچہ برخواستند
 ہزاروں لوگ شکار کے لیے اڑے
 بے زور بازو و نمود آسمان
 بہت روز بازو کا دکھلایا آسمان نے
 کہ دست از عیان فت پا از ریب
 ہاتھوں سے باگیں چھوٹ گئیں اور پانچوں کا ہے
 باخلاص نزویک دور از خلاص
 دوستی کا ہر سے نزدیک اور خلاص ہوئے دور

مجاہدین
 سپاہ از دوز
 لڑنے دوزنوں کا
 اندھیرا
 شہر چین
 بادشاہ چین
 تخت عاج
 آئینہ
 روشنی
 ستوہ
 لڑائی
 زخم
 شستند
 فرو
 چو
 دست
 باخلاص
 نزویک
 دور
 خلاص
 دست
 باخلاص
 نزویک
 دور
 خلاص

بناموس رایت ہمیداشتند
 شرم کے سبب سے علم پر بہتور کھڑی کھڑی تھی
 چو گوہر برآمدوزنگی بجاج
 جینگلی ذائینے تاج میں موتی جڑی لینی رات ہوئی ستاروں کی
 مہر روشن از تیرہ شب تافتہ
 روشن جانے اندھیری رات سے چکا
 دوشکر بیکرا گوہ آئندہ
 دوزن لشکر ایک جگہ جمع ہوئے
 بارامگاہ آمدند از بسرو
 اپنے دیردین میں لڑائی سے آگے
 پانڈیشہ از گنبد تیرہ گشت
 رات گزاری گنبد تیر گشت لینی آسمان اس پر
 وگر روزگان روی شستہ ترج
 دوسرے دن جب دس ترج میں آفتاب منھ دھو کر
 سپاہ از دوشو صفت بیاراستند
 فوج نے دوزنوں طرف کی قطار میں باندھ لیں
 پولا وشمیشرو چہرہ مکران
 لیجے ار کے فولاد اور کمان کے چڑھو سے
 بغوغامی لشکر ورا آمد شکلیں
 لشکر کے غل میں صبر آیا یعنی غل موقوف ہوا
 بدار او ورسنگ بو وندھاں
 دارا کے دوسیا ہی خاص تھے

نشد باورش کان و بید او کیش

سکندر کو یقین نہ ہوا کہ وہ دونوں مٹاں
ولی ہر کس آن در بدست آورد
اور لیکن ہر شخص وہ طریقہ یا تہذیب یا مین پید کرتا ہے
وہ ان رہ کہ بید او واد آمدش
اس راہ میں لڑائی میں کہ ظلم عدل معلوم ہوا اسکو
کہ خرگوش ہر مرز رانی شکست
کہ ہر گانہ کے خرگوش کو بے سبب
چو آن عاصیان خداوند کیش
جب ان مالک کے مار ڈالنے والے گناہگاروں کا
کینچن شان کا مگارے وہ
کہ خزانے پر او کو مقصدوری یعنی حب و خواہ دگیا
حق نعمت شاہ بکذا شستند
پادشاہ یعنی وارا کے حق نعمت کا لحاظ چھوڑ دیا
چو یا قوت خورشید راوز و پرو
جب آفتاب کے یا قوت کو چرے گیا
بزدوی گرفتند مہتاب را
چوری میں مہتاب کو کرکٹیا
وہ لشکر کشادہ کر حین و کوہ
دونوں شکر و نئے شل پہاڑ کے کرکھولی
بہر لکہ خویش گشتند باز
اپنی اپنی منزل گاہ پر واپس گئے

کنند این خطا با خداوند خویش

کرین گے ایسی خطا یعنی مالک کے ساتھ
کز و خضر خود را شکست آورد
جس سے کہ اپنے دشمن کو شکست دے
کس و استا کے بیا و آمدش
جہاں ایک داستان یا دھڑائی اسکو
سکبان ولایت کو اند گرفت
گناہی کا خون کا پڑ سکتا ہے
خبر یافتند از خداوند ہش
خبر پائی اس صاحب عقل یعنی سکندر سے
چو نر نہ بد خواہ یارے کے وہ
دشمن کی خوریزی میں مدد دے گا
بی کشتن شاہ بروا شستند
وارا کے مار ڈالنے کا سراغ لگانے کے
بیا قوت جستن جہان فی شرو
یا قوت دھونڈنے کے لیے جہان میں قدم گز دیا
کہ او پروا آن جو ہر ناش را
کہ وہی اس غاص لعل گوئے گیا
شدند از پروا نہائی ستونہ
لڑائی لڑنے سے نہایت عاجز ہو گئے
ہر زخم و کر و زہ کر و نہ ساز
دوسرے دن کی لڑائی سے موافقت کی

نشد باورش کان و بید او کیش
سکندر کو یقین نہ ہوا کہ وہ دونوں مٹاں
ولی ہر کس آن در بدست آورد
اور لیکن ہر شخص وہ طریقہ یا تہذیب یا مین پید کرتا ہے
وہ ان رہ کہ بید او واد آمدش
اس راہ میں لڑائی میں کہ ظلم عدل معلوم ہوا اسکو
کہ خرگوش ہر مرز رانی شکست
کہ ہر گانہ کے خرگوش کو بے سبب
چو آن عاصیان خداوند کیش
جب ان مالک کے مار ڈالنے والے گناہگاروں کا
کینچن شان کا مگارے وہ
کہ خزانے پر او کو مقصدوری یعنی حب و خواہ دگیا
حق نعمت شاہ بکذا شستند
پادشاہ یعنی وارا کے حق نعمت کا لحاظ چھوڑ دیا
چو یا قوت خورشید راوز و پرو
جب آفتاب کے یا قوت کو چرے گیا
بزدوی گرفتند مہتاب را
چوری میں مہتاب کو کرکٹیا
وہ لشکر کشادہ کر حین و کوہ
دونوں شکر و نئے شل پہاڑ کے کرکھولی
بہر لکہ خویش گشتند باز
اپنی اپنی منزل گاہ پر واپس گئے

رومی کی ہر بات میں
 اشارہ ہے ان دونوں کی
 منجھن کے دارا
 کہ تفسیر کی ہے
 حق و حقیقت کی
 دار کو لکھتی ہے
 اسے دیکھو اس کی
 حق و حقیقت کی
 آواز اور اس کی
 بافتن سکندر دارا کو شہد
 پہنچن سن
 صلاح و عفو
 اب کیونکہ یہاں
 سرنگ کی قابل دو
 سکندر کو دونوں کی
 جو اسے اس خیال تھا
 نہایت دیکھو اس کی
 پائی تھا اس کی
 حق و حقیقت کی
 وہ زمین جو ملک

دو خوش و عثمان در عثمان آوند
 دونوں پادشاہ باگ سے باگ ملا دین یعنی قتل ہون
 باز رزم و خوشنودی از یکدگر
 صلح اور خوشی سے ایک دوسرے آپس میں
 چو چو اوران اور می امی حبست
 جب دارا نے اس معاہدے میں لوگوں کی راہی
 سو آشتی کس نشدر منہون
 صلح کی طرف کوئی اسکو رہنا نہ ہوا
 کہ ایرانی از رومی شش خورد
 کہ ایرانی چو تہل مینی چوٹ کھائے ہوئے رومی سے
 چو فرو افشاریم در جنگ پامی
 کل جب لڑائی کے لیے قدم پر جا دین ہم
 بدین عشوہ وادندشہ را یکب
 اس انداز سے پادشاہ بینی دارا کو تکس دی
 ہمان قاصدان تیر کردند جہد
 ان ارادہ کرنے والوں نے بھی خوب کوشش کی
 سکندر رید یک طرف چار و ساز
 اوہ سکندر کو نہ بیر تبار ہے تھے
 خیال و سر منگ اپش دشت
 سکندر نے خیال دونوں سپاہیوں کا مقدم رکھا
 چہین گفت با پہلوانان روم
 روم کے پہلوانوں سے اس طرح کہا

روم دوستی در میان آوند
 راہ دوستی کی در میان میں لارین
 بتا بند و زان بہت تابست
 عہد کرین اور اس سے سر نہ بچین
 دل برای زن بود و برای سست
 دل راے دینے والوں کا راہی مینے میں سست ہوا
 نمودند رایش بشمشیر و خون
 بتلائی راے او سکو تلوارد و خون لڑائی
 بقائم کجاریہ و اندر بر سر
 کیونکہ عسا جز ہو جائے گا لڑائی میں
 ز رومی تا نیم یک تن بجائے
 رومیوں سے ایک شخص کو بھی نہ باقی رہے دیکھو
 کی بر دلیرے کیے بر فریب
 ایک نے بہاوری پر ایک نے فریب پر
 کہ بر خون اولستہ بودند عہد
 جنھوں نے دارا کے مار ڈالنے کا قرار کیا تھا
 کہ چون پای دار و دوران کتاز
 کہ اس طرح قہر رکھے لڑائی میں
 جز ان خود کہ سرنگی خویش دشت
 سوا اس کے کہ خود بھی سپہ گری رکھتا تھا
 کہ فرو اورین مرکز سخت بودم
 کہ کل کے دن اس ملک جائے قیام میں

رومی کی ہر بات میں
 اشارہ ہے ان دونوں کی
 منجھن کے دارا
 کہ تفسیر کی ہے
 حق و حقیقت کی
 دار کو لکھتی ہے
 اسے دیکھو اس کی
 حق و حقیقت کی
 آواز اور اس کی
 بافتن سکندر دارا کو شہد
 پہنچن سن
 صلاح و عفو
 اب کیونکہ یہاں
 سرنگ کی قابل دو
 سکندر کو دونوں کی
 جو اسے اس خیال تھا
 نہایت دیکھو اس کی
 پائی تھا اس کی
 حق و حقیقت کی
 وہ زمین جو ملک

زشتوریدین نالہ کرتا سے
 تہہ تا کے چلائے کی آواز سے
 زفریاد و زمین حم از پشت سل
 آواز کا نے کے تقارون ہستی کی پیچہ والوں سے
 زبسن بانگ شیو زہرہ نمکاف
 کثرت پتے پھاڑنے والی نفیرین کی آواز سے
 زعفرین کو س خالی دماغ
 شور کرنے خالی دماغ و مامون سے
 ورا آمد زجران مسرید برگ
 نگلی ججران سے نوک بید برگ یعنی تیردن کی
 زبسن تیر باران کہ آمد جویش
 تیردن کے برسنے کی کثرت سے جو طوفان اٹھا
 گران تیر باران کنون آمدے
 جو وہ تیردن کا مینہ اب آتا
 خروشدین کو س وینہ طاس
 شور کرنے کانے کے تقارون نے
 جلاجل زمان زنواہامی رنگ
 بھانجھہ جانے والوں نے رنگین کے نمونے
 بجبیش فرآمد و دریای خون
 موج مارنے لگے و دون دریا خون کی مینی شکہ
 زمین کو بساطے بد آراستہ
 زمین کہ وہ ایک آراستہ بساط تھی

برافساد تپ لرزہ بردست پای
 بخار اور لرزہ لوگون کے ہاتھ پاؤں پر پڑا
 فقیر ننگان در آمد ز میل
 شور گھڑیا لون کا نکلتا تھا گویا دریا سے
 بدرید زہرہ بچہ نہاں
 بچٹ گئے پتے اور مٹ گئیں لوگوں کی ناپ
 زمین لرزہ افساد و در کوہ و راع
 پہاڑ اور جنگل کی زمینوں میں زلزلہ آگیا
 کشادہ بد و روزن درع و ترک
 کھلے اوس سے سوراخ زہرہ اور خچہ کے
 فگندہ بار بارانی خود ز ووش
 ڈالی ابر نے مینی اور حلی بارانی اپنی کندھے سے
 بجای نم از ابر خون آمدے
 بجائے پانی کے ابر سے خون نکل آتا
 نوشندہ را واد بر جان ہراس
 سننے والوں کی جانوں کو سہما دیا
 بر آورد خون ز دل خارہ سنگ
 نکالا خون سنگ خارہ کے دیوں سے
 شد از موج آبش زمین لالہ گون
 ہوئی اونی لہر کے پانی سے زمین سرخ
 غباری شد از جای برخاستہ
 ایک غبار ہو گئی جگہ سے اٹھی ہوئی

لہر زمین تیر باران
 آواز تیر باران میں
 اضافت ثقل ہوا
 یعنی باران تیر باران
 یہ کہ اس کثرت سے
 جری بارش ہوتی تھی
 اور آسمان سے پانی
 بساتی پودوں کو
 کھدے اور ڈال لی
 آواز نقاشی کرتی تھی
 کہ اگر وہ تیر باران
 پیر و زمی
 یا فتنہ کند پر و ار و کشند

وہی جگہ
 آواز تیر باران میں
 اضافت ثقل ہوا
 یعنی باران تیر باران
 یہ کہ اس کثرت سے
 جری بارش ہوتی تھی
 اور آسمان سے پانی
 بساتی پودوں کو
 کھدے اور ڈال لی
 آواز نقاشی کرتی تھی
 کہ اگر وہ تیر باران
 پیر و زمی
 یا فتنہ کند پر و ار و کشند

وہی جگہ
 آواز تیر باران میں
 اضافت ثقل ہوا
 یعنی باران تیر باران
 یہ کہ اس کثرت سے
 جری بارش ہوتی تھی
 اور آسمان سے پانی
 بساتی پودوں کو
 کھدے اور ڈال لی
 آواز نقاشی کرتی تھی
 کہ اگر وہ تیر باران
 پیر و زمی
 یا فتنہ کند پر و ار و کشند

اور ان یونانی نقاشوں نے
 آواز تیر باران میں
 اضافت ثقل ہوا
 یعنی باران تیر باران
 یہ کہ اس کثرت سے
 جری بارش ہوتی تھی
 اور آسمان سے پانی
 بساتی پودوں کو
 کھدے اور ڈال لی
 آواز نقاشی کرتی تھی
 کہ اگر وہ تیر باران
 پیر و زمی
 یا فتنہ کند پر و ار و کشند

شتابان شدہ تیر چون مار گنج
 دھڑنے لگے تیر شل خزانہ کے سر پہ کے
 چو سیلاب کردہ گریزان گریز
 مشل پارے کے کی بجائے بھاگ
 تن کوہ لرزیدر بخوشستن
 بدن سپاڑ کا کانپنے لگا اپنے اوپر
 زمین را شدہ استخوان ریز ریز
 زمین کی ہڈیاں چڑچور ہو گئیں
 ز پر کار گردش فروماند لنگ
 گردش کی پرکار سے لنگڑا ہو کر رہا
 نفس را نہ راہ بروں تا خستن
 سانس کو باہر نکلنے کی راہ نہ ملتی تھی
 سپر پرستہ چون لالہ زار
 ڈھالین ڈھالون پر پٹ گئیں شل لالہ زار کے
 نہ رومی رہا لے نہ راہ گریز
 نہ تیر رہائی کی نہ راہ بھاگنے کی
 گمے تیر و گمہ ترکش انداخت
 کبھی تیر اور کبھی ترکش پھینک دیا
 زمین گشتہ کوہ از بس افتادگان
 دین بیاہ ہو گئی لاشوں کی کثرت سے
 کس از گشتن کس نیاد و یاد
 کوئی کسی کے مارے جانے کی یاد نہ کرتا تھا

کہانی زبانِ شکر
 کہ چو گل رہا ہے اور
 تاریخ یعنی جس طرح
 جلدی سے چک چکی
 ہے اور وہ اگر کچھ
 میں غرق ہو جاتی
 ہے لیکن اس کے
 منہ میں پانی نہیں
 ہو جاتا وہ کہنی سے
 دھکیلی ہوئی ہے

اور ٹھکانے میں

شہزادہ میرزا علی گڑھ
 ننھون میرزا محمد علی
 دین ہے مطلب علی
 جب دارا کا انتقال
 ہو گیا تو ملک حاکم
 کا مینی پادشاہت
 اس کی سکندر کا
 یقین میں آگئی
 رانا مینی دارا کا نام
 ان ایں سیا
 خان
 خزانہ کیا کیا اور کیا
 پڑا نا جبکی ابتدا
 انتہاء متی یعنی
 بے شمار تھا وہ
 بے شمار کے
 خزانے میں اس
 طرح ملا دیا جیسے
 دیکھو دیکھو میں ملک
 ہر گز نہ دیکھتا
 ہر گز نہ دیکھتا

[illegible]

و گر چیز ہائیکہ باشد غریب

اور جو چیزیں کہ ہوتی ہیں نادر
چنان کہ جو از سیم و زر و طلا
ایسے ہی خزانے خاص چاندی اور نیلو کے تھو
جہاندار اذان گنج اندوختہ
سکندر اس مجمع کے ہوئے خزانے سے
جو ہر فرد و دول تیرہ قام
نسل سے روشن ہوتا ہے تاریک رنگ
چو تاریک شاید شدن سوی گنج
یونکہ اندھیرے میں جانا چاہیے خزانہ کیون
چرا روی آنکس کہ شد گنجیاب
کیون تنہ اس شخص کا جسے خزانہ پایا
تو خاک کی گرت گنج بایر و است
تو خاک سے پیلے اگر تمہارے خزانہ چاہیے زیار ہے
فرو زندہ مرد شد خواستہ
روشن کرنے والا مرد کا ہو گیا مال
در آن میوہ زعفران ریز شد
سونا اور زعفران جھاڑی والا میوہ ہوا
سیاہان مغرب کہ رنگی و شد
میشی پھیم کے کہ رنگین کے مانند ہیں
سکندر جو وید آن ہمہ کان گنج
سکندر نے جو دیکھا کہ وہ تمام خزانوں کی گمان

وز و مخزن خاص بایر نصیب

اور اس کے خاص پادشاہی کو چاہیے جتنہ
پھر جہاندار کروند خاص
ادب پر خاص مہر پادشاہی کر دیگی
جو گنجے شد از گوہر افروختہ
ش ایک موتی کے خزانے کے چکنے لگا
گرتش چرخش از انست نام
شاید شب چراغ اسی سے اسکا نام ہے
کہ گنج آید از روشنائی برنج
کیونکہ خزانہ روشنی نفرت کرتا ہے
ز شاوی برافروخت چون آفتاب
خوشی سے چکنے لگا ش آفتاب کے
کہ بخو استہ خاک را کس خواست
کیونکہ بغیر مال کے خاک کی کسی نے خواہش نہیں کی
وز و کار ہا کرو و آراستہ
اور اسی سے سب کام بن جاتے ہیں
کہ چون زعفران شاوی آگیز شد
کہ شل زعفران خوشی پیدا کرنے والا ہوا
بصفر امی آن زعفران و نموشند
اسی زعفران کی زردی سے خوشی رہتی ہیں
کہ در دستش افلا و بدست رنج
و کے ہاتھ آگئی بغیر محنت کے

فراستہ ساقی
دولت میں ہونا
دولت سے ب
ہم بخشنے کی
کی توں کہند والی
دولت ہی ہے
مستہ زان
یونہی کہ نہیں سنا
باز خزان کی طرح
ہا سبب اسکا
ہا کہ جس کی ذوق
ساکینہ کو دیکھا
عمدین
سکندر فرنگی اورین است
مشکان
ادب کا ہر
و فیہ ہا کہ خوا
کا حوت انیمہ
میں ہاتھ میں لونا
زنا کا ادنیٰ
خوش ہوا پس
میشی زعفران
اسکا منہ خوشی
کہ جو خوشی ہو جائے
نورانی گرت کی

انسان بہت کم
انسان کی حالت
انسان کی حالت
انسان کی حالت
انسان کی حالت
انسان کی حالت
انسان کی حالت
انسان کی حالت

جوانی دشا ہے و آزادہ

جوان ہے تو اور بادشاہ ہے اور آزاد ہے تو

بکام جو آنے تو آنے رسید

مقصود جوانی میں پہنچے گا تو

پیرانہ سر گنبد لاجورد

بڑھاپے میں اس لاجوردی گنبد نے

جہان بادشاہ چون شود ویرال

جب بادشاہ جہان کا بڑھا ہو جاوے

وگر آنکہ داناست از مغر و پوست

دوسرے کہ تو اسے سکندر مہم تن قتل ہے

از دور دل ہر کس آید ہر اس

اوس سے ہر شخص کے دل خون رہتا ہے

ور آنکہ نش چارہ سازی کنند

اوس کے مار ڈالنے کی کوشش کرے گا

نومی را بشادی بر آرد کوس

نئے بادشاہ کی خوشی میں شادیانے بجا دینگے

ازین روی کجسر و دیکتباد

اس سبب سے کجسر و اور دیکتباد نے

جہان بردگر شاہ بکذاشتند

جہان کو دوسرے بادشاہ پر چھوڑ دیا

پوشیدن و خوردن نیک بہر

رزنی حلال کے کھانے اور پہننے سے

ہان بہ کہ بار و د و با و د و

وہی بہتر ہے کہ باجے اور شراب بینی پیش و غشت میں

چو پیری رسد گوشہ باید گزید

جب بڑھا یا پھر پھر گوشہ اختیار کرتا چاہیے

بختاک و حبشیدین تاجہ کرو

بختاک اور حبشید بادشاہ کے ساتھ کیا کیا

پرستندہ راز و بیکر و ملال

تو کروں کو اوس سے رنج معلوم ہو دیکھا

شنا سدا از نیک و دشمن دوست

بد اور نیک اور دشمن اور دوست کو پہچانتا ہے

چو بنید کو ہست مرم و شناس

چونکہ جانتے ہیں کہ وہ آدمی کو خوب پہچانتا ہے

وز و دعوی بی نیازی کنند

اور اوس سے بے نیازی کا دعوی کرے گا

کہ بروی تو اندکرون فسوس

نہیں اوس پر فسوس کریں گے بلکہ مکرزیب کریں گے

پیری ز شاہے نکر وند یا و

بڑھاپے میں بادشاہی کی یاد کی

رہ کوہ البرز برداشتند

آپ راہ کوہ البرز کی اوٹھائی

شدند امین از خوردن تیغ و ہر

ہوئے بیخون زمانے کی تلواریں کھانے سے

اوس کا اور دل

اوس کا دل

اوس کا دل

اوس کا دل

اوس کا دل

اوس کا دل

اوس کا دل

اوس کا دل

اوس کا دل

اوس کا دل

اوس کا دل

اوس کا دل

اوس کا دل

اوس کا دل

اوس کا دل

اوس کا دل

اوس کا دل

اوس کا دل

اوس کا دل

اوس کا دل

اوس کا دل

اوس کا دل

اوس کا دل

اوس کا دل

اوس کا دل

اوس کا دل

اوس کا دل

اوس کا دل

اوس کا دل

اوس کا دل

چو پیرد از بانی مشهورستین

جب نفع مند ہو جائے تو لڑے مست جا

اگر تا امید ی بجان بازگوش

اگر ناامید ہے تو جان سے کوشش کر

زفا لیکہ برقعہ یابی تخمست

جو خالی کہ فتح پر با جادے تو پہلے

چنین گفت رستم فرامزرا

ایسا کہا رستم نے فخر امارت سے

چنین گفت با همی استفاد

اور اسفند یار نے بھی ہمیں سے ایسا کہا

تسلستی کرو خون بخار اسید

ایسی شکست کہ جس سے خون پھر میں پہنچا

شسته دل آمد بمیدان فراز

دل ٹوٹا ہوا جب میدان میں آگیا

چودرو و لکش و لفروزی نبو

حُبِّ اَوْسکی دولت میں روشن ولی نہ ہو

و کربار کردش سکندر سوال

دوبارہ پھر کندنے اور سے سوال

ششدم که رستم سوار دلیر

اسنا ہے میں نے کہ رستم بہادر سوار

کجا او بہ تنہا زدی بر سیا

میں جگہ وہ اکیلا حملہ کرتا تھا سپاہ

مکن بسته خصم راه گزینی

دشمن کے بھاگنے کا راستہ فریب کر

کہ مردانہ کس رانہ مالیدگوش

کہ بہادر آدمی کے کسی نے کان نہیں بکڑے

ولی باید از ترس دشمن دست

ایسا دل چاہیے کہ وہ عمن لے خون سودر

که بسن دل و بسن البرز را

کہ دل مت بوط اور کوہ البرز کو بڑا دل

اگر کشنی کشنی کارزار

کہ اگر نہ تو لے لوچیم لڑائی کو سست دے گا نو

هم از دل سستی بدارارید

دل ہی لے لوٹ جائے سے وارا کو پہنچو

ولکبک شلست زان خبره با

چکورو کا دل اوس جڑہ باز سے نہ

نکار تو جز خال و زری نبو

تیرے کام سے دارا کو سوا خاں کے روزی نہ

که ای مهربان پیر در پنه سال

کہ اے میرے مہربان مہر

به تنها کاپوی کردی چو

ایسے حملہ کرنا تھا مثل شیر

گريز او قشادي دوران رزم

بھاگو بھاک پڑجانی ادس میدان

۲۵۶
 چو پیر و زبانی مشو در ستیز
 اگر نا امید می بجان باد کوش
 ز فایک بر فتح یابی نخست
 چو خال که فتح پر پا جادے تو پہلے
 چین گفت رستم فرامرز را
 ایسا کمار رستم نے فدا مرز سے
 چین گفت با بہمن اسفندیار
 اور اسفندیار نے بھی بہمن سے ایسا کسا
 شکستی کرو خون بخار اسید
 ایسی شکست کہ جس سے خون پھرین پو بخا
 شکستہ دل آمد بیدان فراز
 دل ٹوٹا ہوا جب میدان میں آگیا
 چو درو و لٹش و لفر و زری نبود
 جب ادسکی دولت میں روشن ولی نہ تھی
 و گراہ کردش سکندر سوال
 دوبارہ پھر سکندر نے ادس سے سوال کیا
 شکستہ دم کہ رستم سوار دلیر
 سنا ہے میں نے کہ رستم بہادر سوار
 کجا او بہ تنہا زدی بر سیاہ
 میں جگہ وہ اکیلا حملہ کرتا تھا سیاہ پر
 مکن بستہ بر خصم راہ گریز
 دشمن کے بھاگنے کا راستہ نہ بست کر
 کہ مردانہ کس را نہ مالید کوش
 کہ بہادر آدمی کے کسی نے کان نہیں بپٹے
 ولی باید از ترس دشمن دست
 ایسا دل چاہیے کہ دشمن کے خون سرد نہ رہے
 کہ شکن دل و شکن البرز را
 کہ دل مست توڑ اور کوہ البرز کو توڑ ڈال
 کہ گز شکنی شکنی کارزار
 کہ اگر نہ ٹوٹے تو پھر رطانی کو شکست دے گا تو
 ہم از دل شکستی بدار اسید
 دل ہی کے ٹوٹ جانے سے دارا کو پہونچی
 دل کبک شکست زان جزہ باز
 چکور کا دل ادس جزہ باز سے نہ ٹوٹا
 ز کار تو جز خاک و زری نبود
 تیرے کام سے دارا کو سوا خاک کے روزی نہ تھی
 کہ امی مہربان پیر در نیہ سال
 کہ اے پرانے مہربان بچہ ہے
 بہ تنہا گاپوی کردی چو شیر
 اکیلے حملہ کرتا تھا مثل شیر کے
 گریز او قادی دران رزمگاہ
 بھاگو بھاگ پڑ جاتی ادس میدان میں

عرب آیدم کرویکے تیغ تیز
تعب آتا ہے مجھکو کہ ایک تیز تلوار سے
بیا سخ چنیں گفت پیر کہن

جواب میں ایسا کہا اس پرانے پڑھنے
چنان بود پر خاش رستم دست
رستم کے لڑنے کا یہ دستور تھا

چونشکرکشی اوققاد می به تیغ
جب شکر کا سردار اسکی تلوار کے نیچے گر پڑا
کشی کو بہ تنہا سیاہی شکست

وہ شخص جو اکیلا ایک سپاہ گونگست دیتا تھا
 وگر نہ بنگنجد کہ درکار زار
 اور جو نہیں عقل میں نہیں آتا ہے کہ لڑائی میں
 وگر ہار گھستا بہن گوی باز

دوبارہ پوچھا کہ یہ بھی بیان کر مجھ سے
چراگشت بہمن فرامرز را

کیونکہ بہمن نے منہ امرز کو مار ڈالا
چراغ موید انش ندادند پسند
داناؤں نے اسکو کیون نصیحت نہ دی

چنین داد و پاسخ جہانگیرہ مرد
ایسا اوس پر اتنے بڑھے نے جواب دیا
سراخام کا شفتہ شد را و او
آختر کو جب بگڑ گیا طسریقہ اوسکا

چگونه رسد شکری را اگر نرسد
کس طرح ایک شکر کو کوئی بجای کتاب
که گردنده باشد زبان رحمن

کہ شکر گزبان چلتی ہے بات کرنے میں
کہ شکر گزبان رافضی محبت
کہ پہلے شکر کے سردار ہی کو زیر کرتا تھا

گر قندے ازیم شکر گریغ
خون سے ادسکا تمام شکر بھاگنے لگتا
بدین چارہ شد برعد و حیرت

ایس تدبیر سے دشمن پر غالب آتا تھا
 اگر یہ دیے لشکر از یک سوار
 ایک لشکر ایک سوار سے بھاگ جاوے
 کہ بازوی ہمیں حیرا شد دراز

کہ بازو بہمن کے کیونکر دراز ہوئے
بخون غرق کرد آن تن البیرزا

خون میں ڈبو دیا اس کو وہ البرز ایسے شخص کو
 کزان خاندان دور وار کرتا
 کہ اس خاندان سے ایذا دور رکھتے

کہ ہمیں بآں اژدہا بین چہ کرد
کہ اوس اژدہے کے ساتھ دیکھہیں کیا کیا
وَم اژدہا شد وطن گاہِ او
منہ اژدہے کا اوسکی قیام گاہ ہو گیا

[illegible][illegible]

گذشتند و ما نیز ہم بگذریم
 گذر گئے اور ہم بھی گذر جائیں گے
 مرن پنج نوبت درین چاق
 نوبت پنجوتی اس دنیا میں مست حیا
 جہان چون تو داری جہان را بیا
 جب تو پادشاہ ہے جہان کو سینہ لے رہ
 سراز عالم تر سگاری بر آ
 اس خوفناک جہان سے سربا ہز کال
 رہا کن رہی کان زبان آورد
 وہ راہ چھوڑ دے جو نقصان پیدا کرے
 کرا باز گو نہ بود پیر ہن
 جس کا اولٹا ہو دے کر نہ
 تو زان رہ کہ شد باز گو نہ نور
 تو اوس راہ سے کہ آٹا ہو جس کا چکر
 چہ بندی دل خود بران ملک مال
 کیا باندھے تو دل اوس ملک و مال پر
 بدانش ترا رہنمون کردہ اند
 طرف عقل کے تجھ کو رہنمائی کی ہے
 نہ رنج گلو میکہ بے خون بود
 نہیں تکلیف پاتا ہے وہ گلا جسین خون نہیں ہوتا
 ہران مال کا یہ درین دست گاہ
 جو مال کہ آتا ہے اس دنیا میں

کہ چون ہرہ عفت یکدگر
 کیونکہ مثل مہ کی لڑی کو ایک دستہ گنہ گار
 کہ بی شش خبت نیست این مرقع
 کہ بے چہ طر کے نو آسمان نہیں ہیں
 چو خفتند خصمان تو بیدار باش
 جب دشمن سو رہے ہیں تو جاگتا رہ
 مترس از کسی کونشد ترسگار
 اوس شخص سے نہ ڈر جو اس سے خائف نہوا
 زہ پہ چنل در کمان آورد
 برا چلہ کمان میں نقصان لاتا ہے
 نہ حاجت بود باز گشتن بر تن
 بدن سے اوشنے کی ضرورت نہیں ہے
 بخواد از خدا حاجت باز کرد
 خدا سے دعا پھرنے کی مانگ
 کہ ہشتش کی ریج بیشی و بال
 کہ ہونا اوسکا ایک ریج ہے اور زیادتی و بال
 کہ مال ترا حکم خون کردہ اند
 بلکہ تیرے مال پر حکم خون کا لگایا ہے
 خفہ گرد دار خوش افرون بود
 خفا ہو جاتا ہے جب اوسکا خون بھجواتا ہے
 برو خفہ دان تند مار سیاہ
 اور سپر تیز کالے سانپ کو سوبایا ہوا سمجھ

[illegible][illegible]

ستودان این طاق آراسته

مقبور اس آراسته محل مرگ کا
چو در طاق این صفہ خواہم
چونکہ اس محل کے بالا خانے میں سو دیئے گئے
دل از بند بیودہ آزاد کن
دل کو بیکار فکروں سے آزاد کر

ز بیدار وار بہار بگذرے
دارا کے ظلم سے بہتر ہے اگر گزر جائے تو

ببین چہ دارا بدید از جهان
دیکھ کہ دارا نے جہان سے کیا دیکھا
چہ کردی بین تاجمان یافتی
دیکھ کہ تو نے کیا کیا تھا جس سے جہان کو پایا

شہ از پاسخ پیر قوت سال
سکندر نے اس پر اتنے بڑے کے جواب سے
ز خلعت گزین کرد و بنواختش
خلعت سے معزز اور ممتاز کیا اور سکو

بزرگان ایران ز فرہنگ او
ایران کے بزرگوں نے اس کی دانائی سے

سایندگان از دربار گاہ
تولید کرنے والوں نے بارگاہ کو دروازہ

گزین بارگہ گرجا غی شست
کہ اس بارگاہ سے جو ایک چراغ گل ہو گیا

ستونے تہی دار و از خواستہ

ایک ستون مال سے خالی رکھتا ہے
چہ باید شدن باسیہ مار جفت

کائے ساپ کے ساتھ کون ہم بہتر چاہیے ہونا
ستگر نہ داد کن داد کن

تو ظالم نہیں ہے عادل ہے تو عدل کر
گرا و بود و دارا تو اسکندر کے

اگر وہ دارا تھا تو تو سکندر رہے
تو نیز آن مکن تانہ بین ہمان

تو وہ بات ہی نہ کر تاکہ دیکھ نہ دیکھے تو
ہمان کن کہ اقبال زان یافتی

وہی کہ جس سے تو نے اقبال پایا ہے
گرفت آن سخن را مبارک لہال

اسکی باتوں سے اپنی مبارک فال نکالی
بسی گنج و زربشکیش ساختش

بہت مال اور دولت اس کے نذر کی
تراز و نہادند در شک او

سر جھکائے اس کے وزن میں
سایش گرفتند بر بزم شاہ

و عادی بنا شروع کی بادشاہ کی محفل کو
فروزندہ خورشیدی آمد بدست

ایک روشن آفتاب ہمارے ماتھے آیا

بزم

دارا و سکندر کے دربار

ستودان این طاق آراسته
مقبور اس آراسته محل مرگ کا
چو در طاق این صفہ خواہم
چونکہ اس محل کے بالا خانے میں سو دیئے گئے
دل از بند بیودہ آزاد کن
دل کو بیکار فکروں سے آزاد کر
ز بیدار وار بہار بگذرے
دارا کے ظلم سے بہتر ہے اگر گزر جائے تو
ببین چہ دارا بدید از جهان
دیکھ کہ دارا نے جہان سے کیا دیکھا
چہ کردی بین تاجمان یافتی
دیکھ کہ تو نے کیا کیا تھا جس سے جہان کو پایا
شہ از پاسخ پیر قوت سال
سکندر نے اس پر اتنے بڑے کے جواب سے
ز خلعت گزین کرد و بنواختش
خلعت سے معزز اور ممتاز کیا اور سکو
بزرگان ایران ز فرہنگ او
ایران کے بزرگوں نے اس کی دانائی سے
سایندگان از دربار گاہ
تولید کرنے والوں نے بارگاہ کو دروازہ
گزین بارگہ گرجا غی شست
کہ اس بارگاہ سے جو ایک چراغ گل ہو گیا

ستونے تہی دار و از خواستہ
ایک ستون مال سے خالی رکھتا ہے
چہ باید شدن باسیہ مار جفت
کائے ساپ کے ساتھ کون ہم بہتر چاہیے ہونا
ستگر نہ داد کن داد کن
تو ظالم نہیں ہے عادل ہے تو عدل کر
گرا و بود و دارا تو اسکندر کے
اگر وہ دارا تھا تو تو سکندر رہے
تو نیز آن مکن تانہ بین ہمان
تو وہ بات ہی نہ کر تاکہ دیکھ نہ دیکھے تو
ہمان کن کہ اقبال زان یافتی
وہی کہ جس سے تو نے اقبال پایا ہے
گرفت آن سخن را مبارک لہال
اسکی باتوں سے اپنی مبارک فال نکالی
بسی گنج و زربشکیش ساختش
بہت مال اور دولت اس کے نذر کی
تراز و نہادند در شک او
سر جھکائے اس کے وزن میں
سایش گرفتند بر بزم شاہ
و عادی بنا شروع کی بادشاہ کی محفل کو
فروزندہ خورشیدی آمد بدست
ایک روشن آفتاب ہمارے ماتھے آیا

ستودان این طاق آراسته
مقبور اس آراسته محل مرگ کا
چو در طاق این صفہ خواہم
چونکہ اس محل کے بالا خانے میں سو دیئے گئے
دل از بند بیودہ آزاد کن
دل کو بیکار فکروں سے آزاد کر
ز بیدار وار بہار بگذرے
دارا کے ظلم سے بہتر ہے اگر گزر جائے تو
ببین چہ دارا بدید از جهان
دیکھ کہ دارا نے جہان سے کیا دیکھا
چہ کردی بین تاجمان یافتی
دیکھ کہ تو نے کیا کیا تھا جس سے جہان کو پایا
شہ از پاسخ پیر قوت سال
سکندر نے اس پر اتنے بڑے کے جواب سے
ز خلعت گزین کرد و بنواختش
خلعت سے معزز اور ممتاز کیا اور سکو
بزرگان ایران ز فرہنگ او
ایران کے بزرگوں نے اس کی دانائی سے
سایندگان از دربار گاہ
تولید کرنے والوں نے بارگاہ کو دروازہ
گزین بارگہ گرجا غی شست
کہ اس بارگاہ سے جو ایک چراغ گل ہو گیا

ستودان این طاق آراسته
مقبور اس آراسته محل مرگ کا
چو در طاق این صفہ خواہم
چونکہ اس محل کے بالا خانے میں سو دیئے گئے
دل از بند بیودہ آزاد کن
دل کو بیکار فکروں سے آزاد کر
ز بیدار وار بہار بگذرے
دارا کے ظلم سے بہتر ہے اگر گزر جائے تو
ببین چہ دارا بدید از جهان
دیکھ کہ دارا نے جہان سے کیا دیکھا
چہ کردی بین تاجمان یافتی
دیکھ کہ تو نے کیا کیا تھا جس سے جہان کو پایا
شہ از پاسخ پیر قوت سال
سکندر نے اس پر اتنے بڑے کے جواب سے
ز خلعت گزین کرد و بنواختش
خلعت سے معزز اور ممتاز کیا اور سکو
بزرگان ایران ز فرہنگ او
ایران کے بزرگوں نے اس کی دانائی سے
سایندگان از دربار گاہ
تولید کرنے والوں نے بارگاہ کو دروازہ
گزین بارگہ گرجا غی شست
کہ اس بارگاہ سے جو ایک چراغ گل ہو گیا

و ہمیں داورمی باشند آن سست رس
 بت دن نہیں حاکم رہتا ہے وہ کم عقل
 گران مایگان را در آرد شکست
 ذی رتبہ لوگوں کو شکست دیتا ہے
 نہ خسرو شد آنکس کہ خس پر دست
 بادشاہ وہ نہیں ہوا جسے کمینہ کو پرورش کیا
 نماندہ ورین ملک بخشا ہے
 اس ملک اور سلطنت میں مطلق رحم نہ باقی رہتا
 خراشیدہ از کینہا سینہ ہا
 کینوں سے لوگوں کے سینے زخمی تھے
 خرابی در آمد بھر پیشہ
 ہر ایک پینے میں خرابی آگئی تھی
 کہ پیشہ ورا از پیشہ بگرخت
 کہ ہر پیشہ ورا اپنے پیشے سے گھبرا کر بھاگا
 بیابانیان پہلوانے کتند
 جنگی لوگ پہلوانی کرنے لگے
 جہان را نماند عمارت سے
 اس سلطنت کی آبادی بہت دن نہیں رہتی
 کشاورز شغل سپہ ساز کرد
 کیا فون نے کام سپاہیوں کا شروع کیا
 اگر پیش ازین داور گرفتہ بود
 اگر اس سے پہلے کا بادشاہ سورا تھا

کہ سختی رساند بہ خلق خدا
 جو خلق خدا کو تکلیف پہنچاتا ہے
 فرومایگان را کتد چہ دست
 کم قدر لوگوں کو غالب کرتا ہے
 خسی دیگر و خسروی دیگرست
 کمینہ بن اور ہے اور بادشاہی اور ہے
 نہ در شہر و در کشور آسائشے
 نہ اس شہر اور ملک میں کسیکو آسائش تھی
 شدہ عصمت از قتل گنجینہ ہا
 برکت جاتی رہی تھی خزانہ کی قتل لگنے سے
 تبرزین کجا باشد اندیشہ
 ایسے ناواقبت اندیش سے بدتر اور کون ہوگا
 بکار دیگر کس در آوخت
 دوسرے شخص کے کام میں مصروف ہوا
 ملک را دگان دشتبانی کنند
 بادشاہ ہزاروں چرواہوں کا کام کرنے لگے
 چو از شغل خود بگذرد ہر کسے
 جہان اپنے شغل سے ہر شخص دست بردار ہو
 سپاہی کشاورزی آغاز کرد
 سپاہیوں نے سحر ہل جو تنا شروع کیا
 ہمان اختر کیستی آشفتم بود
 تارہ سلطنت کا اس سبب سے پریشانی میں تھا

یہ لکھی ہوئی عبارتیں
 ہر پیشہ و شغل
 اختیار کیا تھا
 پہلوانی کے لئے
 جنگی لوگوں کے لئے
 عمارت کی
 آبادی بہت دن
 نہیں رہتی
 کشاورز شغل
 سپاہیوں کا
 آغاز کیا
 ہر شخص
 اپنے شغل سے
 دست بردار
 ہوا
 بادشاہ
 ہزاروں
 چرواہوں
 کا کام
 کرنے لگے
 چو از شغل
 خود بگذرد
 ہر کسے
 جہان اپنے
 شغل سے
 ہر شخص
 دست بردار
 ہو
 سپاہی
 کشاورزی
 آغاز کرد
 سپاہیوں
 نے سحر ہل
 جو تنا
 شروع کیا
 ہمان
 اختر کیستی
 آشفتم بود
 تارہ
 سلطنت کا
 اس سبب
 سے
 پریشانی
 میں تھا

یہ عبارتیں
 ہر پیشہ و شغل
 اختیار کیا تھا
 پہلوانی کے لئے
 جنگی لوگوں کے لئے
 عمارت کی
 آبادی بہت دن
 نہیں رہتی
 کشاورز شغل
 سپاہیوں کا
 آغاز کیا
 ہر شخص
 اپنے شغل سے
 دست بردار
 ہوا
 بادشاہ
 ہزاروں
 چرواہوں
 کا کام
 کرنے لگے
 چو از شغل
 خود بگذرد
 ہر کسے
 جہان اپنے
 شغل سے
 ہر شخص
 دست بردار
 ہو
 سپاہی
 کشاورزی
 آغاز کرد
 سپاہیوں
 نے سحر ہل
 جو تنا
 شروع کیا
 ہمان
 اختر کیستی
 آشفتم بود
 تارہ
 سلطنت کا
 اس سبب
 سے
 پریشانی
 میں تھا

سکندر رخت برمود کا ایران
 سکندر نے حکم دیا کہ ایران واسے
 ہمان دین دیرینہ رانوکنت
 اوسے پڑانے مذہب کو اختیار کریں
 معان را با قش سپار بدخت
 آتش پرستوں کا اسباب بالکل جلا دین
 چنان بود رسم اندران روزگار
 اسیا دستور تھا اس وقت میں
 کند گنہاراد رویاے بست
 خزانے اوسین و من تابی گاہتا تھا
 تو انکر کہ میراث خواری بداشت
 سوائے اسکے جس میر کے کوئی وارث نہوتا
 بدان رسم کافاق رائج بود
 اوس دستور سے کہ لوگوں کو برا معلوم ہوتا تھا
 سکندر چو کرد آن بنا با خراب
 سکندر نے جب ان بنیادوں کو تباہ کیا
 بر آتشکہ کو گذر داشتے
 جس آتشکے کی طرف اوسکا گذر ہوتا
 و گر رسم آن بود کاتش پرست
 وہ سراپہ دستور تھا کہ آتش پرست لوگ
 نوروز جمشید و جشن سہ
 نوروز جمشید اور جشن سہ میں

کشانند ز آتش پرستی میان
آتش پرستی سے مکھو رہیں مینی بازوین
گرایش شودین خسرو مند
دین پادشاهی کدے طرف رغبت کریں
بر آتشکدہ کار گیرند سخت
آتشکدہ دن پر بہشتین خوب کریں
کہ باشد در آتشکدہ آموزگار
کہ جہر شخص آتشکدے میں مرشد ہوتا تھا
نباشد کسی را بر آن کنج دست
اور کسی کو او سپر اختیار نہوتا تھا
بر آتشکدہ مال خود را گذاشت
وہ اپنا مال اور اسباب آتشکدہ کو دے دیتا
ہر آتشکدہ حاتم کنج بود
ہر آتشکدہ خزانہ نون کا مخزن تھا
روان کرو کنجی چو دریای آب
فرانے بجائے ریائے شل پانی دریائے
بنا کندی آن کنج برداشته
کھدوا کر او سکوا وہیں سے خزانہ نکلا لیتا
ہمہ سال بانو عروسان شست
ہر سال نئی شادی کرتے تھے
کہ نوکشتی آئین آتشکدہ
جب آتشخانوں کا نیا انتظام ہوتا تھا

نام وقف بنو اٹھا
 اور کوئی اسے
 نہ سنا تھا
 وہ جان سیم
 کا فاق آغ نغمہ
 کہتے ہیں کہ اس
 دستور کے کوئی کو
 اگرچہ تکلیف تھی
 لیکن آتش کے
 فرائض سے ادا
 تھے
 کندھ چوڑاں آغ
 رفتن

سکندر در عجم و خراسان و بن
آتشکده
بنافزاید نمودن اراد
تیاہ کناسے ہے
یعنی سکندر جہان کین
آتشکده سے سنا اونکو
تیاہ کہ اسکے دمان کا خزانہ
نکلوا لیتا تھا اس
دگر رسم یہ تھا کہ تیرت
آتش اورد و در سلاہ دوز
تھا کہ سالانہ یک مرتبہ
ش کو دوزخ میں ہوتا تھا
اور کوئی دوزخ میں نہ تھا
تھیں اصل مذکورہ کی تھیں

کے دوست، کچھ بیان
دوں کہ دوستو جا رہی
ہو جا رہی تھیں گرو دھرم
تھا وہ مال و زر کا بڑا
رکھا تھا اور کوئی اس
کے بار نہیں نہیں کرتا
تھا اور سوائے
جس کو مل کے کرتی
وارث بنتا تھا اس کا
مال بھی آٹھ گروں کے

بآن نازنین شهر آراسته
 این نازنین اور آراسته شهرین
 دل تاجور شادمانی گرفت
 سکندر کا دل بہت خوش ہوا
 بسی آتش بر سر بدرابکشت
 بہت آتش پرستون کی آگ کو بھایا
 بہار می کہن بود و چینی نگار
 ایک پرانی بہار تھی اوچین کطع نقش
 بآئین زرتشت درسم مجوس
 بطور زرتشت اور مجوسیوں کے طریق کے
 ہمہ آفت چشم و آشوب دل
 سب کی آنکھیں آفت اور دل کی پشانی نہوالی
 جو بر خواندی افسون آن و لفریب
 جب وہ دل کی فریب نیوالی جادو کرتین
 بہار و تی از زہرہ دل برودہ بود
 جادوگری میں زہرہ سے دل بھین لگیں تھیں
 در و دختر جادو و از نسل سام
 اون میں ایک لڑکی سام جادوگری اولاد سے
 سکندر چو فرمود کردن شتاب
 سکندر نے جو جلد حملہ کرنے کی اجازت دی
 زن جادو و از سیکل خوشیتن
 اوس جادوگر عورت نے اپنی شکل سے

کہ باخوشدلی بود و با خواسته
 جو نہایت سر بہر تھا اور بالدار بھی تھا
 بشادی پئے کامرانی گرفت
 خوش خوش اپنا کام کرنے لگا
 بسی ہیر بدرادوتا کرد و پشت
 بہت آتش پرستون کی پیٹھ توڑ ڈالین
 بسی خوشتر از باغ ورنو بہار
 جیسے نو بہار میں باغ سر بہر ہوا اس سے بھی زیادہ
 بخد مت و ران خانہ چندین دوس
 خدمت میں اس گھر میں چند نو عورت تھیں
 زہرہ دل فرورفت پائے بگل
 ہر شخص کے دل کا پائون کچھ میں گر گیا
 زول ہوش برودی جا نہا سب
 دلوں کے ہوش اور جانوں سے صبر بٹا دیتی تھیں
 چو ہاروت صد پیش او مردہ بود
 ہاروت کی طرح اونکے آگے سیکڑوں مرد ہوئے تھے
 پدر کرد آذر ہمایوش نام
 باپ نے اوسکا نام آذر ہمایون رکھا تھا
 بران خانہ تا خانہ گرد و خراب
 اوس گھر پر کہ جلدی سے برباد ہو جاو
 نمودار و ہائے بدان اہمن
 بنا دیا ایک آرد ہا اس مجلس میں

بآن نازنین شهر آراسته
 این نازنین اور آراسته شهرین
 دل تاجور شادمانی گرفت
 سکندر کا دل بہت خوش ہوا
 بسی آتش بر سر بدرابکشت
 بہت آتش پرستون کی آگ کو بھایا
 بہار می کہن بود و چینی نگار
 ایک پرانی بہار تھی اوچین کطع نقش
 بآئین زرتشت درسم مجوس
 بطور زرتشت اور مجوسیوں کے طریق کے
 ہمہ آفت چشم و آشوب دل
 سب کی آنکھیں آفت اور دل کی پشانی نہوالی
 جو بر خواندی افسون آن و لفریب
 جب وہ دل کی فریب نیوالی جادو کرتین
 بہار و تی از زہرہ دل برودہ بود
 جادوگری میں زہرہ سے دل بھین لگیں تھیں
 در و دختر جادو و از نسل سام
 اون میں ایک لڑکی سام جادوگری اولاد سے
 سکندر چو فرمود کردن شتاب
 سکندر نے جو جلد حملہ کرنے کی اجازت دی
 زن جادو و از سیکل خوشیتن
 اوس جادوگر عورت نے اپنی شکل سے

بآن نازنین شهر آراسته
 این نازنین اور آراسته شهرین
 دل تاجور شادمانی گرفت
 سکندر کا دل بہت خوش ہوا
 بسی آتش بر سر بدرابکشت
 بہت آتش پرستون کی آگ کو بھایا
 بہار می کہن بود و چینی نگار
 ایک پرانی بہار تھی اوچین کطع نقش
 بآئین زرتشت درسم مجوس
 بطور زرتشت اور مجوسیوں کے طریق کے
 ہمہ آفت چشم و آشوب دل
 سب کی آنکھیں آفت اور دل کی پشانی نہوالی
 جو بر خواندی افسون آن و لفریب
 جب وہ دل کی فریب نیوالی جادو کرتین
 بہار و تی از زہرہ دل برودہ بود
 جادوگری میں زہرہ سے دل بھین لگیں تھیں
 در و دختر جادو و از نسل سام
 اون میں ایک لڑکی سام جادوگری اولاد سے
 سکندر چو فرمود کردن شتاب
 سکندر نے جو جلد حملہ کرنے کی اجازت دی
 زن جادو و از سیکل خوشیتن
 اوس جادوگر عورت نے اپنی شکل سے

بآن نازنین شهر آراسته
 این نازنین اور آراسته شهرین
 دل تاجور شادمانی گرفت
 سکندر کا دل بہت خوش ہوا
 بسی آتش بر سر بدرابکشت
 بہت آتش پرستون کی آگ کو بھایا
 بہار می کہن بود و چینی نگار
 ایک پرانی بہار تھی اوچین کطع نقش
 بآئین زرتشت درسم مجوس
 بطور زرتشت اور مجوسیوں کے طریق کے
 ہمہ آفت چشم و آشوب دل
 سب کی آنکھیں آفت اور دل کی پشانی نہوالی
 جو بر خواندی افسون آن و لفریب
 جب وہ دل کی فریب نیوالی جادو کرتین
 بہار و تی از زہرہ دل برودہ بود
 جادوگری میں زہرہ سے دل بھین لگیں تھیں
 در و دختر جادو و از نسل سام
 اون میں ایک لڑکی سام جادوگری اولاد سے
 سکندر چو فرمود کردن شتاب
 سکندر نے جو جلد حملہ کرنے کی اجازت دی
 زن جادو و از سیکل خوشیتن
 اوس جادوگر عورت نے اپنی شکل سے

چو آن اشو بار ابلیناس وید
جب اُس اشو ہے کو بلیناس نے ویکھا
بڑا گھٹ آن جادو نا شکلب
پٹھائے تھی اُس بے صبر جادو گرنے
نشد کار کو بیج بر چارہ ساز
نہ کار گر ہوا کوئی تیر بیر کر نیو بے مینی بلیناس
ہر آن جادوئی کان نشد کار گر
جو جادو کہ نہ ہوتا تھا کار گر
بچارہ گری زیر کب ہو شمند
تیر پیر سے وانا عقل مند نے
بوقت کی کہ آن طالع آید بدست
جس وقت کہ وہ ستارہ آپ ہو خپا
بفرمود کار ند بختی سد اب
فرمایا کہ لاوین تھوڑی سد اب
بیک شعبہ بست بازیش را
ایک شعبہ میں اُسکی بازی کو بند کر دیا
چو دختر خیال دید کان ہو شمند
جب رٹکی نے اُس عقل مند کو ایسا دیکھا
ببازیش در افتاد و ز نہا خواست
اُسکے پاؤں پر گر پڑی اور پناہ مانگنے لگی
بلیناس چون وی آن ماہ وید
بلیناس نے جو صورت اُس جانک کی دیکھی

رہ آگینے برالما س دید
 آیتنے کی راہ الماس پر دیکھی
 بسی جادو یہاں ہی مردم فریب
 بہت آدمی فریب دینے والے جادو کے
 سو جادو خوشنکشت گشت باز
 اپنے جادو کرنے والے کی طرف پھر گیا
 بجادو می خود باز پس کر دوسر
 اپنے جادو گر کی طرف لوٹ جاتا تھا
 قسوں فساد ہوا کر و بند
 جادو کرنے والے کو جادو پر کرنے میں بند
 کرو جادو می را در آید شکست
 جس سے کہ ایسے جادو کو پوچھے شکست
 بر آن اثر و بازو چو بر آتش آب
 اس اثر و ہے پیری شل پانی کے آگ پر
 تہہ کر دینے رنگ سازیش را
 بر باد کر دیا اسکی مکاری کو
 ز نیرنگ آن سحر بکشا و بند
 اس ڈھٹہ بند کے جادو سے بند کھولا
 بآرزم شاہ جہان بارخواست
 سکندر سے ملنے کی اجازت چاہی
 تمنای خود را در آن راہ و
 خواہش اپنی کی راہ او سمین دیکھی

مضمون: عیب جوئی ۱۲

بر آسود روزی و دور لہو و ناز
 و دو ایک مرن کھیل اور ناز سے آرام کیا
 و بہت گنجینہ را باز کرد
 سائون خزانوں کے دروازے کھول دیے
 زمصری و رومی و چینی پر
 مصری اور رومی اور چینی چادر دن کے
 لباس گرانمایہ خسرو کے
 کپڑے قیمتی موافق پادشاہوں کے
 قصبہای زلفیت و خرمای نرم
 قصب زلفیت اور نرم ریشمی کپڑے
 رجو ہر بے عقد آراستہ
 موتیوں کی بہت لڑیاں آراتہ کین
 بے نافہ مشک ناکر وہ باج
 بہت مشک کے نانے بنیر کھولے ہوئے
 فرستادیکر مشکوی شاہ
 سب چیزیں بھیجیں پادشاہی محل میں
 بحر جان ز سپروزہ بنشانہ گرد
 مونگے پر فیروزے کی بھلائی گرد
 سنگ سیہ بر زر سرخ سود
 سیاہ پتھر بر سرخ سونیا گیس دیا
 شہستان دار از ماتم بہت
 دارا کے محل کو ماتم سے صاف کیا

زمشکوی دارا خیر بہت باز
 بحر دارا کے حرم کی جستجو کی
 برسم کیان خلعتے ساز کرد
 کیا نیون کے دستور کے موافق ایک خلعت تیار کیا
 بر آراستہ پیرایہ ارجمند
 آراستہ کیا ایک مکلف لیا
 کہ دل را نواداد و جان را نو
 تنہوں نے دل کو خوش کیا اور جان کو تازم
 کہ پوشند گانزاکند مغز گرم
 جو پہننے والوں کے دماغ کو گرم کریں
 برآمدہ با آن بے حواسہ
 بھر کر اسکے ساتھ بہت بیش قیمت مال
 زنیفہ بے جامہ و لہو
 پانچاموں کے لیے عمدہ عمدہ کپڑے
 بسرخی بدل کردہ رنگ سیاہ
 سرخی سے سیاہ رنگ کو بدل کر
 طلایہ زرافسکند بر لا جو رو
 زردی سونے کی ڈال لا جوڑی پر
 مگر بر محک زر ہے آزمود
 شاید کسبٹی پر سونے کو آزماتا تھا
 بجائی بنفشہ گل سرخ بہت
 بنفشہ کے بجائے سرخ پھول لگاتے

زمشکوی دارا خیر بہت باز
 بحر دارا کے حرم کی جستجو کی
 برسم کیان خلعتے ساز کرد
 کیا نیون کے دستور کے موافق ایک خلعت تیار کیا
 بر آراستہ پیرایہ ارجمند
 آراستہ کیا ایک مکلف لیا
 کہ دل را نواداد و جان را نو
 تنہوں نے دل کو خوش کیا اور جان کو تازم
 کہ پوشند گانزاکند مغز گرم
 جو پہننے والوں کے دماغ کو گرم کریں
 برآمدہ با آن بے حواسہ
 بھر کر اسکے ساتھ بہت بیش قیمت مال
 زنیفہ بے جامہ و لہو
 پانچاموں کے لیے عمدہ عمدہ کپڑے
 بسرخی بدل کردہ رنگ سیاہ
 سرخی سے سیاہ رنگ کو بدل کر
 طلایہ زرافسکند بر لا جو رو
 زردی سونے کی ڈال لا جوڑی پر
 مگر بر محک زر ہے آزمود
 شاید کسبٹی پر سونے کو آزماتا تھا
 بجائی بنفشہ گل سرخ بہت
 بنفشہ کے بجائے سرخ پھول لگاتے

زمشکوی دارا خیر بہت باز
 بحر دارا کے حرم کی جستجو کی
 برسم کیان خلعتے ساز کرد
 کیا نیون کے دستور کے موافق ایک خلعت تیار کیا
 بر آراستہ پیرایہ ارجمند
 آراستہ کیا ایک مکلف لیا
 کہ دل را نواداد و جان را نو
 تنہوں نے دل کو خوش کیا اور جان کو تازم
 کہ پوشند گانزاکند مغز گرم
 جو پہننے والوں کے دماغ کو گرم کریں
 برآمدہ با آن بے حواسہ
 بھر کر اسکے ساتھ بہت بیش قیمت مال
 زنیفہ بے جامہ و لہو
 پانچاموں کے لیے عمدہ عمدہ کپڑے
 بسرخی بدل کردہ رنگ سیاہ
 سرخی سے سیاہ رنگ کو بدل کر
 طلایہ زرافسکند بر لا جو رو
 زردی سونے کی ڈال لا جوڑی پر
 مگر بر محک زر ہے آزمود
 شاید کسبٹی پر سونے کو آزماتا تھا
 بجائی بنفشہ گل سرخ بہت
 بنفشہ کے بجائے سرخ پھول لگاتے

چو آراستہ باغ پدرام را
 جب آراستہ کیا آراستہ باغ کو
 شکستہائی آورد روزی سہ چار
 صبر کیا بھر بن چار روز
 عروسان بزور کشتی خو کنند
 عورتین ز بزر پختن پر مائل ہو گئیں
 ستامی گل در دماغ آورد
 خواہش خوشبو بھول کی دماغین پیدا کر بن
 چو دانست کز سوک چہری نہا
 جب جانا کہ ماتم کا سامان کچھ نہ رہا
 بدستور شیرین زبان گفت خیز
 شیرین زبان وزیر سے کہا کہ اوٹھ
 بمشکومی دارا شوازا ما بگوئے
 دارا کے محل میں جا کر ہار بطون سے کہہ
 کہ تاروی مہ روی دارا ترا د
 ما کہ صورت دارا کی لڑکی کی
 تنصاری کشم در شبستان او
 ایک قلعہ بناؤں یعنی حفاظت کروں دارا کو حرم سرا کی
 بلکہ مہدی ترین برآمدہ در
 یک سنہرا گوارہ جبین موتے لگے ہوں
 بر تاشنید پرونا زنین
 جا جبین اسپر میٹھے وہ نازنین

بر فروخت روی دلارام را
 چمکایا پیشو بی بی کے منہ کو
 کہ تالشکند چہ نو بہار
 جب تک کہ کھلیں بکلیاں نو بہار کی
 سر و فرق را لغز و نیلو کنند
 سر اور چوٹی کو اچھی طرح سنوار لگیں
 نظر سوی روشن چراغ آورد
 آفتاب کو دیکھنے لگیں یعنی بات کی رہنم ہو
 رعوت بعد راستین رفتانند
 رعنائی نے عذر کے یو آستین بھاڑی
 زبان و قدم ہر دو بکستامی تیز
 زبان اور قدم دونوں کو اچھی طرح چلاؤ
 کہ اینجا بدان گشتم از رم جوی
 کہ یہاں اس لیے صلح چاہتا ہوں میں
 یہ بینیم کز دیدہ فرخندہ باد
 دیکھوں میں مہکا دیکھنا مبارک ہو
 بر آرم ستر از زیر وستان او
 سر بلند ہوں میں اس کے زیر و ستون سے
 ہمہ پیکر از محل و فیروزہ پر
 تمام محل اور فیروزہ سے بھرا ہوا
 خرامان شود آسمان بزمین
 خوش آدائی سوشل آسمان کے زمین پر چلے

مجلس ششمین

[illegible]

۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

باب زراعت نکستہ باید نوشت
 سونے کے پانی سے یہ نکتہ لکھنا چاہیے
 گلہ گوشہ و مہر و تاج ماست
 اسکے گوار کے ٹوپی کا کونتر تاج ہمارا ہے
 اگر بندہ گیر دسرا فکندہ ایم
 اگر کوئی بناوے سر جھکا دین ہم
 ز فرمان او سر نباید کشید
 اسکے حکم سے نہ نہ چاہیے پھینا
 اگر سرور اردو بدین شغل شاہ
 اگر پادشاہ یعنی سکندر ایسا خیال کرتا ہے
 بجائے خسر و رضا دادہ ایم
 سکندر سے نکل کر دینے پر راضی ہیں ہم
 بروز یکہ فرمان و بدستہ یار
 جس دن حکم دے تمہارا پادشاہ
 بدرگاہ خسر و خرامش گنم
 پادشاہ یعنی سکندر کے محل میں ہم اسکو بھیجیں
 چو دستور فرزند پانچ شہیند
 جب عقلمند وزیر نے یہ جواب سنا
 رخ شہ برافروخت از خرّمے
 سکندر کا چہرہ خوشی سے بتا ش ہو گیا
 جوانی کہ در گوش گرد آورد
 جو جواب کہ کان میں کدورت جمع کرتا ہے

شتر بان درو و انچه خرمنده گشت
 شتر بان کاٹ پیتا ہی جو کسان ہوتا ہے
 زمین بوس آن مہد معراج ما
 زمین جو منا اس کے مہد کی معراج ہوتی ہے
 و گر حفت ساز دہان مبدہ ایم
 اگر اسکو بی بی بناوے اس کے غلام ہرن ہم
 کہ قفل انہیں ست وزیرین کلید
 کیونکہ لوہے کا قفل ہے اور سکا اور سوئی گنجی
 سر روشنک اور ارد بساہ
 روشنک کا سر برابر چرخ چارم کے بلند کر گیا
 کہ از کمنہ خسروان را وہ ایم
 کیونکہ پادشاہ کے نطفے سے پیدا کیا ہے جسے
 کہ پویند را باشد آن احتیاس
 اور جس دن وہ نکاح کرنا چاہے
 یامین پرستیش رامش کشم
 نوٹ دیون کی طرح اسکی فرمانبردار بنادین ہم
 سو شاہ شد باز گفت انچه دیکھ
 پادشاہ کے پاس آکر جو کچھ سنا تھا بیان کیا
 کہ صید جواب خوش ست آدمی
 کیونکہ معقول جواب کا شکار ہے آدم زاد
 پویشندہ راول بدر و اور د
 اور اس سے سننے والے کا دل ریختہ ہوتا ہی

۴
 ۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

شکر ریز آن عود افروختند
 ایسے بیٹھے سردن سے وہ لوگ مویجاتے تھے
 ز خزان طرف تالے بندہ رود
 خزان کے کنارے سے زندہ رود کے کنارے تک
 ز گیس و و خیزان کہ از می رسید
 معین کثرت بنوشی سے ایسی پہونچین
 گلاب صفا بان و مشک طراز
 صفا بان کے عرق گلاب اور طراز کے مشک کے
 شفق سرخ گل بست برسور شاہ
 شفق نے سرخ پھول لگا دیے دیوار بن گیا شاہ
 سپہ از شکر کوٹے کے ساخت
 آسمان نے شکر کا ایک محل تیار کر لیا
 ہمہ بوم کشور ز شادی بچوش
 تمام سرزمین ملک کی خوشی بچوش میں
 چو شب جلوہ کروان پرند سیاہ
 جب رات نے منہ دکھلایا سیاہ نقاب سے
 صدق بود گفتی مگر ماہ پسرخ
 کہ تو کہ چاند آسمان کا ایک سیپی تھی
 ز بہر شہ آن ماہ مشکین کند
 سکندر کے لیے اس ماہ مشکین کند یعنی روشنی کے
 فرستاد ہر دو مشکوے شاہ
 دونوں چیزیں بھیجیں محل اسکندری میں

عود را چہ عود و شکر سوختند
 عود اور شکر کو کیا گویا دشمن کو جلاتے تھے
 زمین زندہ گشت از نوای سرود
 زمین گو بجنے لگی گانے کی آواز دن سے
 لب امشان رود را می گزید
 گویوں کے ہونٹہ رود کو کاٹ کاٹ کھاتے تھے
 سر نافہ و شیشہ را کرد باز
 مانے اور شیشے کے منہ کھل گئے
 طبع پر شکر کرد خورشید و ماہ
 آفتاب اور ماہتاب نے طباق شکر کے بھرے
 ز گل گنبد و یکرا فراخت
 پھولوں سے ایک گنبد اور بنا یا
 مغنی بر آوردہ ہر سو خردش
 گانے والے ہر طرف گارہے تھے
 رخ وزلف آراست از مشک و ماہ
 چہرہ اور زلف کو آراستہ کیا انہ میرے اور او جال سے
 و روغالیہ سود عطار کر رخ
 اور سمین کر رخ کے عطار نے کلفت ماہ کیا تھا
 ز چشم و دمن ساخت با دام و قند
 آنکھ اور منہ کے با دام اور قند بنائے
 کہ در خور و مشکوے و مشک و ماہ
 کیونکہ لائق خلوت خانے کو خوشبو اور مشق ہے

شکر ریز آن عود افروختند
 ایسے بیٹھے سردن سے وہ لوگ مویجاتے تھے
 ز خزان طرف تالے بندہ رود
 خزان کے کنارے سے زندہ رود کے کنارے تک
 ز گیس و و خیزان کہ از می رسید
 معین کثرت بنوشی سے ایسی پہونچین
 گلاب صفا بان و مشک طراز
 صفا بان کے عرق گلاب اور طراز کے مشک کے
 شفق سرخ گل بست برسور شاہ
 شفق نے سرخ پھول لگا دیے دیوار بن گیا شاہ
 سپہ از شکر کوٹے کے ساخت
 آسمان نے شکر کا ایک محل تیار کر لیا
 ہمہ بوم کشور ز شادی بچوش
 تمام سرزمین ملک کی خوشی بچوش میں
 چو شب جلوہ کروان پرند سیاہ
 جب رات نے منہ دکھلایا سیاہ نقاب سے
 صدق بود گفتی مگر ماہ پسرخ
 کہ تو کہ چاند آسمان کا ایک سیپی تھی
 ز بہر شہ آن ماہ مشکین کند
 سکندر کے لیے اس ماہ مشکین کند یعنی روشنی کے
 فرستاد ہر دو مشکوے شاہ
 دونوں چیزیں بھیجیں محل اسکندری میں

شکر ریز آن عود افروختند
 ایسے بیٹھے سردن سے وہ لوگ مویجاتے تھے
 ز خزان طرف تالے بندہ رود
 خزان کے کنارے سے زندہ رود کے کنارے تک
 ز گیس و و خیزان کہ از می رسید
 معین کثرت بنوشی سے ایسی پہونچین
 گلاب صفا بان و مشک طراز
 صفا بان کے عرق گلاب اور طراز کے مشک کے
 شفق سرخ گل بست برسور شاہ
 شفق نے سرخ پھول لگا دیے دیوار بن گیا شاہ
 سپہ از شکر کوٹے کے ساخت
 آسمان نے شکر کا ایک محل تیار کر لیا
 ہمہ بوم کشور ز شادی بچوش
 تمام سرزمین ملک کی خوشی بچوش میں
 چو شب جلوہ کروان پرند سیاہ
 جب رات نے منہ دکھلایا سیاہ نقاب سے
 صدق بود گفتی مگر ماہ پسرخ
 کہ تو کہ چاند آسمان کا ایک سیپی تھی
 ز بہر شہ آن ماہ مشکین کند
 سکندر کے لیے اس ماہ مشکین کند یعنی روشنی کے
 فرستاد ہر دو مشکوے شاہ
 دونوں چیزیں بھیجیں محل اسکندری میں

تاریخ و جغرافیای

رنج سادہ و غیب آویختہ
 چھٹی صاف اور غیب لگا ہوا
 بخونتاب پروردہ خون جگر
 جگر کے خون خالص سے پی بہی ہوئی
 بہر شور کز لب بر آیت
 ہر شور سے جوب سے وہ کرتی تھی
 بہر خندہ کز لب شکر ریز کرد
 ہر ہنسی میں جوب سے شکر ریزی کرتی
 رخی چون گل و آب گل رخی
 منہ بھول کا ایا اور گلاب کو شرمندہ کرتی
 شکست گیر کیسوش از مشکناپ
 بیچارہ بال او کے مشک خالص سے
 سکندر کہ آن چشم و آن سایہ دید
 سکندر نے جو وہ آنکھیں اور وہ سایہ دیکھا
 بچشم و فاساز گار آمدش
 محبت کی نظر سے موافق آئی او کے
 بکام و لیش تنگ و برگرفت
 خواہش دل سے او کو خوب سینے سے لپٹایا
 شدہ روشن از روشک جان او
 روشک سے جان او کی روشن ہو گئی
 جہان بانوش خواند موسیٰ شاہ
 تمام جہان نے سکندر کی بی بی او کو گما اور سکندر ہمیشہ

میان لاعز و سنیہ انکھتہ
 مکر چلی اور سینہ او بھرا ہوا
 سراز دیدہ بر کردہ چون بصر
 آنکھوں سے سرنگاے ہوش بنیائی کے
 منک بر دل مستگان کتے
 منک زخمیوں کے دلوں پر چھڑکتی تھی
 شکر خندہ را منس تین کرد
 ایک معشوق کی طبیعت کو اپنی طرف لگتی
 گلابی زہر چشم انکھتہ
 سرخ ہر آنکھ میں پھری یعنی مست
 زدہ سایہ بر چشمہ آفتاب
 چشمہ آفتاب یعنی منہ پر بکھرے ہوئے
 بر آسودہ شد چون بمنزل سید
 آسودہ ہو جب منزل پر پہنچا
 و لیش برد چون در کنار آمد
 دل او کا بوا اختیار کر دیا جب گود میں آئی
 وزان کام دل کام دل گرفت
 اور اس دل کے مقصد سے دل کا مقصد پایا
 ز فردوس روشن تر الوان او
 بہشت سے روشن زیادہ ہو گیا محل او کا
 برو داشت آئین حشمت نگاہ
 او سپر رکھتا تھا معزز طریقے سے نظر

منہ بھول کا ایا اور گلاب کو شرمندہ کرتی
 بیچارہ بال او کے مشک خالص سے
 سکندر نے جو وہ آنکھیں اور وہ سایہ دیکھا
 بچشم و فاساز گار آمدش
 محبت کی نظر سے موافق آئی او کے
 بکام و لیش تنگ و برگرفت
 خواہش دل سے او کو خوب سینے سے لپٹایا
 شدہ روشن از روشک جان او
 روشک سے جان او کی روشن ہو گئی
 جہان بانوش خواند موسیٰ شاہ
 تمام جہان نے سکندر کی بی بی او کو گما اور سکندر ہمیشہ

منہ بھول کا ایا اور گلاب کو شرمندہ کرتی
 بیچارہ بال او کے مشک خالص سے
 سکندر نے جو وہ آنکھیں اور وہ سایہ دیکھا
 بچشم و فاساز گار آمدش
 محبت کی نظر سے موافق آئی او کے
 بکام و لیش تنگ و برگرفت
 خواہش دل سے او کو خوب سینے سے لپٹایا
 شدہ روشن از روشک جان او
 روشک سے جان او کی روشن ہو گئی
 جہان بانوش خواند موسیٰ شاہ
 تمام جہان نے سکندر کی بی بی او کو گما اور سکندر ہمیشہ

منہ بھول کا ایا اور گلاب کو شرمندہ کرتی
 بیچارہ بال او کے مشک خالص سے
 سکندر نے جو وہ آنکھیں اور وہ سایہ دیکھا
 بچشم و فاساز گار آمدش
 محبت کی نظر سے موافق آئی او کے
 بکام و لیش تنگ و برگرفت
 خواہش دل سے او کو خوب سینے سے لپٹایا
 شدہ روشن از روشک جان او
 روشک سے جان او کی روشن ہو گئی
 جہان بانوش خواند موسیٰ شاہ
 تمام جہان نے سکندر کی بی بی او کو گما اور سکندر ہمیشہ

گزارنده سرگذشت تخت

بیان کرنے والے حالات گزشتہ نے
 حسین واد مشرودہ کہ چون شہر یا
 اس طرح خوشخبری دی کہ جب سکند نے
 زینبیری چرخ سپرد زہ رنگ
 فتحندی آسمان سبز رنگ سے
 با صطخ شد تاج بر سر نهاد
 ولایت اصطرخ میں پہنچا اور الکتاج تخت پر
 شد آراستہ ملک ایران بدو
 آراستہ ہوا ملک ایران کا ادب سے
 بزرگان برو تہنیت ساختند
 اراکینوں نے اوسکو مبارکباد دی
 شاریکے باشد سزاوار تخت
 جو شاریکے ہوتا ہے لائق تخت پر تبار کرنے کے
 سر چشمہ نیل تار و و گنگ
 دریائے نیل سے دریائے گنگ تک
 رسولان رسیدند باشا و باج
 آمد پہنچے خراج اور تحائف سے کہ
 چوتھے پامی بر تخت زرین نہا
 سکند نے تخت زرین پر قدم رکھا
 کہ با و آفریندہ را سپاس
 پیا کرنے والے یعنی خدا کا شکر ہے

۱۵۴

۴ خداوند کریم کا ذکر کرنے کا مقام ۱۲

باندیشه تغز و راحی درست

پسندیدہ خیال اور اسے درست سے
 بملک سپاہان بر آورد کار
 ملک سپاہان میں اپنا عمل کر گیا
 بنو دوش نسی و در سپاہان جنگ
 شد سپاہان میں اس کا قیام بہت دن ہوا
 بجای کیو مرث و شہ کی قباد
 بجای سر پادشاہ کیو مرث اور کی قباد پادشاہ کے
 قومی کشت لشت دلیران بدو
 مضبوط ہو گئی دلیران کی پیٹھ اوس سے
 بان ستر بکی سراسر احمند
 اوس سردار ہی سے سر بلند کیا
 فشانند بر شاہ فیروز بخت
 قربان کیا پادشاہ فیروز بخت یعنی سکندر پر
 ز شور آب چین تا تلخ آب رنگ
 دریائے شور چین سے دریائے شور رنگبارنگ
 ہمایون کنان شاہ رخت و تاج
 سکندر کو تخت و تاج کی مبارکباد دیتے ہوئے
 رنج سخن حصن روئین کساد
 بات کے خزانے سے قلعہ کانسو کا یعنی خاموشی و رکی
 کہ کرو آفرین کوئی راجہ شناس
 جنے شکر کرنے واسلے کو حق شناس بنایا

۲۹۱
 ۱۔ تکرار از منہ
 ۲۔ تکرار از کتاب
 ۳۔ تکرار از قلم
 ۴۔ تکرار از لوح
 ۵۔ تکرار از قلم
 ۶۔ تکرار از لوح
 ۷۔ تکرار از قلم
 ۸۔ تکرار از لوح
 ۹۔ تکرار از قلم
 ۱۰۔ تکرار از لوح

میں نے اپنے
 چہرے کو سیاہ
 کیا ہے
 چہنچہ آغ غنی
 کی خوشی
 نیکوں
 سے شہر سیاہ
 میں بہت دن قیام
 کیا کہ قسط کر گیا
 باطن
 شہزاد آغ غنی
 کندر و شک سے

سکندرتخت کیا
شادی اکر اس صحن
کی دار ملک من
و دار کا بلک یون
کا تخت کا بیوی
اور تخت دار یار
جا کر صحن
شہزادہ سے ملک
ایران کی لایمی نیاز
کے وقت نشین یون
سے ملک ایران کی
نیاز میں یار
صحن بہادر اور پهلوان
دیکھ

[illegible]

عزیز میرا چاہے ملک ایران میں
جاکر کوشش کرے خاص سے
غایت خاص سے پہنچا دیا اور اپنی
پیش قدمی سے
میر جی کی کوہ پار
سے اٹھا کر ایسا
سازش سے روکھا
کئے کھا کہ جس سے
سزا کی غرض سے اسے

۲
۱۳۰۲/۱۲/۲۵

[illegible]

کروڑ لاکھ کیونکہ
نہایت کا اندازہ

کتابخانه

عذر داری نے جی

جس میں نہایت

بسم الله الرحمن الرحيم

سکندر بن محمد

زینب

موسى

این یعنی

مقدمہ

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

۴۰

شرمی چون منی راز بالین خاک
 مجھ ایسے کے سر کو خاک کے تکیے سے
 بایر انم آور دوز اقصاے روم
 ایران میں مجھ کو لایا روم کے کنارے
 بجائے رسا سید کا مرا
 ادس جگہ پہنچایا میرے کام کو
 پذیرِ فتم از و اور آسمان
 قبول کیا میں نے حاکم آسمان سے
 ستم دیدہ را واد بخشی گنہگار
 مظلوموں کی فریاد کو پہنچو گنہگار
 خرد و وفار منہا می من ست
 عقل پر کرنے پر رہنا میری ہے
 راہِ راستی گیرم امروز پیش
 آج سے راہِ راست اختیار کرتا ہوں
 چہ پرہیزم از روزِ عذرِ آوری
 پرہیز کروں گا میں عذر کرنے کے دن سے
 ریشانی پیل تاپاے مور
 باہمی کی پشانی سے چپٹی کے پاؤں تک
 ہزارم طمع بر زرو و سیم کس
 حرص کروں گا میں کسی کے زرو مال پر
 ز خلق ارچہ آزار بنیم بسے
 خلق سے اگرچہ بہت تکلیف بھی پاؤں

یہاں سے لے کر دیکھا
کہ زمین پر کھڑے ہو کر
نہ تو اس کا پتہ ہوتا

۱۳ اردون
۲۰

ملک عزیز بقا سے
میلوں کی نیاں

پیرس باقیال

میرزا محمد علی خان

اسی طرح ہوا

بیان مالک
نخ

کتابخانه

عبدالله بن محمد

میان کوه و دریا

وہی ہے جس نے

الحمد لله رب العالمين

من
ایک

مجلس

باختم رسانید چون نور پاک
 برابر ستارون کے پہونچا یا مثل نور پاک کے
 بفرمان من سنگ را کرد موم
 میرے حکم سے پتھر کو موم کر دیا
 کہ محمل کشد چرخ بار مرا
 کہ کجاوہ کھینچے آسمان میرے اسباب کا
 کہ ناسایم از داور می یزمان
 کہ نہ آسودہ ہوں گامین حکومت سے ایک زمانہ
 شب تیرگان را در خشی گنم
 اندھون کو اندھیری رات میں چراغ دکھاؤنگامین
 صلاح جهان و وفائی من
 بہتری جہان کی میری دوستی میں ہے
 کہ آگاہم از روز و زوای خویش
 کیونکہ میں اپنے کل کے دن یعنی قیامت آگاہ ہوں
 بہر ہیزگاری گنم داور می
 بہر ہیزگاری سے سلطنت کرونگامین
 نیاید ز من بر کسی دست زور
 نہ پہونچے میرے ہاتھ سے کسی کو خلیف
 و گر چند یابم بدان دسترس
 چاہیں کیساری او سپر پاچار بنیں اختیار
 سخا ہم کہ آزار داز من سے
 مگر یہ جیسے ہوگا کہ میں کسی کو ایذا دوں

۱۰۰

۱۲ اوٹھان گمرین کسی کو جیلین دے دو گا

اقرار کرنا ہوتا ہے کہ میں نے جو
 کوئی کلمہ مسکند رکھا ہے
 کہ میں اقرار کرتا ہوں
 کہ میں عدل اور
 انصاف سے ایک
 لحظہ غافل
 اور مفلوج ہوں کی قسم
 کہ میں جو کلمہ ۱۲
 زور و جفا سے بولتا ہوں
 یعنی میری عقل میری
 رہنمائی کرے گی یقیناً
 جہان کی بیہوشی کی
 فکر کو دور رکھا ۱۲

جہاندار گفت از خداوند گاہ

سکندر نے کہا کہ ملک تحت و تلخ مینی نمے سے

پروہندہ گفتا چو از یکدم

پھر اوس مانگنے والے نے کہا اگر ایک درم سے

بہ از ملک عالم بہ بخشد بہ من

بہتر ہے اگر ملک جہان کا بخش دے مجھ کو

تو گر بارشہ گفت کای بد سگال

پھر سکندر نے جواب دیا کہ اسے بے عقل

دو حاجت نمودی نہ بجای خویش

دو مرتبہ تو نے سوال کیا اگر ایک بھی مناسب نہ کیا

باندازہ باید سخن کسترید

اس لیے ہر شخص کو اپنے اندازے کے موافق بات کہنا چاہیے

سخن کان برابر و برآر و گرہ

جس بات سے کہ ابرو پر شکن مینی غصہ آوے

و گر پیشی کرد مرد و لی

دوبارہ اوس مرد دیر نے پوچھا

چو گوئی کہ یکدیو یہ ہستم یار

جب کہ تو یہ کہتا ہے کہ ہم سب یکساں ہیں

ملک گفت سرور منم زمین گروہ

سکندر نے کہا یہ وجہ ہے کہ میں ان سب کا سردار ہوں

سیر ستنی زیر زینب ابود

سرگھاس کا نیچا ہی اچھا معلوم ہوتا ہے

باندازہ فتدراو گنج خواہ

اوسکے مینی میرے مرتبے کے موافق خزانہ طلب کر

حجالت برداشتہ کہ پیریت کم

بادشاہ شرمندہ ہوتا ہے کہ یہ بالکل کم ہے

با بجم رساند سرم زاجمن

برابر چرخ چارم کے میرا سر بلند کرے اس شخص سے

باندازہ خود نگر دی سوال

تو نے اپنے اندازے کے موافق یہ سوال نہیں کیا

یکی کم زمن و دیگری از تو بیش

پہلی مرتبہ میری بیات سے کم دوبارہ اپنے مرتبے سے زیادہ

گراف سخن را نباید شنید

مغضول بات کو ہرگز نہ سنتا چاہیے

اگر آفرین ست ناگفتہ بہ

اگرچہ تعریف ہی کی کیوں نہ کہنا مناسب نہیں ہے

کہ بالا چرائی و خلقی بہ زیر

کہ تو سب سے بلند کیوں بٹھایا اور ایک عالم پائین ہے

چرا ز یرو بالا و آری بکار

پھر بلند ہی اور پستی کی تفریق کیوں کرتا ہے تو

چو سر زیر باشد نباشد شکوہ

جب سردار نیچے بیٹھے کوئی رعب باقی نہ رہیگا

سر آدمی بہ کہ بالا بود

آدمی کا سر بلند ہونا مناسب ہوتا ہے

نہایت ہوشیار رہو
اوسکے مینی میرے مرتبے کے موافق خزانہ طلب کر
حجالت برداشتہ کہ پیریت کم
بادشاہ شرمندہ ہوتا ہے کہ یہ بالکل کم ہے
با بجم رساند سرم زاجمن
برابر چرخ چارم کے میرا سر بلند کرے اس شخص سے
باندازہ خود نگر دی سوال
تو نے اپنے اندازے کے موافق یہ سوال نہیں کیا
یکی کم زمن و دیگری از تو بیش
پہلی مرتبہ میری بیات سے کم دوبارہ اپنے مرتبے سے زیادہ
گراف سخن را نباید شنید
مغضول بات کو ہرگز نہ سنتا چاہیے
اگر آفرین ست ناگفتہ بہ
اگرچہ تعریف ہی کی کیوں نہ کہنا مناسب نہیں ہے
کہ بالا چرائی و خلقی بہ زیر
کہ تو سب سے بلند کیوں بٹھایا اور ایک عالم پائین ہے
چرا ز یرو بالا و آری بکار
پھر بلند ہی اور پستی کی تفریق کیوں کرتا ہے تو
چو سر زیر باشد نباشد شکوہ
جب سردار نیچے بیٹھے کوئی رعب باقی نہ رہیگا
سر آدمی بہ کہ بالا بود
آدمی کا سر بلند ہونا مناسب ہوتا ہے

باندازہ زیادہ
مینی اوسکے مینی میرے مرتبے کے موافق
حجالت برداشتہ کہ پیریت کم
بادشاہ شرمندہ ہوتا ہے کہ یہ بالکل کم ہے
با بجم رساند سرم زاجمن
برابر چرخ چارم کے میرا سر بلند کرے اس شخص سے
باندازہ خود نگر دی سوال
تو نے اپنے اندازے کے موافق یہ سوال نہیں کیا
یکی کم زمن و دیگری از تو بیش
پہلی مرتبہ میری بیات سے کم دوبارہ اپنے مرتبے سے زیادہ
گراف سخن را نباید شنید
مغضول بات کو ہرگز نہ سنتا چاہیے
اگر آفرین ست ناگفتہ بہ
اگرچہ تعریف ہی کی کیوں نہ کہنا مناسب نہیں ہے
کہ بالا چرائی و خلقی بہ زیر
کہ تو سب سے بلند کیوں بٹھایا اور ایک عالم پائین ہے
چرا ز یرو بالا و آری بکار
پھر بلند ہی اور پستی کی تفریق کیوں کرتا ہے تو
چو سر زیر باشد نباشد شکوہ
جب سردار نیچے بیٹھے کوئی رعب باقی نہ رہیگا
سر آدمی بہ کہ بالا بود
آدمی کا سر بلند ہونا مناسب ہوتا ہے

فرستاد نامہ سرکشوری

ہر ایک ولایت میں سکندر نے اپنا فرمان بھیجا
 گراید شان دل باغون خوش
 ہر ایک کا دل اپنے جادو آمیز خلق و اپنی طرف مائل کیا
 جہان را فرمان خود رام کرو
 جہان بھر کو اپنے حکم کا مطیع کر لیا
 خراب جہان جملہ آباد ساخت
 جہان کے تمام ویرانوں کو اونے آباد کیا
 بیاساقتی آن شرف بجا دہنگ
 آداسے ساتی وہ خالص یا قوت رنگ کی شرافت
 گر چارہ سازم ورین سنگرین
 شاہ کوئی نہ بیر کر سکون میں اس لکڑی زمین کی

ہر مرزبانی و ہر مستری

ہر ایک سرزمین کے حاکم اور مالک کے پاس
 امان و اوشان از شیخون خوش
 اور اون لوگوں کو اپنے شیخوں کے لئے سے امان دی
 و آرام کردن کم آرام کرو
 لوگوں کے آرام دینے میں خود آرام کم اور ٹھاپا
 دل خستگان از غم آزاد ساخت
 غمگینوں کو غم سے آزاد کر دیا
 بن وہ کہ پایم درآمد بسنگ
 محکوم دے کہ میرا پاؤں پتھر کے نیچے دگیا
 چوبیچادہ از سنگ یا ہم گرین
 مثل یا قوت کے پتھروں سے نکلیا دھین

فرستادن سکندر اسطورا باروشک یونان

بھینا سکندر کا اسطور کے ساتھ روشک کو شہر یونان میں

فلک نافہ رازان سکر و کند

آسمان اپنے نامے کو اس سے دھٹایا کرتا ہے
 کند ہر زمان صلح و جنگ و گر
 ہر وقت ایک نئی صلح اور لڑائی پیدا کرتا ہے
 ہمہ بودنیہا کہ بود از نخست
 تمام ہونیوالی چیزیں اگرچہ پھین پہلے سے

کہ ہر روز و شب بازی نو کند

کہ رات دن یعنی ہمیشہ ایک نئی بازی کرتا ہے
 خیالی مناسا پیر رنگ و گر
 ایک نئی طرح کا خیال کیا کرتا ہے
 نہ انیت اگر باز جونی دست
 مگر یہ ممکن نہیں ہے کہ تو پہلے ہی سے سمجھ کے

سوز بخدا چاہیے کہ ہر روز دنیا کی صورت ایک نئی ہو جائے

سکندر نے تمام ولایات کے حاکموں کو اپنے حکم کے مطابق مطیع کر لیا اور ان لوگوں کو اپنے شیخوں کے لئے سے امان دی اور ان لوگوں کو اپنے شیخوں کے لئے سے امان دی اور ان لوگوں کو اپنے شیخوں کے لئے سے امان دی

ہر ایک سرزمین کے حاکم اور مالک کے پاس امان و اوشان از شیخون خوش اور اون لوگوں کو اپنے شیخوں کے لئے سے امان دی و آرام کردن کم آرام کرو لوگوں کے آرام دینے میں خود آرام کم اور ٹھاپا دل خستگان از غم آزاد ساخت غمگینوں کو غم سے آزاد کر دیا بن وہ کہ پایم درآمد بسنگ محکوم دے کہ میرا پاؤں پتھر کے نیچے دگیا چوبیچادہ از سنگ یا ہم گرین مثل یا قوت کے پتھروں سے نکلیا دھین

آسمان اپنے نامے کو اس سے دھٹایا کرتا ہے کند ہر زمان صلح و جنگ و گر ہر وقت ایک نئی صلح اور لڑائی پیدا کرتا ہے ہمہ بودنیہا کہ بود از نخست تمام ہونیوالی چیزیں اگرچہ پھین پہلے سے

سکندر نے تمام ولایات کے حاکموں کو اپنے حکم کے مطابق مطیع کر لیا اور ان لوگوں کو اپنے شیخوں کے لئے سے امان دی اور ان لوگوں کو اپنے شیخوں کے لئے سے امان دی اور ان لوگوں کو اپنے شیخوں کے لئے سے امان دی

سکندر نے تمام ولایات کے حاکموں کو اپنے حکم کے مطابق مطیع کر لیا اور ان لوگوں کو اپنے شیخوں کے لئے سے امان دی اور ان لوگوں کو اپنے شیخوں کے لئے سے امان دی اور ان لوگوں کو اپنے شیخوں کے لئے سے امان دی

[illegible]

یہ دیکھنا چاہیے کہ
 وہ ملک تو اپنی جانی لگا
 سارے اس سے دارا
 کا انتقال ہے یا کہ
 سکندر و رشک کو اپنے
 ملک یونان میں لے جاتا
 ہے اور وہاں سے
 خود عرب کی طرف
 جاتا ہے ۱۱
 بلکہ کسی کو اندر سے
 آج غلبہ کیا کہ اگر
 چچ اس جہان سے
 رون
 رشک

[illegible]

تاریخ

سید و سید کا اقرار ہے کہ یہ سید محمد حسین کو علم مراد ہے

دیگر گونہ شد صورت ہر نگار
 ہر ایک نقش کی صورت دد سری ہو گئی
 پسندار کین خانہ گرد و خراب
 یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ یہ گھر خراب ہو جا بیگا
 ہمانا کہ عالم ہمان عالم ست
 مگر جہان اب تک اسی طرح قائم ہے
 رفیقان گذشتند و یاران شدند
 ہمارے سامنے سے ہمارے یار اور رفیق چلے گئے
 کہ یاران زیاران بمانند باز
 کیونکہ یار اپنے یاروں سے جدا ہیں
 خرننگ بر آخور خود رود
 سنگدرا گدہ اپنے تھان ہی پر جاتا ہے
 کہ اورنگ شاہان نشد جای جور
 کہ پادشاہ کا تختگاہ ظلم کرنے کی جگہ نہیں ہے
 پی خستہ کام خود کم گرفت
 اپنے مقصد کا سراغ اونے بہت کم لگایا
 جہان زین سبب آتش آن باوری
 جہان نے اس سبب سے اوسکو مدد ایسی دی تھی
 ہمان کن کہ او کرو و کوتاہ کن
 دنیا بڑی کر جیسا کہ اونے کیا ہے اور کم کر
 ہی گشت بر کام اور وز گام
 اور جہان اوسکے حسب الخواہ یعنی زمانہ اور مکر موافق تھا

[illegible]

جلس تاجران سان ز چین تابو

جلس سے خراسان تک اور چین سے عورت تک
 بہر کشوری قاصد ان تاختند
 ہر ایک ملک کی طرف قاصد روانہ کیے
 جہاندار گرچہ دل شیرداشت
 سکندر دل کا بھی اگرچہ بڑا بہادر تھا
 بنو و اعتمادش در آن مرزبوم
 لیکن تاہم اسکو اس سرزمین میں بھروسہ نہ تھا
 سبھی کا سامان طالعی داشت
 ایک رات کو جب کہ ستارے نیک تھے
 فرستاد دستور خود را بخواند
 کسی کو بھیج کر اپنے وزیر یعنی ارسلو کو بلوایا
 کہ چون ملک ایراکم آمد بدست
 یعنی جبکہ ملک ایران کا میرے قبضے میں آگیا ہو
 بگردنہ کے چون فلک مالم
 گھوڑے یعنی سیاحی میں میری طبیعت نکل جائے
 بہ بنیم کہ در گرد آفاق چیست
 میں یہ دیکھنا چاہتا ہوں کہ جان پہن کیا کیا ہے
 چنان بنیم از رای روشن صواب
 میں اپنی روشن عقل سے بہتر جانتا ہوں
 ز روز یور خود فرستم بروم
 تو اپنا مال اور دولت پہلے روم میں بھیج دوں

بفرمان او گشت بدست زور

تمام ملک اس کے قبضے میں آگیا بغیر
 ہمہ سکہ برنامہ اوسا خند
 سب لوگوں نے اپنے ملک میں سکندر کا سکہ رائج کیا
 جہان جملہ در زیر شمشیر داشت
 تمام جان کو اپنی تلوار کے رعب میں رکھتا تھا
 کہ ہست ایمین آبا و روی بروم
 یعنی رومیوں کے امن کی جگہ روم ہی میں ہے
 کروان طالع آید ضمیر می درست
 اور اون ستاروں کے کجا ہونے سے مطلب تک ہوتا
 سخنمای پوشیدہ با او براند
 اور اپنے دل کی پوشیدہ باتیں اس سے بیان
 نخواہم بیکجا شدن پامی بست
 مجھ کو ایک ہی جگہ پابند ہو کر نہ بیٹھنا چاہیے
 جز آفاق گردی نخواہد دلم
 سوا جہان میں گشت کر نیکی اور کسی بات کو بے دلیل چلنا
 تو انا ترا ز من در آفاق کیست
 دنیا میں مجھ سے زیادہ نزدیک کون ہے
 کہ چون من کنم گردیتی شتاب
 کہ اگر میں گرد جہان گشت شروع کروں
 کہ ہست استواری در آن مرزبوم
 کہ میرے نزدیک وہاں نہایت حفاظت رہے گی

بفرمان او گشت بدست زور
 تمام ملک اس کے قبضے میں آگیا بغیر
 ہمہ سکہ برنامہ اوسا خند
 سب لوگوں نے اپنے ملک میں سکندر کا سکہ رائج کیا
 جہان جملہ در زیر شمشیر داشت
 تمام جان کو اپنی تلوار کے رعب میں رکھتا تھا
 کہ ہست ایمین آبا و روی بروم
 یعنی رومیوں کے امن کی جگہ روم ہی میں ہے
 کروان طالع آید ضمیر می درست
 اور اون ستاروں کے کجا ہونے سے مطلب تک ہوتا
 سخنمای پوشیدہ با او براند
 اور اپنے دل کی پوشیدہ باتیں اس سے بیان
 نخواہم بیکجا شدن پامی بست
 مجھ کو ایک ہی جگہ پابند ہو کر نہ بیٹھنا چاہیے
 جز آفاق گردی نخواہد دلم
 سوا جہان میں گشت کر نیکی اور کسی بات کو بے دلیل چلنا
 تو انا ترا ز من در آفاق کیست
 دنیا میں مجھ سے زیادہ نزدیک کون ہے
 کہ چون من کنم گردیتی شتاب
 کہ اگر میں گرد جہان گشت شروع کروں
 کہ ہست استواری در آن مرزبوم
 کہ میرے نزدیک وہاں نہایت حفاظت رہے گی

لا

بفرمان او گشت بدست زور
 تمام ملک اس کے قبضے میں آگیا بغیر
 ہمہ سکہ برنامہ اوسا خند
 سب لوگوں نے اپنے ملک میں سکندر کا سکہ رائج کیا
 جہان جملہ در زیر شمشیر داشت
 تمام جان کو اپنی تلوار کے رعب میں رکھتا تھا
 کہ ہست ایمین آبا و روی بروم
 یعنی رومیوں کے امن کی جگہ روم ہی میں ہے
 کروان طالع آید ضمیر می درست
 اور اون ستاروں کے کجا ہونے سے مطلب تک ہوتا
 سخنمای پوشیدہ با او براند
 اور اپنے دل کی پوشیدہ باتیں اس سے بیان
 نخواہم بیکجا شدن پامی بست
 مجھ کو ایک ہی جگہ پابند ہو کر نہ بیٹھنا چاہیے
 جز آفاق گردی نخواہد دلم
 سوا جہان میں گشت کر نیکی اور کسی بات کو بے دلیل چلنا
 تو انا ترا ز من در آفاق کیست
 دنیا میں مجھ سے زیادہ نزدیک کون ہے
 کہ چون من کنم گردیتی شتاب
 کہ اگر میں گرد جہان گشت شروع کروں
 کہ ہست استواری در آن مرزبوم
 کہ میرے نزدیک وہاں نہایت حفاظت رہے گی

که فرمانروایا و شاه جهان

کہ اسے حاکم اور پادشاہ تمام جہان کے
زمان تازمان کا ریشہ ہمیش باد

مذہبوں کا م حضور کا یعنی اقبال زیادہ ہو

مٹا یکہ فرمودے بلند

جو حساب کہ بتلا یا کہ حضور کی رائے بلند نے

بفرخنده شغلک فرمود شاه

جس مبارک کام کے لیے کہ حکم دیا ہے حضور نے

وہ لے شاہ ماسد کہ درکار خوش

اگر بادشاہ کو لازم ہے کہ اپنے کام میں

حومانا. رفعت. فراز آمدن

حضرت شاہ کے آگے جانے کی غمخیز ہوئے

تفانندی اسمندار و گران

آدمیت از هر حکمت و معرفت و نورانی

فہرست کتب

سایه بین جهان در آن

منا - پچھانے نام ملک و انتظام (ریاست)

جہان سمت ملک داروب

جہان کے ملک ہر ملک کے لئے ہے

چونست خور را سحر می نمود

پس جب تو اور حصہ داروں کو اپنا مطیع بنا کے

طرفدار چون شد بفرمان

جب تمام صفے دارینی عالم تیرے مطیع ہو جائیں

بفرمانِ قورائے کار آگهان

یہ علم میں عقل و افکار و نکی رہے

غرض باتمنای تو خویش باد

مقصود تیرمی خواہش کے موافق نہیں حاصل ہوتا۔

کس از مش منی نه بیند کردند

انجام اندیشی سے بیک کوئی رنج نہیں اٹھاتا

که ندم و سر نیستم ز راه

مین کمر باندھے تیار ہوں اور مجھے اوسے انحراف نہ ہو

شومش نماید مقدار خوش

فکر کرے یعنی تجوز کرے موافق اپنے انداز کے

سوم از گشتن نماز آیدش

اور وہ ان سے دوسری طرف جانیکا ارادہ

چال و راسا رو فزمان

کے ہاں کہ اس شہر میں لوگ نئے سے دو کہ دو

بہار ہر ملک کو اپنے بیج و لکھ پھیلانے کے لئے

بسم الله الرحمن الرحيم

کام جہان کو آپ سے ہیں

وزان سے بروہی ہر

اور اس سے ہر س ایک سے بیجا

بران مستمسک و مبین

اون حصوں سے میرے نام بھی چھپ رہا ہے۔

طرف اطراف ملک

وَأَبْنُ خُوَارِزْمِ شَاقِ

۳۰۳

کہ فرمانروا پادشاہ جہان
 کہ اسے حاکم اور پادشاہ تمام جہان کے
 زمان تا زمان کار شہ پیش باد
 مہ تون کام حضور کا یعنی اقبال زیادہ ہو
 حسابیکہ فرمودے بلند
 جو حساب کہ بتلایا حضور کی اسے بلند نے
 بفرخندہ شغلیکہ فرمود شاہ
 جس مبارک کام کے لیے کہ حکم دیا ہے حضور نے
 وے لے شاہ باید کہ در کار خویش
 مگر پادشاہ کو لازم ہے کہ اپنے کام میں
 چوپایان رفتن فراز آیدش
 جب پادشاہ کے آگے جانے کی ختم ہو جاوے
 بفرماندہی سہ ندر و گران
 تو بہت اپنی حکومت پر مستور ہو جاوے
 نشاید بکین جہان و استن
 متنا نہ چاہیے تمام ملک کا انتظام کر لینا
 جہان قسمت ملک داروے
 جہان کے ملک ہر شخص کے حصے کے ہیں
 چو قسمت حوز انرا کنی رام خویش
 پس جب تو اور حصہ دار دن کو اپنا مطیع بنالے گا
 طرفدار چون شد بفرمان تو
 جب تمام حصے دار مینی حاکم تیرے مطیع ہو جائیں

بفرمان تو اسے کار اگمان
 تیرے علم میں عقل و افتکار و نکی رہے
 غرض با تمنای تو خویش باد
 مقصد تیری خواہش کے موافق ہونا حاصل ہوتا ہے
 کس از پیش منی نہ بنید گزند
 انجام اندیشی سے بیشک کوئی رنج نہیں اٹھاتا ہے
 مکر بندم و سر نہ چم ز راہ
 میں مکر باندھے تیار ہوں اور مجھے اس سے انحراف نہیں ہے
 پش و ہش نماید بمقدار خویش
 فکر کرے یعنی تجویز کرے موافق اپنے انداز کے
 سو باز کشتن نیاز آیدش
 اور وہاں سے دوسری طرف جانیکا ارادہ ہو
 جہان را سپار و بفرمان بران
 بلکہ ہر ملک کو اپنے مطیع لوگوں کے سپرد کر دے
 ہمہ عالم از خود نگہداشتن
 تمام جہان کو اپنے قبضے میں رکھنا
 وزان سے برو قسمتی ہر کے
 اور اس سے ہر شخص ایک حصہ لیجاتا ہے
 بران قسمت افتادہ بین نام خویش
 اون حصوں سے تیرے نام بھی کچھ پڑ جائیگا
 طرف تا طرف ملک مستان تو
 اس حد ملک سے اور حد تک تیری ملک ہو جائیگی

۱۲

شاه جهان و شکبار و ش

بادشاہ جان سے روشک حامل ہو چکی تھی
 چوموکب در آمد بیوان زمین
 جب سواری روشک کی آئی زمین بیوان میں
 چو نہ ماہ شد کان گوہر کشاد
 جب نوہینے گزر گئے کان ہوتی کی کھولی یعنی فیک
 سادند نامش پس از محمد پوس
 رکھا نام اوسکا بوگون نے بعد گوارے کو چوموکب
 ارسلو کہ دستور در گاہ بود
 ارسلو کہ وزیر در گاہ کا تھا
 ملکہ ادہ را در خرام و خور
 بادشاہ زادے کو رکھلانے اور پالنے میں
 گارین رخس را بناز و نبوس
 اوسکے خوبصورت چہرے کو ناز اور نعمت
 بی پرور وہ گیر این چنین صد
 پرورش کر کے ایسے ستونقش یعنی لوگ
 بھی پروریدی و بنوا
 پالے تو نے اور سر فراز کیے تو
 بیاساقی آن می کہ محنت
 آد ساقی وہ شراب کہ سچ دہور کر نیوالی
 مگر بوی راحت بجا نم وہ
 شاید پوراحت کی میری جان میں پہ

پدید آورید ایمنی را نشان
 ظاہر کیے او سے نشان امن کے
 از و بہتر را قوسے کرد پشت
 اوس سے کسی بہتر کو پشت دی مہی نہ کر
 ازان بہ کیے شہر دیگر نہاد
 اوس سے بہتر ایک اور دوسرا شہر آباد کرد
 کہ این را کند خوب آنرا خراب
 کہ اسکو آباد کرے اور اسکو ویران
 کجاتا کجاست اسکندر
 کہان سے کہان تک ست سکندری
 بدرگاہ او گشت پیکر و
 ادسکی درگاہ میں ایک قاصد روانہ ہوا
 بزہنار خواہی زہر کشور
 واسطے پناہ مانگنے کے ہر ایک ملک
 فرستاد ہر یک بائین وزیر
 بھیجے ہر ایک نثار تلی اور نیابایش
 نویسند ہر جانبے راجوا
 لکھتے بھیجن ہر ایک کے پاس جو
 سرے چند زو آسمان برز
 سہارا کئی بار آسمان نے زہر
 پر آراست عدم سفر سا
 آراستہ کیا سامان سفر کر

[illegible][illegible]

خسین و رجب را بوسه داد

پیلے در کعبہ کو پکند کرنے پوسہ دیا

پران آستان بوسه خویشت را

ادس چو کھٹ اپنے سپر کو رکھ دیا

درم وادش بودنج روان

روپیہ اشرفیان دینا اور سکا قرآن تعالیٰ بہت

چو در خانہ رستان کرد جایی

میب خانہ کعبہ میں جب کہ بیٹھا

بیمه خانه در گنج و گوهر گرفت

تمام کہے کو جوابات اور خزانے سے مجھ دیا

چونکہ یہ ستر بجایا اور یہ

جب شرط عبادت کی بجائے لاکر فارغ ہو

مهر. بار افراخت از گردن

ملک یمن کو غت دی گھوڑوں کی گرد سے

و گزیده در آمد ملک عاوت

بعد اوسکے آیا ملک عراق میں

ششم در آمد و آوا دگان

کراس آشنا بین اکبر قاصد آهونی

که شاه جهان خون جهان را می کرد

اور وہ کہہ کر حصہ نے تمام جہان کو مطمئن کر لیا۔

و اما از مر و زرش پست

میرزا کا راجہ بن کر رہا ہے

نپانهده خویش را کرد یاد

اپنے پناہ دینے والے یعنی خدا کو یاد کیا

خزنیہ ہے داد و دیش را

حضرت از بہت دیا فقیر دن کو

شتر دانش کاروان کاروان

اونٹ دیے اور نئے قافلوں کے قافلے

خداوند را شد پرستش نمای

خدا تبارک کی عبادت میں مصروف ہوا

درو بام در مشک و عنبر گرفت

دور وازے اور کوٹھن کو شک اور غیرے سے بھا

ادیم مین زیر پا آورید

جرے یعنی ملک میں کی طرف گئی

خیان حین او کم بین از سہل

جیسا کہ چوسہ یعنی زمین کی سہیل سے رشتہ

سوخانه خوشه کرد اتفا

اور وہاں سے اپنے مکان کی طرف چلے

ز فرمانده آفرینا، گاه

آؤر آبادگان کے ماکر کے پاس

ستمبر از عالم تھے نام کر

اور تمام حوان سے غل کا میٹا دیا۔

وَأَمَّا رُوَيْدُ رَأْيَا: حُسْنُ

میرزا حسن خان جو بیگم کو بجز

مہر پہ کھلا بھجوا کر صفحہ نمبر ۱۷۷ کے اردن کے لیے مین کے ایمان کو پیش نہ فرمائی ۱۲

[illegible]

جو جلد پہنچتی تھیں
موتی جھلکے
کے سمندر کی اچھٹ
نبول کر لی تھیں
عاجزی یعنی اعلیٰ
قبول کرنے کے
صلے میں وہ مرام
سمندری سے متاثر
اجاد
بیت بر نفیست نفع
پستی سمندر کی لہا
اور زائر واری میں

فرما بہت سارے دھرم
 لادو اور ایک غلط
 شاعر نے دوا کی کہیے
 تیار کہ لادو سب جسمیں
 طوق اور گونوارہ اور
 دیباہ وغیرہ یہی کہہ رہا
 اور در شاہنشاہ اور توار
 اور پیادہ وغیرہ سب
 ہو چکا غلط ہو گیا
 اور سکھ رہنے دوا کی

بقرمود تا خازن زود حین
 حکم دیا کہ خرابی جلد حاضر ہو
 سزاوار اور خلعت شاہوار
 اسکے لائق ایک شاہانہ خلعت
 زویا و گور ہر زشمشیر و جام
 دیا اور موتی اور تلوار اور جام سے
 چنان کرد گنجور کار آزمائے
 دیباہی تیار کردیا دانا حسنہ اپنی نے
 دوالی ملک چون بہ نیک اختی
 دوالی پادشاہ نے جو خوش نصیبی سے
 زطوق زروتاج گوہر نشان
 سونے کے طوق اور مرصع تاج سے
 بشکر شہنشاہ زبان برکشاد
 سکندر کے شکرانے میں اونے زبان گھوڑی
 شتابندہ ترشد دران بندگی
 نہایت مستعد ہو گیا اطاعت کرنے میں
 میان بست بر خدمت شہر
 کرباندمی اونے سکندر کی خدمت پر
 بخسرو پرستی چنان خاص گشت
 سکندر کی فرمانبرداری میں ایسا خاص ہو
 بان مرز روشن تراز صحن بار
 اوس صحن بلخ سے زیادہ سرسبز زمین

کند پیل بالابرو گنج ریز
 ادھر ہا حتی کے قد کے برابر خزانہ قربان کر دے
 بر آرز آید از طوق و از گوش و ا
 مع طوق اور گوشوارے کا آراستہ کرے
 وید زینت پا و شاہی تمام
 او سکے شامانہ طور پر زینت دے
 کہ فرمود شاہنشاہ ہمیشہ خوب رای
 جیسا اس نیک پیر پادشاہ یعنی سکندر نے فرمایا
 پوشید سیف و اسلحہ سکندری
 پس خلعت سکندر کا عطا کیا ہوا
 شد از سر فرازان گرو نکشان
 ہوا وہ اور پادشاہوں کے سر فراز
 زایز و بر و آفرین کر دیا و
 خدا سے سکندر کے لیے دعا مانگی
 سر فراز شد از سر افغانگی
 سر فراز ہو گیا اور بھی اطاعت کرنے سے
 و زان پس ہمہ خدمتش بود کار
 اور بعد اوسکے ہمیشہ اطاعت میں مصروف رہا
 کہ از جملہ خاصگان در گذشت
 کہ وہ اس کے تمام خاص لوگوں سے بڑھ گیا
 فرو زندہ شد چشمش چون چراغ
 روشن ہو گئی آنکھ پادشاہ کی مثل چراغ کے

زیارت خاتمہ کعبہ بہت آردن
 ملک عجب
 ایسا سم دین اور بڑا
 توفیق ہوا کہ میرے سوا
 فرماؤں دارا کی سالکی
 مدد ملے گی نہ کی
 چنانچہ اپنی دوجہ
 اوسکی فرزند مدد کی
 سکندر بھی اوسکا اور
 فرماؤں دارا دن اپنے
 زیادہ قتلہ لکھا تھا
 تباہی فرمائی سکندر کو ازین
 وہیں

انا یعنی دانی نے
 وہ حضرت بابا کی سکندر
 کا شکریہ ادا کر کے
 اوس کے حق میں
 سے دعا میں ترقی
 ملک وغیرہ کی تھی
 لگا ۱۲
 رشید دوران کے
 بعض نغون ہیں
 دوران کے لفظ آزان
 دج ہے مطلب کہ
 دورانی پادشاہ نے

پہر پختا سکندر کا ملک برودع میں

یہ معلوم ہوتا تھا کہ اس کی دین سوئے کا طبع کیا ہے

یاء سمجھنا چاہیے کہ اوسمین زعفران لہا ہے

[illegible]

خرا منده بر سبزه آن زمی

پلنے والا اس شر کے سب سے پر
کنون تحت آن پارہ گشت خرد

تحت اوس بارگہ کا چور چور ہو گیا

فروخت آن تازه گلهای بار

کر گئے وہ تازہ پھول برقیہ کی رہ سے

بجزیره خشک وسیلاب تر

سرا خشک لکڑیوں اور روان پانی کے

همانا که آن را ستمهای

بیشک وہ سرسبز می جو جلد پیدا ہوئی تھی

گرا آن پرورش یابد امروز باز

اگر آج کے دن پیر اوسی طرح رہے یا لی جادو

پادشاه گرفتار افتاد بود شاه را

لیکن اگر فرصت اور توجہ ہو بادشاہ کی

روز مشرق لفت روز آغاز کار

میں نے اس کا لفظ سننا تھا

روم از سبب سحر و جادو

وَرَأَى جُوسَ ابْنِ أَبِي جَابِلٍ

اس مرز میں میں جہان ایسے عظیم انسان ل

بدین سری فلسفای جاب

اس سہ سبزی کا کوئی بیج کھان ہے

هنوز اندران استوری مال

ابھی ادس مالدار ملک میں

خیالی زمیند بجز خوشی

خیالی میں کوئی نین آتا ہے سوا خوشی کے

وہیے و دیاسش را با و برد

و بیعتی اور ویسا اور سکی کو سوائے بریا و کربا

وزان مار و نر گس بر آید غبار

ادب انار اور نرگس میں خاک اور مٹی کی

نہ ہونے اور ان میں خیر کی گرا

نظر نہیں آتا ہے اور سر میں کچھ اور

از روانه کرد و امن محمد

جہاں سے نہیں ملے گا وہاں سے اُن کا کھنڈ

از ۱۱۰۰ ربه بود آسمان را طائر

از این خبر

اوس سے بہتر ہو جیسے اسین کے بل پر

روبروی بر این

نئے سرے آراستگی دے اور اس طرح

کنون بر دوش خواند آموزگار

اب اسکو بدع رکھا ہے مویخ نے

زمانہ سے گنجوار و نہان

در باب بیاض و زردی

و ما بهیئت یو شیده خراسی و کتاب

بدین فرمای بنجدانی لجا

ایس مبارکی کا کوئی خزانہ کہاں ہے

زمره گشتگانند

وہ کہہ کر اٹھ کر چلے گئے۔

از من اگر کھودین ضرور چرا

نئی نرسن انجمن
ہوئے کے حالات
راوی نے ملک
کے طلبہ کو
کہن داد ملک پر
دو تہائی اور گجرات
نئی سردار مراد اس
ہے اور سالہ اس
حق اوس سے دی
خواندہ کا ملک اور
کے معنی فریاد
بیچنے اور بیچنے دار
پیر فریاد
۲۲

چنین گفت گنجینه دار سخن
اس طرح بیان کیا ہے سورج نے
زنی حاکمہ بود و نوشا بہ نام

ایک حاکم عورت تھی نوابہ اور کا نام رتھا
 چھوٹا دوسرا خاصہ در نیکیوں
 مثل خاص نر طاؤس کے خوبصورتی میں
 قومی رامی در روشن دل و نغز گوئی
 نہایت عقلمند اور روشن دل اور شیریں گفتار
 پندارش زن بکر در پیشگاہ

ہزاروں بار کہ عورتیں اس کے حضور میں
 بیرون از کنیران چابک سوار
 سوا چابک سوار لونڈیوں کے ہم
 نگشتی ز مردان کسی بردار

نہ جاتا تھا مردوں سے کوئی اویس کے دروازے
 بجز زن کسی کار سازش نمود
 سوا عورتوں کے کوئی اویس کا کہن نہ تھا
 زما داشتین رای زن در سرا
 مشورہ کار نہ رکھنے سے اپنے گہر میں
 غلامان با قلع خود تاحست
 غلام اپنی جاگیر اور مضبوط پردہ کرتے تھے
 کسی از غلامان ز بس قہر او
 کسی نے غلاموں کے اویس کے عیب سے

کہ سالارِ آن گنجِ بدان کہن
 کہ سردارِ آس پرانے جاے خزانہ کی
 ہمہ سال باعشرت و نوش جام
 ہمیشہ عیش و عشرت اورست رہتی تھی نثارِ بہمن
 چو آہوے مادہ زہی اہوئی
 مثل مادہ ہر نی کے عیب سے پاک
 فرشتہ منش بلکہ فرزانہ خومی
 فرشتہ عادت تھی بلکہ عقل مند طبیعت
 بخد مت کمر بستہ ہر یک چہ پام
 نہایت خوبصورت خدمت کے لیے کمر بستہ ہوا
 غلامانِ شمشیر زن سنی ہزار
 مسلام تین ہزار ہتھیار بند باہر
 و اگر چند نزدیک بودی برش
 اور اگر کوئی اوسکے نزدیک بھی تھا
 بدیدار مردانِ نیازش نبود
 مردوں کے دیکھنے کی اداسی خواہش تھی
 بکدبانوئی فارغ از کد حذای
 شادی کرنے اور شوہر بنانے سے آزاد
 وطن گاہ از ہر خود ساختہ
 طعنے اپنے لیے ایک مکان بنائے ہوئے
 ندیدہ درون در شہر او
 نہ دیکھا اوسکے شہر کے اندر کا دروازہ

بگشتی ز مردان آغ
 یعنی ار کے ملک میں
 اور باد جہاں کوئی
 مرد نام نہ تھا
 مع جوین کے
 آغ یعنی مردوں
 کے سوا اور کسی
 تشنگ نہ تھا اور یہی
 وجہ سے اور کچھ
 کے سوا مردوں کی
 ضرورت نہ تھی
 مع زمانہ جاہلیہ
 رقص
 سکندر و ملک
 شروع
 ثانی یعنی پندرہواں
 کوئی شہر ملا نہ تھا
 اس وجہ سے وہ شادی
 نہ کرتی تھی
 غلام باطل خود
 آغ اور اس کے غلام
 جوئے اور خون
 اپنی بود و باش اپنی
 چاہیوں پر لگی تھی
 اور اس کے خوف سے
 کسی اور کے خلاف
 پڑنا نہ تھا

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

بہر جا کہ میگا فرمود شان

جس جگہ کہ لڑائی کا حکم دیتی اودن دوگون کو
سکندر چو لشکر بصرہ کشید
سکندر نے جو شکار طعن جغل کے کینیا
دوران حرم آباد مینو سرشت

اوس مبارک شہر بہشت صورت میں
پہنچے۔ یہاں پر سید کین بوم فرخ گراست
دریافت کیا۔ سکندر نے کہ یہ مبارک شہر کین کا ہے
منو وند کین مزار آراستہ

تجلیا لوگوں نے کہ یہ آراستہ شہر
زمین ازبسی مرو چالاک تر

ایک عورت ہے مردوں سے زیادہ چالاک
قوی رومی مردوشنڈل و سرفراز

نہایت عقلمند اور روشندل اور سر بلند
 تہذیبی کمر میسان آورد
 جو آزادی سے چنگ کمر پہ باندھے رہتی ہے
 گلہ دار لیش مست و ادبی کلاہ

تا جداری او سکو حاصل ہے اور دہ پونی کے ہے
 غلامان مردانہ دار و دے

عسلام مردانہ بہت ادا کے پاس ہیں
زبانِ سخن سینہ و سیم ساق
عورتیں نرم سینہ اور گوری راہیں

فرضیه بین کار آن بودشان

فرض زیادہ دہ کام سخت اس دن لوگوں کو
سراپہ دہ را بر شریا کشید
خیمے کو ثریا کی بندی پر اتار دیا کب
فرد مابد حیران ز بس کار و کشت

یران ہوا دیکھ کر دان کی لکھتی اور سائین
 کد این تہمتن دین پادشا
 کون بہادر اس مین پادشاہ ہے
 زنی راست با این فسی خواستہ

ایک عورت کا ہے جو نہایت مالدار ہے
بگو ہر زور پائے پاک تر

دریا کے موتیوں سے زیادہ پاکدامن
بہنگام سختی رعیت نواز

سحق کے وقت پر رعیت پر حیرانی کرنا
تفاخر یہ نسل کیسا
کیا یوں کی نسل پر فخر کرہی
سپہ دار و اورانہ پند سپا

سپاہ کی سردار ہے مگر اسکو سپاہ نہیں دیتی
نہ بیند و لے روی اور اس

لیکن اس کی صورت کوئی دیکھ نہیں پاتا۔
بہر کار یا اس کے ساتھ اتفاق
ہر کام میں اس کے ساتھ اتفاق کرتی ہیں

سہ کل میں نو کرہین مری اور کی شیرہ مہینہ

ہمنہ نارستان و بالا چوتیر
 سب کی چھاتیان شل انار کے اور قد شل تیر کے
 گجاقانے یا حریر ست نرم
 جس جگہ تاقسم یا نرم حریر ہے
 فرشتہ در ایشان نہ بیند دلیر
 فرشتہ بھی دلیری سے ان لوگوں کو نہیں دیکھتا ہو
 درخشنده ہر یک در ایوان باغ
 جلوہ گر ہے ہر ایک باغ کے محل میں
 نظر طاقت آن ندارد ز نور
 نظر اوستہ طاقت نہیں رکھتی ہے روشنی سے
 بگوش کسی کا یہ آواز نشان
 جس شخص کے کان میں کرانگی آواز آتی ہے
 ز لعل و زور گردن و گوش پر
 لعل اور موتیوں سے گردنیں اور کان کے بھر
 ندانم چه افسون فرو خواندہ اند
 نہیں جانتا ہوں میں کیا افسون پڑھا ہے
 ندانم زیر سپر کبود
 نہیں رکھتی ہیں نیچے اس نیلے آسمان کے
 زنی پاک پیوند فرما زوا
 ایک عورت پاکدامن اور مساکم شہر
 صمغی ہنار دار داز قصر و کاخ
 بہت بہت خانے اور محل اور مکان رکھتی ہے

زیستان ہر یک شکر خورد شیر
 ہر ایک کی چھاتیوں میں شکر گھلی ہوئی ہے
 بلرزد و براندام ایشان ز شرم
 کانپتی ہے ان کے جسم پر شرم سے
 و گر بیند افتد ز بالا بزر
 اور جو دیکھتا ہے بلندی سے نیچے گڑتا ہے
 چو در روز خورشید و در شب چراغ
 جیسے دن کو آفتاب اور رات کو چراغ
 کہ بیند در ایشان ز نزدیک و دور
 کہ دیکھے ان لوگوں کو دور اور نزدیک سے
 سر خود کند در سر نازشان
 سراپنا اون پر سے قرمان کرتا ہے
 لب ز لعل کافی و دندان دور
 ہونٹھ ان کے معدنی لعل سے اور دانت موتیوں سے
 کر آشوب شہوت جدا مانده اند
 کہ جوش خواہش نفسانی سے دور ہیں
 رقیقی بجز باوہ و بانگ رود
 کوئی ساکتی سوا شراب اور آواز رود کے
 بر ایشان فرو بستہ وار و ہوا
 ان پر ہوا کی راہ بند کیے رہتی ہے
 بران لعبتان کردہ در ہا فرخ
 ان عورتوں پر ان کے دروازے کشادہ ہیں

ہمنہ نارستان و بالا چوتیر
 سب کی چھاتیان شل انار کے اور قد شل تیر کے
 گجاقانے یا حریر ست نرم
 جس جگہ تاقسم یا نرم حریر ہے
 فرشتہ در ایشان نہ بیند دلیر
 فرشتہ بھی دلیری سے ان لوگوں کو نہیں دیکھتا ہو
 درخشنده ہر یک در ایوان باغ
 جلوہ گر ہے ہر ایک باغ کے محل میں
 نظر طاقت آن ندارد ز نور
 نظر اوستہ طاقت نہیں رکھتی ہے روشنی سے
 بگوش کسی کا یہ آواز نشان
 جس شخص کے کان میں کرانگی آواز آتی ہے
 ز لعل و زور گردن و گوش پر
 لعل اور موتیوں سے گردنیں اور کان کے بھر
 ندانم چه افسون فرو خواندہ اند
 نہیں جانتا ہوں میں کیا افسون پڑھا ہے
 ندانم زیر سپر کبود
 نہیں رکھتی ہیں نیچے اس نیلے آسمان کے
 زنی پاک پیوند فرما زوا
 ایک عورت پاکدامن اور مساکم شہر
 صمغی ہنار دار داز قصر و کاخ
 بہت بہت خانے اور محل اور مکان رکھتی ہے

ہمنہ نارستان و بالا چوتیر
 سب کی چھاتیان شل انار کے اور قد شل تیر کے
 گجاقانے یا حریر ست نرم
 جس جگہ تاقسم یا نرم حریر ہے
 فرشتہ در ایشان نہ بیند دلیر
 فرشتہ بھی دلیری سے ان لوگوں کو نہیں دیکھتا ہو
 درخشنده ہر یک در ایوان باغ
 جلوہ گر ہے ہر ایک باغ کے محل میں
 نظر طاقت آن ندارد ز نور
 نظر اوستہ طاقت نہیں رکھتی ہے روشنی سے
 بگوش کسی کا یہ آواز نشان
 جس شخص کے کان میں کرانگی آواز آتی ہے
 ز لعل و زور گردن و گوش پر
 لعل اور موتیوں سے گردنیں اور کان کے بھر
 ندانم چه افسون فرو خواندہ اند
 نہیں جانتا ہوں میں کیا افسون پڑھا ہے
 ندانم زیر سپر کبود
 نہیں رکھتی ہیں نیچے اس نیلے آسمان کے
 زنی پاک پیوند فرما زوا
 ایک عورت پاکدامن اور مساکم شہر
 صمغی ہنار دار داز قصر و کاخ
 بہت بہت خانے اور محل اور مکان رکھتی ہے

اگر چہ پس پر وہ وار و نشست
اگر چہ وہ تیجے پردیکے بیٹھی رہتی ہے
نہ اس کے ملوکا نہ دار و بلند
مکان بلند مثل بادشاہوں کے رکھتی ہے
ز بلور تختی بر این تخت
بلور کا ایک تخت نفیس بچائے ہوئے
ز بس شب چراغ آن گرانمایہ گاہ
بہت قیمتی نعل اوس تخت میں لگے ہوئے
نشیند بر آن تخت ہر باداد
بیٹھتی ہے وہ اوس تخت پر صبح کو
عروسانہ او کر و بر تخت جامی
عروسون کی طرح وہ تخت پر بیٹھتی ہے
شب روز با بادہ و بانگے و د
رات اوردن شراب اور رود کی آواز کا
گذشت از پرستیدن کروگار
گزر کر خدا پرستی یعنی عبادت سے
زنی کاروان باہمہ کان و گنج
مگر وہ واقف کار اور ذی مقدور عورت یعنی نونشاہ
ز پرہیز گاری کہ دار و سرشت
پرہیز گاری سے کہ اوسکی عادت میں ہے
دگر خانہ وار دز سنگ رخام
دوسرا ایک مکان رکھتی ہوئی پتھر کا

ہمہ روز باشد عمارت پرست
مگر تمام دن وہ آبادی کی فکر میں رہتی ہے
بساطی کشیدہ در و از جہت
اوس میں ایک عمدہ اور کثرت فرش بچھا ہوا
بحر و ارگوہر بر درخت
دھیر دن موتی اور سپر بکھرے ہوئے
شب چون چراغست و خندہ ما
رات کو جو مثل چراغ اور چاند کے چلتے ہیں
کند شکر بر آفرینندہ یاد
کیا کرتی ہے اپنے پیدا کر نیوالہ یعنی خدا کا شکر
عروسان دیگر بخدمت پیامی
اور عورتیں اوسکی خدمت کو پائیں کھڑی رہتی ہیں
تماشا کنان زیر چرخ کہود
جلہ دیکھا کرتی ہوئی نیلے اکمان کے
بجز خواب و خوردن ندارند کا
سوا کھانے اور سونے کے انکو اور کام نہیں
ز طاعت نہد یرتن خویش رنج
عبادت خدا سے اپنی ذات پر تکلیف اٹھاتی ہے
مخسید در آن خانہ چون بہشت
نہیں سوتی ہے اوس بہشت ایسے مکان میں
شب آنجا رود ماہ تنہا خرم
رات کو تنہا وہ ماہ و من و مان جاتی ہے

اوس کام نہیں ہے
انہی کو گشت از
کھانے اور سونا
یعنی بیکاری سے
موتی کی عبادت سے
بھی کام نہیں کیا کہ
بعد عبادت غذا اور
اپنا کھانا اور پینا
دیگرہ جو کھانے کا
اور کوئی کام نہیں
کرتی کاروان
رہتی
سکندر در ملک
سنا ایک بلور کا تخت
نونا یا سنا جی میں
اور نعل اوس میں
نصب ہیں جو رات
کے عبادت کے
اور بیاضت اور
نفس کشی ہے
اسکے نہیں
مکان میں نہیں
ایک کمرے کی ایک کھڑکی
مکان کے تخت پر
اوس میں بیٹھتی
وہ عبادت نہیں
کرتی کاروان
کھانا اور سونا
نونا یا سنا جی میں
اور نعل اوس میں
نصب ہیں جو رات
کے عبادت کے
اور بیاضت اور
نفس کشی ہے
اسکے نہیں
مکان میں نہیں
ایک کمرے کی ایک کھڑکی
مکان کے تخت پر
اوس میں بیٹھتی
وہ عبادت نہیں
کرتی کاروان

نونا یا سنا جی میں
اور نعل اوس میں
نصب ہیں جو رات
کے عبادت کے
اور بیاضت اور
نفس کشی ہے
اسکے نہیں
مکان میں نہیں
ایک کمرے کی ایک کھڑکی
مکان کے تخت پر
اوس میں بیٹھتی
وہ عبادت نہیں
کرتی کاروان

۱۲